بابا جی عنایت اللہؒ

مسیحائے وقت

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہ

بے شک حاکمیت اللہ کے لئے ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو

بسم الله الرحمن الرحيم

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نعت شریف

ہو نور خدا، خاتم الانبیا مزمل مدثر ہے اگلی ادا ادا
صل علی، یسین و الضحیٰ ہیں مونس انساں محبوب خدا خدا
صل علی، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

یہ گل و گلزار، حسیں سبزہ زار بلبل و کوئل چہچہیں اپنا ساز ساز
صل علی، ہوں تجھ پہ فدا چمن چمن کونجی یہ اک صدا صدا
صل علی، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

یہ بند کلیاں شگوفے، پھول یہ باغ جہاں، ہے نور ہی نور نور
صل علی، ہے دلکش فضا سب قدسی پڑھیں صل علی
صل علی، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

کالی گھٹائیں، اڑتے بادل یہ جھولا نگاہ اگلی، یہ میٹھی پون پن
صل علی، ہے اگلی لگن یہ جام الست اور مست ہوا ہوا
صل علی، رحیما، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

یہ نجم و قمر، نیلگوں آسماں ہے ان کے حسن کی جلوہ گاہ گاہ
صل علی، یہ درود و ثنا یہ روح پرور منظر، پیاری فضا فضا
صل علی، لطیفا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

چمکتے ستارے جیسیں کہکشاں ہیں دلکش نظارے پیارے پیارے سے
صل علی ذرا دھیرے دھیرے گا ہے شام ہوئی، میرے گھنگرو لا لا
صل علی، امینا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

رقص عنایت، کرم ہے انکا وصال فقیراں ہے روح کی فضا شفا
صل علی، یہ نظام مصطفیٰ ہے مجلس شوریٰ، پیام خدا خدا
صل علی، امینا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد ۔۔۔۔۔۔

عنایت اللہ

انتساب

حضرت جناب علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے نام

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	مسیحائے وقت
مصنف	بابا جی عنایت اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	جنوری 2010ء
پبلشر	بابا جی عنایت اللہ
قیمت	- -

منگوانے کا پتہ:

مقدّم ہاؤس

شمس کالونی، گولڑہ موڑ پوسٹ آفس، اسلام آباد

03335177938, 03360111165, 051-2315014

babagee.inayatullah@gmail.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دیباچہ

(۱) جب چار فوجی ڈکٹیٹروں نے ملک پر گن پوائنٹ پر قبضہ کیا تو پاکستان کو فوجی ڈکٹیٹروں نے ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا ظلمت کدہ بنا کر رکھ دیا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر یکے بعد دیگرے ملک کے مجرموں کے معاشی اور معاشرتی قتال کے کیس معاف کرتے رہے اور بعد ازاں ان مجرموں کو اپنی حکومت چلانے کے لئے اپنے ساتھ اپنی حکومتوں میں شامل کرتے رہے۔ یہ لوگ جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی تھاپ لگا کر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر سولہ کروڑ اہل وطن کو قیدی و غلام، مجرم و محکوم بنا کر ظلم و جبر کی حکومت کرتے رہے۔

(۲) پاکستان کے سیاسی، فوجی مجرم حکمرانوں نے پاکستان کی اسلامی مملکت کے 1973ء کے آئین کی رو سے نظام اسلام اور اسکے مکمل نفاذ کی بات کرنے والے لوگوں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان، رجعت پسند، عسکریت پسند اور دہشت گردوں کا روپ بنا کر پیش کیا ہے۔ محب وطن افراد کو پاکستان کا باغی اور ملک دشمن کا لیبل لگا کر انکا سر عام قتال جاری کیا ہوا ہے۔ گویا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کے ساتھ کھلے عام تعاون کرتے ہوئے پاکستان کے سولہ کروڑ شہریوں کے خلاف فوجی اپریشن شروع کر رکھا ہے۔ پاکستانی عوام کے خلاف پولیس، رینجرز اور فوج کو ناجائز طور پر استعمال کر کے ملک کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیا گیا ہے۔

(۳) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ایک مجرم تھا۔ وہ امریکہ کی پشت پناہی کے تحت مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بنا۔ دوران حکومت اسکو امریکہ کی مکمل پشت پناہی حاصل رہی۔ وہ امریکی حکومت کے زیر تابع رہا۔ اس کے برعکس نواز شریف نے امریکہ کی مرضی کے خلاف ایٹمی دھماکہ کیا اور پاکستان کو ایک ایٹمی طاقت بنا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈروں کو امریکی ایجنٹوں نے خریدا۔ انہوں نے ملکر نواز شریف کی حکومت پر شب خون مارا اور پاکستان میں مارشل لا لگا دیا۔ اس طرح پرویز مشرف بطور فوجی ڈکٹیٹر پاکستان کی سولہ کروڑ عوام پر مسلط ہو گیا۔ اسکے بعد شوکت عزیز کو امریکہ کے حکم پر فوجی ڈکٹیٹر نے ملک کا وزیر اعظم بنا دیا جو نہ فوجی تھا اور نہ ہی اسکا تعلق ملکی سیاست سے تھا۔ اس فتح کے بعد یہ مجرم حکومتی ٹولہ مسلسل مجرمانہ پالیسیاں مرتب کرتا رہا۔ اور اپنے ذاتی مفادات حاصل کرتا رہا۔ جس کا ناقابل تلافی نقصان سولہ کروڑ عوام کو ہوا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

(۴) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط بنانے کیلئے ملک کے تمام سیاسی مجرموں کے اربوں کے معاشی لوٹ مار، بھتہ اور قتال کے کیس معاف کر دیئے۔ اس نے بارس ٹریڈنگ کے جرائم کے ذریعے نواز شریف کے سیاسی مخالفین اور اپنی پسند کے تمام مجرموں کو حکومت میں شامل کر لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کی گن پوائنٹ پر جمہوریت کے الیکشن ہوئے۔ اس نے مسلم لیگ ق کی سیاسی فوجی جماعت کو تیار کیا اور دوسری سیاسی جماعتوں کے مجرموں کو ساتھ ملا کر ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے فوجی ڈکٹیٹر نے حکومت کی صدارت سنبھال کی۔ امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر ایک ڈکٹیٹر کے ذریعے مسلم لیگ نون کے رہنما نواز شریف کو اینٹی دھماکہ کرنے کی سزا دی۔ اسکو قیدی بنایا، پھر ملک بدر کر دیا۔ ملک سیاسی اور حکومت ملکی غداروں اور فوجی ڈکٹیٹر کے مجرموں کے ہاتھ لگ گئی۔ ان مجرموں کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل رہی۔

(۵) ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، وزیر اعظم شوکت عزیز اور مجرم حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج کو افغانستان پر حملے کیلئے پاکستان کی سرزمین مہیا کر دی۔ انکی ہر قسم کی معاونت کی۔ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ بیگناہ معصوم انسانوں کا قتال کروا دیا۔ امریکہ کے تمام جہاز پاکستان کی سرزمین سے ڈیزی کٹر بموں سے لیس ہو کر افغانستان کی معصوم عوام کو کچلتے رہے۔ اسطرح پاکستان کے سوا کروڑ عوام کو ان غداروں اور مجرموں نے حقائق سے دور رکھ کر افغانستان کی جنگ کا حصہ اور عوام کے قتال کا مجرم بنا دیا۔ فوج کی گن پوائنٹ پر مجرمانہ نظام حکومت کو فروغ دیتا رہا۔ امریکہ اس چیک کو کیش کرواتا اور حصول مقاصد حاصل کرتا رہا۔

(۶) ایک اور دل دہلانے والا واقعہ پیش آیا کہ لال مسجد اسلام آباد اور اس سے منسلک مدرسہ حفصہ کے طلبا اور طالبات نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کے نظریات کے منافی ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا کاری اور لوٹ مار کے خلاف ایک ہمہ گیر آواز اٹھائی۔ فوجی اور سیاسی حکمرانوں نے اپنے سیاسی ٹولہ کی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر مخلوط حکومت کے ذریعے تمام حکومتی عہدے بانٹ دیئے۔ اس طرح حکومتی ٹولہ نے ملک کے تمام مراعات یافتہ شاہی حکومتی عہدے اپنی اولادوں کیلئے وقف کر لئے۔ اس معاشی ڈاکہ، ملکی وسائل کی لوٹ مار اور دین کشی کے جرائم کے خلاف لال مسجد کے طلبا، طالبات نے پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ امریکہ کے اس ناروا حکم پر قرآن حکیم کے تعلیمی نصاب سے دینی نظریات کی تہذیب کو ختم کرنا شروع کر دیا۔ اس حکم کے خلاف طلبا، طالبات نے احتجاج کی آواز بلند کی۔ ان پر پولیس، رینجرز اور پھر فوج کے ذریعے انکا قتال جاری کر دیا۔ کم و بیش چار ہزار طلبا و طالبات کو افغانستان کے طالبان کا نام دے کر ان کو قتل کر دیا گیا۔ تمام ملک بالعموم سوات اور شمالی علاقہ جات کے عوام حکومت کے اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس موقع پر ملکی غدار سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ کے مجرموں نے فوج کو استعمال کیا۔ فوج اور عوام کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا۔ جس کا نتیجہ بہت برا ہوا اور اس غدار، مجرم حکومتی ٹولہ نے فوج کی عزت و حرمت عوامی قتال کی سازش کے ذریعے ختم کر دی۔ بلکہ نفرت کا گہرا عنصر پیدا کر دیا جسکا یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ آج بھی مجرم ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

(۷) جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ہر جرم کو قانون بنالیا۔ گندم کا سکینڈل، سٹیل ملز کراچی کا سکینڈل، ملکی ملکیتوں کا اونے پونے داموں فروخت کرنے کے سکینڈل۔ بڑی گاڑیوں کی خریداری پر پابندی ختم کر کے زرمبادلہ لوٹنے کا سکینڈل اور دوسرے حکومتی جرائم کے خلاف افتخار چوہدری چیف جسٹس سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لے لیا۔ انکے جرائم کے خلاف کاروائی عمل میں لائی۔ چیف جسٹس کو حکومتی مجرموں نے فارغ کیا اور اپنے پسند کا چیف جسٹس مقرر کرلیا۔ اسکے فیصلوں کو کالعدم اور نئے فیصلے کروانے شروع کر دیئے۔ اسکے خلاف وکلا نے تحریک چلائی، عوام نے ساتھ دیا۔ ملکی ملی مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف حکومت چھوڑنے پر مجبور ہوگیا۔

(۸) حکومت چھوڑنے سے قبل فوجی ڈکٹیٹر نے نظریہ ضرورت کے تحت اپنی جان بچانے کی خاطر سیاسی مجرموں کے ساتھ ایک ڈیل طے کی۔ ڈیل کے مطابق ایک بدنام زمانہ مجرم کو حکمران بنانے کی خاطر ملک کے تمام سیاسی مجرموں کے پچھلے گیارہ سالوں کے تمام کیس معاف کر دیئے۔ جسکے تحت تمام ملک بدر مجرم سیاسی رہنما ملک واپس لوٹے۔

(۹) فوجی ڈکٹیٹر نے پی پی کی چیئر مین بے نظیر کو ایک گہری سازش کے تحت قتل کروایا۔ چونکہ امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر نواز شریف کے خلاف تھے۔ انہوں نے آصف علی زرداری کو اپنے مقاصد کے حصول کیلئے موزوں سمجھا۔ اسکے ساتھ ایک خفیہ ڈیل طے پائی۔ اسکے بدلے فوجی ڈکٹیٹر نے اس مجرم کو ۵۶ ارب روپے کی ضبط شدہ رقم جو سوئس بنکوں میں پڑی تھی واپس کر دی۔ گیارہ سال کا سود بھی ادا کیا۔ اسکے خلاف جتنے قتل کے کیس تھے وہ سب معاف کر دیئے۔ تمام نیب اور سرے محل کے کیس بھی ختم ہوئے۔ اسکی خاطر ایم این اے کے الیکشنوں میں بی اے کی ڈگری کی بجائے میٹرک تعلیمی معیار مقرر کر دیا۔ یعنی ڈرائیور، گن مین، اردلی، بیٹ مین۔ صدر پاکستان کا تعلیمی معیار میٹرک مقرر کر دیا۔ اس طرح بے نظیر کو قتل کروایا، اسکی جگہ آصف علی زرداری کو پاکستان پیپلز پارٹی کا چیئر مین بنا دیا۔

(۱۰) بے نظیر کے بے لوث، جان نثار اور پارٹی کے تمام عظیم نظریاتی ورکروں، رہنماؤں، بھٹو قبیلہ کے افراد اور انکے قابل اعتماد ساتھیوں کو پارٹی کے اعلیٰ عہدوں سے فارغ کر کے پچھلی لائنوں میں دھکیل دیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی زرداری اور ملک رحمان جیسے غیر سیاسی اور بدنام زمانہ مجرم اور امریکی ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گئی۔ انکے ہمنوا جاگیردار، سرمایہ دار، لوٹیروں، رہزنوں پر مشتمل استحصالی ٹولہ نے پارٹی کو ہائی جیک کرلیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے نظریاتی رہنماؤں، جانثار ورکروں اور بھٹو خاندان کو سیاست سے الگ کر دیا گیا۔ آصف علی زرداری کو ڈیل کے مطابق فوجی ڈکٹیٹر کی پاور دے دی گئیں۔ انکا واسطہ عوام سے کٹ گیا اور واشنگٹن سے قائم ہوگیا۔ جسکی وجہ سے فوجی ڈکٹیٹر کی مجرمانہ اور ملک دشمن پالیسیاں اسی طرح جاری ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی طرح تمام ملک اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام جو ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں انکو اپنی فوج، بیرونی امریکی دہشت گردوں اور امریکی فوج اور ڈرون حملوں کے ذریعے انکا قتال کروایا جا رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

(۱۱) شمالی علاقہ جات کے ۳۰ لاکھ انسانوں کو جان بچانے کی خاطر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کئی لال مسجدیں شہید کر دیں۔ کمال تو یہ ہے کہ یہی امریکی ایجنٹوں کا انسانی قاتل ٹولہ ان مقتولوں کے کفن دفن کیلئے خیرات مانگنے بیرون ممالک جاتے ہیں۔ بیرون ممالک کے شاہی ہوٹلوں میں ٹھہرتے اور تعیش کی زندگی گذارتے ہیں۔ انکے تمام اخراجات سولہ کروڑ عوام برداشت کرتے ہیں۔ خیرات کی رقم انکی ملکیت بن جاتی ہے۔ یہ مجرم دو دھاری تلوار بن چکے ہیں۔ وہ امریکہ کی پالیسیوں کی تکمیل کی خاطر اہل وطن کا قتال بھی کرتے ہیں اور انکے کور کفن کے نام پر چندے بھی کھاتے ہیں۔ امریکہ اور اسکے دہشت گرد تمام ملک میں جدید اسلحہ سے عوامی قتال بھی کرتے ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی فوج کو اپنے ہی عوام کے خلاف جنگ میں جھونک رکھا ہے۔ یہ ایک سازش کے تحت ڈرامائی جنگ لڑی جارہی ہے جسکے ذریعے امریکی فوج پاکستان اور افغانستان میں پھیلتی اور بظاہر قبضہ کئے جارہی ہے۔ جسکو آخر کار بدترین شکست سے دوچار ہونا ہے۔ یہ مادہ پرست ٹولہ اور مذہب پرست امم کی نظریاتی جنگ ہے۔ مولانا عمر اسکے ساتھیوں نے افغانستان میں اسلامی نظام مملکت قائم کر کے مغربی

مغربی جمہوریت کے طبقاتی، استحصالی، غاصب انسانوں کے تخلیق کردہ نظام حکومت میں دراڑیں ڈال دیں۔

(۱۲) پاکستان میں اس وقت تمام مادہ پرست مغربی جمہوریت کے طبقاتی، استحصالی، غاصب بارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی سیاست کے مجرم حکمران ملک پر مسلط ہیں۔ جنہوں نے امریکی پالیسی کے مطابق مغربی جمہوریت کے مجرمانہ طرز حکومت کو جاری رکھنے کیلئے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین، اسکے اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان، دہشت گردوں کا نام دیکر ان کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ جمہوریت کے سیاسی فوجی مجرم حکمرانوں نے زراعت، صنعت، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، تجارت، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تعلیم کو فروغ دینے کی بجائے انہوں نے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی ٹولہ کے ممبران کی تعداد، انکے شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، انمول قیمتی بلٹ پروف گاڑیوں، انکے تحفظ کیلئے گن مینوں، پروٹوکول سٹاف، شاہانہ بود و باش کے شاہی اخراجات بڑھائے جارہے ہیں۔ ملکی تمام وسائل، ستر فیصد کسانوں کی پیداوار، انتیس فیصد محنت کشوں کی تیار کردہ مصنوعات انکی ملکیت اور خزانہ انکی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ انکے استحصالی نظام حکومت، فرعونی نظام حیات، شاہانہ اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے پاکستان پر قرضوں کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ ملک خانہ جنگی اور قرضوں کی اذیتوں کا شکار ہو چکا ہے۔ حکومتی ٹولہ، انتظامراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کا فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کا کلچر اور اسلامی جمہوریت کی پاکیزہ تہذیب کی نظریاتی جنگ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کبھی جیت نہیں سکتے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دیں ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

(۱۴ الف) اسکے بعد دوسرا فوجی ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف آیا۔ روشن خیال پاکستان کا نعرہ لگایا۔ اس نے امریکی پالیسی کے تحت مستورات کو مغربی جمہوریت کی روشنی میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر تمام اسمبلیوں میں ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور ۵۱ فیصد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی تعداد بڑھادی۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا دروازہ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف کھول دیا۔ فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری کا کلچر مسلط کر دیا۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کو شاہی حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں کے علاوہ انکی ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات ڈبل سے بھی دو فیصد زیادہ برداشت کرنے پڑ گئے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ لوٹ لیا۔ موجودہ جمہوری حکومت کے مجرم حکمرانوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے مجرم حکومتی ٹولہ کے تمام معاشی، معاشرتی، دینی قانونی جرائم اسی طرح جاری رکھے۔ پاکستان کے ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی روشن ضمیر نسلیں ایک طرف دوسری طرف ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار، ملک دشمن فوجی سیاسی روشن خیال حکومتی ٹولہ ہے۔ جنہوں نے ملک میں ختم ہونے والی نظریاتی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔

(۱۴ ب) پاکستان مغربی جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظام حکومت کے قوانین کے تحت ۴۹ فیصد شاہی ٹولہ اور انکی ۵۱ فیصد مستورات کی ملکیت بن گیا ہے۔ چالیس ارب ڈالر قرضہ پہلے ایک پاکستان کے ون یونٹ کو توڑ کر پانچ پاکستان بنا کر انکے اخراجات برداشت کرنے کیلئے حاصل کیے۔ اب پھر اڑتیس ارب ڈالر قرض انکی مستورات کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے حاصل کئے گئے۔ اشیائے خوردونوش، یوٹیلٹی بلوں کے ریٹ کئی گنا بڑھا دیئے گئے۔ عوام کو مہنگائی کی چتا میں جھونک دیا گیا۔ نو ارب ڈالر پاکستانی عوام ان پر سود ادا کر چکے ہیں۔ اس شاہی ٹولہ کے علاوہ ملک کے کسی ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، بیروزگار کو ایک روپیہ تک ملکی خزانہ سے آج تک جاری ہوا ہے تو بتا دو۔ اب چھ ہزار حکمران غاصب ٹولہ اور مراعات یافتہ استحصالی طبقہ عیش و عشرت میں گم ایک طرف اور سولہ کروڑ عوام بھوک، ننگ، غربت، ضروریات حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے ایک طرف ہو چکے ہیں۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے دھوکہ سے پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کی ملکیت بن چکا ہے۔ ۵۱ فیصد اہل وطن کی مستورات انکی لونڈیاں اور ۴۹ فیصد مرد انکے غلام اور سولہ کروڑ مرد و زن انکے قیدی اور محکوم بن کر رہ گئے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام الناس کے وسائل، ذرائع آمدن، کسانوں کی پیداوار اور محنت کشوں کی تیار کردہ مصنوعات، انکے ملکی اسباب، مال و دولت استحصالی نظام حکومت کے ذریعے چھین کر انکو غربت، ننگ دستی، مہنگائی، بیروزگاری اور ضروریات حیات کی محرومی جیسے کیفر میں مبتلا، زندگی اور موت کی اذیتناک کشمکش سے دوچار کر رکھا ہے۔ خودکشیاں اور خودسوزیاں انکا نصیب بنا دیا گیا ہے۔ بدنصیب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنے خلاف سولہ کروڑ عوام کو خودکش حملہ آور تیار کر چکے ہیں۔ پاکستان انکے اس طبقاتی، استحصالی نظام حکومت کی لوٹ مار، تفاوتی عیش و عشرت کے نظام حیات اور انکی استحصالی پالیسیوں کی چتا میں جل رہا ہے۔ ملک انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے اور انکے مخلوط نظام حکومت کے مرد و زن کی عیاشی کا متحمل نہیں رہا۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے حکمرانوں کی تعداد کو کم، انکو قرآن حکیم کے نظریات کے مطابق الگ جیسے مہیا کرنے ہونگے۔ انکے اخراجات کو ایک مزدور، محنت کش، ہنر مند، کسان کے مطابق ادا کرنے ہونگے۔ انکے تمام اخراجات شاہی تخواہوں، شاہی ایوانوں کو ختم کر کے ایک اردلی، گن مین، بیٹ مین، سپاہی، مزدور، محنت کش اور کسان کے مطابق رہائش کیلئے ایک سادہ سی لیٹرین اور ضروریات حیات مہیا کرنی ہونگی۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیا جائے تو ملک میں خانہ جنگی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ ایسا کرنے سے گریزاں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

(۱۵) پاکستان سولہ کروڑ اہل وطن کا ساجھا ملک ہے۔ اگر صدر مملکت کی بنیادی تعلیم میٹرک متعین کر دی گئی ہے تو اردلی گن مین، پیٹ مین، ڈرائیور کی بنیادی تعلیم بھی میٹرک ہی ہے۔ انکی تنخواہ کا سکیل صدر مملکت کیلئے سات لاکھ اور دوسرے سرکاری ملازمین کیلئے سات ہزار آخر ایسا کیوں!۔ یہ استحصالی جرائم کب تک جاری رہیں گے۔

(۱۶) حکمرانوں کے تحفظ کیلئے ارب ہا روپے کی بلٹ پروف گاڑیاں، گن مین، پروٹوکول سٹاف، شاہی ایوان، شاہی محل، سرکاری شاہی اخراجات اور سولہ کروڑ عوام کو شاہی سہولیات سے ہی نہیں بلکہ انسانی بنیادی ضروریات حیات سے محروم کرنے کے انسانیت سوز جرائم آخر کیوں!۔

(۱۷) کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ امریکہ کے حکومتی دہشت گردوں سے مل کر ورلڈ آرڈر کی تکمیل، انکے کفر کے نظام حکومت اور نظام حیات کے کلچر کی بالادستی مسلط کرنے کی خاطر اپنے ہی سولہ کروڑ عوام کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ کو روکنے کیلئے مغربی جمہوریت کا استحصالی مجرمانہ نظام حکوت کا انکو قیدی بنائے رکھیں گے!۔ اب طبقاتی، تفاوتی حکومتی عیش و عشرت کا طرز حکومت، انکا مسلط کیا ہوا حکومتی استحصالی جرائم کا خاتمہ اور انکے کڑے حساب کا وقت انکا مقدر بن چکا ہے۔

(۱۸) بارس ٹریڈنگ کے جرائم سے سیاسی مجرموں کو حکومتیں بناتے وقت مشاورتوں، وزارتوں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، سپیکروں، وزیر اعظم، صدر مملکت کے عہدوں کی رشوتیں، حکومتی ممبران کی خرید و فروخت کا مجرمانہ حکومتی سسٹم، ملکی ملکیتوں کے تحفے، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کے اجازت نامے اور قرضے، امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کے لائسنس، حکومتی مراعات یافتہ عہدے انکے جرائم کی داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ کیا انکی اندرون ملک اور بیرون ممالک پھیلی ہوئی ملکیتیں انکے منہ بولتے جرائم نہیں ہیں!۔ کیا یہ سولہ کروڑ عوام کے مجرم نہیں ہیں۔

(۱۹) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے نظریہ ضرورت کے جرائم کے تحت ان تمام سیاسی حکومتی مجرموں کے اربوں کے لوٹمار، غبن، انسانی قتال کے جرائم کو معاف کرنا، پھر ان مجرموں کو ملکی حکمران بنانے کا قانون نافذ کر کے پاکستان کو حکمرانوں کا مجرم کدہ بنا دیا گیا ہے۔ اے غاصبو یہ تو بتاؤ!۔ سولہ کروڑ اہل وطن کو اس قسم کے جرائم کی عام معافی میں شامل نہ کرنے کا کیا جواز ہے!۔

(۲۰) ملک کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اور تمام فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام کو جواب دیں کہ وہ عبرتناک جرم پر کیوں خاموش ہیں۔ پاکستان کب تک انکی مغربی جمہوریت کی مجرمانہ سیاست کا مجرم کدہ بنا رہے گا۔ عوام بیدار اور تم سب مجرموں سے اور تمہاری مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت سے بیزار ہو چکے ہیں۔ یہ تمام عوامل محرکات خانہ جنگی کی شکل میں تمہارے گلے لگ چکے ہیں۔

(۲۱) [illegible]

(۲۲) [illegible]

(۲۳) [illegible]

(۲۴) [illegible]

بابا جی عنایت اللہ

(۲۵) اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی طرف ایک نظام دینے والا اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نظام و سسٹم میں کوئی شخص اپنا نام سلیکشن کے لیے پیش نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی اور شخص کسی کا نام پیش کرتا ہے اس میں ہر فرد بالغ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں سے شخص کا چناؤ کرے جو کہ ایک حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین خوبیوں امانت، دیانت، حسن خلق، سخاوت، تقویٰ، پرہیزگاری، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار، قابلیت کے بے غرض و منفعت بخش اور علمی بصیرت کا مالک ہو۔ جو ملک کا نظام مملکت چلانے کی بصیرت رکھتا ہو۔ اپنے حلقہ کے فرد کا چناؤ اپنی فرض ہوتا ہے۔ کوئی جاگیردار سرمایہ دار، وڈیرا، خانی، ملکی، مخدوم، گدی نشین، زمانی شاہی، سردار، سفارشی، پیر پرست، مرشد پرست، جھوٹا، رشوت خور، بے ایمان اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا نمائندہ نہیں بن سکتا۔ اسلامی ملک اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت یا اسلامی، علمی بصیرت کے افراد کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا ایک یونین کونسل کا ممبر ہو یا ملک کا امیر المومنین ہو۔ نظام حیات ایک عام انسان مزدور محنت کش ہنر مند فرد کی طرح سادہ سلیس قلیل خرچ زندگی پر مشتمل ہوتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت سے ایک صدر، ایک وزیر اعظم، ایک وزیر اعلیٰ، ایک گورنر، ایک سپیکر، ایک وزیر، ایک سینیٹر، ایک ایم این اے، ایک ایم پی اے، ان کے شاہی محل، شاہی گاڑیوں، شاہی مراعات، سرکاری قیمتی گاڑیوں، سرکاری پٹرول، ڈیزل، بجلی، گیس، پر ہونے والے بے تحاشہ اخراجات کا بوجھ عوام کی زندگی سے دور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ نہ تو ملکی وسائل، خزانہ کو اپنی ملکیت بنانے کا کوئی تصور نظام ہوتا ہے۔ وہ ملکی مالک و ایجنٹ رہنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرتے ہیں۔ اہل وطن عوام الناس کے حقوق کے محافظ ہوتے ہیں۔ وہ خالق کی مخلوق، مخلوق کی خالق سے رشتے کا شعور رکھتے ہیں۔ نظام اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کے مقصد سے ہوئے عدل و مساوات، انصاف اور نظام حیات کے قوانین و ضوابط کی خود بھی پیروی کرتا اور ملکی و قومی میں نظام مملکت چلاتا ہوتا ہے۔ دین محمدی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں تیار کیا ہوا نظام مملکت اس فوج انسان کے لیے باعث رحمت اور خدمت خلق سے سادگی میں خوشحالی طرح نرالا جاتا ہے۔

(۲۶) اہل قلم، نام نہاد تنقید نگار، حالات حاضرہ کا تجزیہ کرنے والے، دیدہ ور، بصیرت، اہل علم، اہل فن اور فروغ علم سے منسلک صاحب بصیرت، شب بیدار، راتوں کو عشق سے سرشار، رموز مملکت کی تحقیق و تجدید سے نظام کو چلانے والے ہیں۔ ملکی دانشور، اہل بصیرت، اہل وطن کا خوش اسلوبی سے قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی تبدیلی کا عمل جاری کرنے والے مجاہد، ہی بنی نوع انسان کی فلاح کا سبب ہوتے ہیں۔ سب ملکر باہمی مشاورت سے درست منزل کی رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی کاوشوں کو قبولیت کا شرف بخشیں۔ تنگی دامان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں۔ آمین۔

بابا جی عنایت اللہ

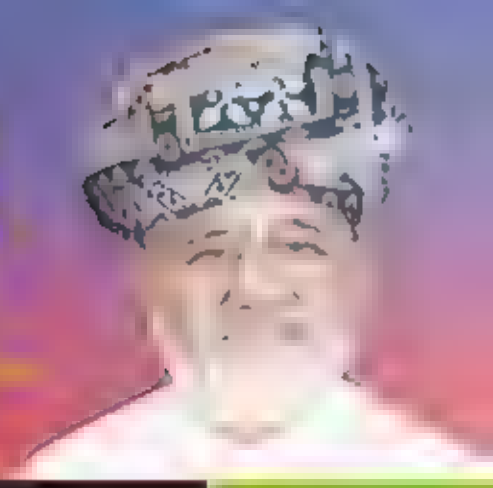

(۲۷) مغربی جمہوریت کے حکمرانوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ عوام الناس کو مختلف نظریاتی اختلافات، مذہبی فرقوں کو آپس میں لڑانا، انکے علما کو قتل کروانا، معاشی واقعات سے عوام کو دوچار رکھنا، اسمبلیوں کے ذریعے قرآن حکیم کے خلاف قانون سازی کرنا، انکے خلاف آواز اٹھانے والوں کا قتل جاری کرنا، امریکہ کی جنگ کو اپنی جنگ بنانا، اپنے برادر مسلم ملک افغانستان کے مرد، اوزن، بچے بچیوں، جوانوں، بوڑھوں کا قتل کروانا، پاکستان کی سرزمین کو امریکہ اور انکے حواریوں کی فوجی چھاؤنی بنانا، مختلف واقعات میں ملت کو الجھائے رکھنا، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے استحصالی قوانین نافذ کرنا۔ مجرموں کو حکومتیں دیتے رہنا، ملکی دولت، وسائل کو اپنی ملکیت بناتے جانا، عوام کو مختلف واقعات میں الجھا کر اپنا استحصالی مجرمانہ نظام حکومت جاری رکھنا، جمہوریت کے مجرمانہ وراثتی نظام کو مسلط رکھنا انکی پالیسی کا حصہ ہے۔ عوام کیلئے یہ ایک پیغام ہے جسکو ختم کرنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

مسیحائے وقت

اقتدار اور حکومت کے حصول کی کوشش یزیدی طلب کی تکمیل ہے

ریاض حسین نقوی

عنایت اللہ صاحب کا فکری ... جاری و ساری ہے۔ ... وقت ... جس میں وہ ... وقت ... سیاست، وطنی قومیت اور ... پاکستان کے لیے بالخصوص اور مسلم امہ کے لیے بالعموم ... محسوس ... جس کا ... علامہ محمد اقبال نے اپنی عمر کے آخری دور کے چند مکتوبات میں کیا ہے۔

عنایت اللہ صاحب پاکستان اور ... علامہ کے روشن مستقبل کی خاطر ... کا فکری ... پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے ذہن میں عملی تجاویز بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ قارئین کو ان تجاویز سے ... اتفاق نہ ہو لیکن ان کے پیچھے کارفرما مخلصانہ جذبہ سے انکار ممکن نہیں۔

بقول علامہ اقبال ہم سب پر واجب ہے کہ اس باب میں ہم اپنی ... قوتیں صرف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائیں۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام لیسا اور مسلمان ہے

مسیحائے وقت

آج کے پاکستان کو دیکھنا ہو تو.....

بشیر الدین محمود

آج کے پاکستان کو دیکھنا ہو تو..... عنایت اللہ صاحب کو دیکھیں۔ سلگتا ہوا جو کبھی بھی پھٹ سکتا ہے۔ غم و غصہ کا مرکب ہیں۔ جانتے ہیں کہ اس پاکستان کے ساتھ بہت بڑا ہاتھ ہو گیا ہے۔ وہ یہ ہاتھ قوم کو دکھانا چاہتے ہیں۔ ان کی اپنی تحریر باب ۱۲ بیج ۱۵ پر ان کی نیت کی ترجمانی کرتی ہے!

اس کے مدبر ورس کا حصہ ان ولولہ ورس کام عات یافتہ کار کار چلانے والا شاہی طبقہ سود ور محکوم عوام کا ہو پتے ورسمی فوں ورتمام پیغمبران دم کے نظام عدل ورن کی تہذیب کو ختم ستے چلے آ رہے ہیں۔ مساوات ورنظام عدل ور سلام کے سامانی بات کرنے والوں کو چنتے چلے آ رہے ہیں۔ سب وقت رش بدل چکا ہے۔ یہ بازنہ آئے تو اب مخلوق خدا ورس کے محافظ ورن کے دعویدار جن کے ظلم وجبر کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ وہ اس قدر مجبور ہو چکے ہیں کہ وہ ان کے ظلم وجبر ورمعاشی ورمعاشرتی قہر کے خلاف نعرہ لگائے ہوئے ہیں۔ وہ کب تک ان کو حکمران کا نام دے کر چپ چاپ ظلم سہتے رہیں گے۔ اب ان کا یہ شاہانہ طبقاتی نظام حکومت جس کی ہوا وزیر ورمشیر ورمعاشات یافتہ طبقہ ورن ان کا نظام ہموار چکا ہے۔ عیاش ولولہ پرست شان لٹ چکا ہے۔ ان کا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ ان سب کا مالک کھا گیا ہے۔ جس کو یہ مشاہرات یافتہ کہتے ہیں! نامعلوم یہ بات ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی۔ فطرت کے قانون کے خلاف جنگ نہیں جا سکتی۔ وقت ہے اب بھی ان مسائل کا حل نکال لیں۔ میرے پاس اس مشکل کا حل ہے ورخانہ جنگی سے ملت ورقوم کو بچا لیں۔ وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ تمام معاشی ورمعاشرتی برائیوں کا تدارک ہو سکے۔ آمین

افسوس ہے کہ پچھتاوا عاقبت اندیشوں نے اس حسین ملک کو ورس کے بنانے والوں کو گلے میں ڈال دیا ہے۔ عنایت اللہ صاحب کی تحریر ایک شعلہ ہے۔ جس میں سلگاہٹ ہے۔ سلگ بھی ورمندی بجلی کی روشنیاں بھی۔ سلگتا ہے چھپ ہوئے رہے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

مسیحائے وقت

مسیحائے وقت اور قلندروں کے مؤذن

ڈاکٹر تصدق حسین راجہ

عنایت اللہ صاحب کی تحقیق "مسیحائے وقت" کا موضوع ہے۔ یہ مطالعہ رہا۔ اس کا نام کی پہلے شائع شدہ ہے وہ کتاب کے برعکس اس کتاب کے دو نام ہیں۔" پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور "مسیحائے وقت" اس کی مابعد کتاب کی صحیح اس کا بھی موضوع قیام پاکستان کا مقصد، بیان اور فوجی ڈکٹیٹروں کے ہاتھوں اس پیارے جنت میں ملک کی تباہی کے ذمہ داروں کی نشاندہی کرنے سے ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ملک کا نام پر کرنے سے اس ملک کو کیسے بنایا اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی 63 سالہ تاریخ کے اس تاریک کرداروں کے مالک بھی ہیں اور ان میں سے معصوم بچوں، عورتوں، بیماروں اور بوڑھوں کی چیخیں اور سسکیاں بھی بلند ہو رہی ہیں۔

جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے مصنف نے مرکزی کردار پاکستان کے مذہبی حالات میں بطور مذہبی پیشوا کے ہے۔ عنایت اللہ صاحب ایک محب وطن پاکستانی اور رسول اللہ ﷺ کے سچے پیروکار ہیں اور تحریک اسلامی کے قلمکار ہیں۔ انہوں نے بعد کے حکمرانوں کی باقیات نے کالے حکمرانوں کی شکل میں اس ملک کو آج جس موڑ پر کھڑا کیا ہے اس سے ہر محب وطن پاکستانی بخوبی آگاہ ہے۔ انہوں نے اپنے مطالعہ سے حاصل کردہ معلومات کو اس کتاب میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ان کی ذاتی تحقیق ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے ذاتی مشاہدات کو بھی بیان کیا ہے۔ مصنف نے اپنے ذاتی مشاہدات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ لال مسجد اسلام آباد میں نماز جمعہ ادا کرنے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ مسجد کے خطیب نے اپنے خطبہ جمعہ میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی مدح سرائی کی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ وہ آئندہ اس مسجد میں نماز جمعہ ادا نہیں کریں گے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے ذاتی مشاہدات کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے اپنے ذاتی مشاہدات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ لال مسجد اسلام آباد میں نماز جمعہ ادا کرنے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ مسجد کے خطیب نے اپنے خطبہ جمعہ میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی مدح سرائی کی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ وہ آئندہ اس مسجد میں نماز جمعہ ادا نہیں کریں گے۔

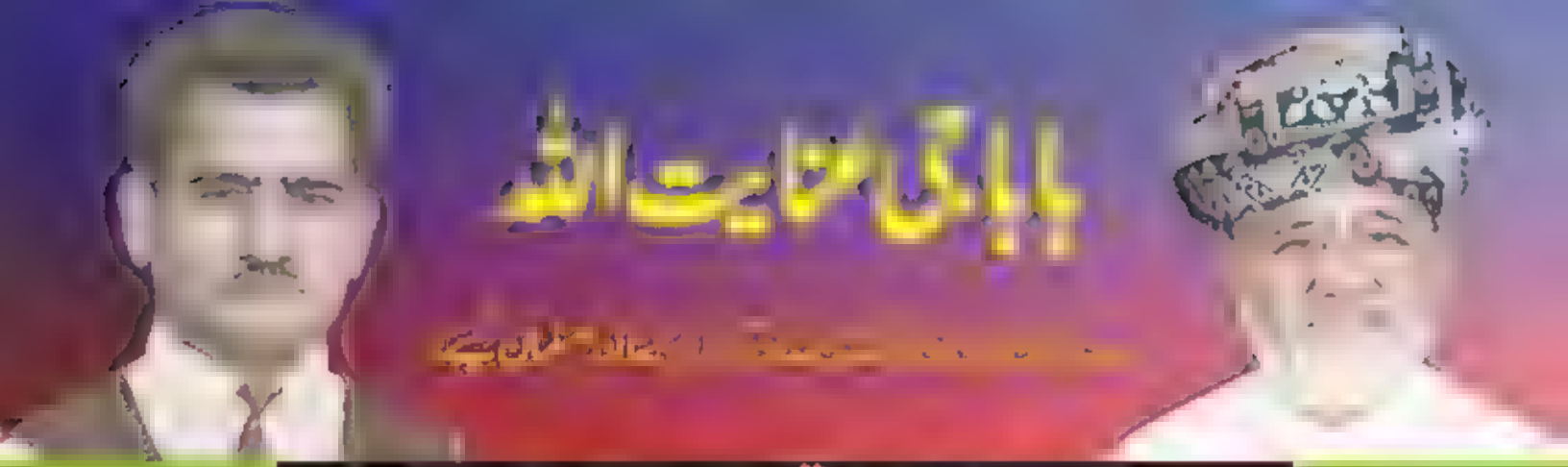

مسیحائے وقت

مسیحائے وقت اور قلندروں کے مؤذن

ڈاکٹر تصدق حسین راجہ

''مسیحائے وقت'' کے مصنف نے اپنی دیگر مطبوعہ کتب کی طرح اس کتاب میں بھی مغربی جمہوریت کو اس کی تمام تر خوبیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری معروف اور بڑی سیاسی جماعتوں اور ان جماعتوں کے صف اول کے لیڈران کے اس کردار پر سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ جن میں چھپ کر یہ وہ کالی بھوتنی خواہشیں اور خواہشیں ہیں۔ جنہوں نے ملک پر پریشان حال عوام کو بے وقوف بنا کے جمہوریت کے نام پر حکومت سے ان کے بنیادی حقوق غصب کرتے آ رہے ہیں

عنایت اللہ صاحب نے ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے باغیوں کو بے نقاب کیا ہے اور مجھے ان کی پہلی کتاب سے لے کر اس کتاب (مسیحائے وقت) تک میں یہ تاثر نظر آیا ہے کہ وہ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا یہ پیارا دیش بابا جی پاکستان کو قائد اعظم اور علامہ محمد اقبال کا وہ خوبصورت پاکستان بنتے دیکھنے کے خواہش ہے۔ جہاں عدل و انصاف ہو جہاں عوام کے خادموں اور مملکت خداداد پاکستان کی تمام محکمات ان کی خدمت کا عملی جذبہ لے کر کام کریں۔ سیاسی اور فوجی آمریت کے مراعات یافتہ بیوروکریسی نے اس ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ جس کا ذکر عنایت اللہ صاحب نے ہماری کتابوں میں بڑے واضح کیا ہے۔

''مسیحائے وقت'' میں اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مجھے مصنف کی کم و بیش ہماری کتابوں کے مسودات پڑھنے اور ان پر اپنی رائے کے اظہار کا شرف حاصل ہے۔ ان کے قارئین کو ان کی مطبوعہ کتب میں مضمون کی تکرار اس لیے ملتی ہے کہ یہ مضامین مشترک ہیں۔ ان کی وجہ سے مختلف بہت سے بہتر اور زیادہ مصدقہ ہیں۔ ان سب کتابوں میں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ میں ان مختلف کتابوں کے لیے پہلے سے لکھ لیے کرنے کا شامل کتاب کیا جاتا۔ جس سے قارئین کی دلچسپی میں اضافہ بھی ہوتا اور ہر کتاب کی اہمیت اپنی اپنی جگہ بڑھ جاتی۔

''مسیحائے وقت'' کے مصنف اس ملک کو تباہ کرنے والے عناصر کی سازشوں اور کارروائیوں کا ملک دیکھنے کے متمنی ہیں۔ وہ 1973ء کے آئین اور اسلام کا مکمل نفاذ چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کو علامہ اقبال کا وہ قلعہ دیکھنا چاہتے ہیں جہاں صرف اسلامی دنیا کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے ملکوں کے عوام الناس ان پر ناز کریں۔ دنیا بھر کے عوام اپنے فیصلہ طلب معاملات یہاں پیش کریں اور وہ حل ہو جائیں۔ ہم ان کی اس آرزو کی تکمیل کے خواہاں ہیں اور ہماری آواز انشاء اللہ ان کی آواز میں شامل رہے گی اس لیے کہ ہم ان سب سے بہتر اور مضبوط طور پر جانتے ہیں کہ ہم سب آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہیں۔

ہم قلندروں کے اس مؤذن کو ''مسیحائے وقت'' کی تکمیل اور اشاعت پر مبارک باد پیش کرتے ہیں

babageenayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

۱۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام دین ا... علیہ السلام سے ... دین کی میراث تقسیم ہوتی ... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ ان کی نسل سے چار اہل کتاب پیغمبروں کی فوج ... مرسل کائنات کو ... کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس جہان رنگ و بو میں بھیجے۔ چاروں اہل کتاب پیغمبروں نے توحید پرستی کا درس دیتے ... ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ جب بھی فوج ... پیغمبروں علیہ السلام کی توحید پرستی کا دامن چھوڑ دیتے۔ ان کی تعلیمات کو بھول جاتے۔ گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے۔ ان کی دنیاوی تہذیب سے بھٹک جاتے۔ قوم کی صلاح اور فلاح کے لیے چار اہل کتاب پیغمبروں کے بعد ... سے ... کائنات میں تشریف لائے ... وقت کے ... حالات کے مطابق اہل کتاب پیغمبروں کی ... قوموں کی فوج ... اور ... کی مدد سے ... کرتے رہے۔ پیغمبروں کی تعلیمات اور ضابطہ حیات کے مقابلہ میں ... جیسے ... پرستی، ... پرستی، ... پرستی، ... پرستی، ... پرستی، ... پرستی، خصائل کے جبر، آمر، ظالم بادشاہ، ناصب استحصالی نظام کے بدترین قسم کے ... انسانیت کی ... کی تذلیل کرتے رہے۔ پیغمبروں کی ... تاریخ، نظریات، تعلیم و تربیت اور تہذیب و تمدن ... کرتے رہے۔ دنیا میں انسانی حقوق غصب کرنے، ظلم و جبر کی داستانیں رقم ... معاشی و معاشرتی قتل عام ... رہے ... تعلیمات عظیمہ کی بدولت ... پیغمبروں کی قوتوں ... کے حصول کی قدرت حاصل رہی۔

۲۔ تیسویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ... قدر پرست ... نے ... مذہب پرست پادری و پیشوا جاہلیت کے خلاف ... تحریک ... جاہلیت کے ... کامیاب ہوئے۔ علم ... نے مذہبی تعلیم و تربیت اہل مقدس کی ... پادری و پیشوا جاہلیت کی ... پادری و پیشوا پر ... کی مداخلت ... کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ... اہل مقدس ... تعلیمی نصاب، تعلیمی ... اور ... کے ... تعلیم و تربیت بھی سرکاری ... پر ... کر دیا۔ جاہلیت کے عمل دخل ... کی مداخلت نے علم ... دیا۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ... اہل مقدس کی تعلیمات سے محروم ہو گئیں۔ علم ... نے اہل مقدس کی ... مرضی ... اہل مقدس کے ... جمہوریت کا ... نظام مملکت ... جاہلیت کے مذہبی قیدیوں ... کی بجائے ... کا جزیہ ... متعارف ... خدا و مقدس ... پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ... نظام حیات مسترد ... اہل کتاب کے خلاف جمہوریت کے ... ممبران کا تیار کیا ہوا نظام حیات مملکت پر مسلط ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ... کے ... سے ... کامیابی ... یافتہ ... طبقہ ... کا جزیہ ... پیغمبر خدا ... اہل کتاب اہل مقدس ... کی ... مکمل جاری ... مکمل ... انسانیت پر مسلط ... دی گئی جس کی سزا پوری انسانیت کے لیے جاری ہوئی۔ ... پاکستان کے ... مسلم ... کے ... ان ... سے ... چاہتیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۳۔ عیسائیت کے حکمرانوں نے انجیل مقدس اور دین برحق جیسے اسلام کی تعلیمات سے عیسائیوں اور پوری انسانیت کو محروم کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اس جہان رنگ و بو میں سب سے بڑا انسانی تحفہ خوشی و محبت ہے۔ جس کو فطرت نے زوجی زندگی کے نظام حیات میں مضمر رکھا ہے۔ میاں بیوی، بیٹی بیٹا، ماں باپ، بہن بھائی اور تمام انسانی رشتے اس انسانی خوشی و محبت کے مظہر ہیں۔ جمہوریت کے بانیان جنت نے اپنے ممالک میں زوجی نظام حیات کو جنسی آزادی دے کر انسانیت کو یوں نا محرم رکھا۔ شرم و حیا، عصمت و عفت اور زوجی نظام حیات کو پامال اور خوشی و محبت کے رشتہ کو ناپید کر دیا ہے آج بھی وہ جنت نما ممالک میں جمہوریت کا یہی نظام حکومت مسلط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۴۔ جمہوریت کے بانیان حکمرانوں نے انسانی رشتوں کے پاکیزہ نظام حیات و توالد و تناسل کے انسانی رشتوں کی حرمت کو پامال کر رکھا ہے۔ صنعتی ترقی کے نام پر پوری دنیا میں پوری کا نظام متعارف کیا۔ عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری بغیر زوجی زندگی کے بچے پیدا کرنا اور وہ کروڑوں پلے بڑھے بے سہارا بچے جنسی تسکین کے بعد عورتوں کا کیا ہوا۔ جب تک مستقدرت کے پاس جوانی رہی ان کے جسم کو اپنے لیے لذت جنس بنتے رہے۔ عورت عمر بھر جنسی تسکین کی تلاش میں سرگرداں رہی اس کو کبھی ماتحی نہ مل سکا۔ جوانی کلبوں، ہوٹلوں، قحبہ خانہ میں گزری۔ بڑھاپا ویران بوڑھی گذر رہا ہے۔ اس نے اس کی عصمت و عفت جیسی انمول دولت روحانی سکون مٹ گیا۔ گھریلو زندگی اس کا مقدر نہ رہا۔ مذہب کا بھی روحانی پاکیزہ و طیب زوجی زندگی کا رشتہ ورثہ میں ملی زندگی چھین لی۔ زندگی جینے نہ اس کو دیا تھا اور نہ ہی وہ دیوی کہلا سکی۔ بچوں کو ماں کی ممتا ملی اور نہ باپ کی مشفقانہ نگاہ مل سکی۔ جسمانی اور روحانی تقدس پامال ہو گیا۔

۵۔ اس مذہبی زوجی نظام حیات کے ہونے سے انسان کی زندگی میں حقیقی خوشی محبت کا یہ انقلاب پیدا ہوا کہ انسان پوتوں اور پوتیوں کی محبت میں مرقد رہو رہ گیا۔ مادی خوشحالی کی حسین و جمیل تتلی کو پکڑنے اور اس کے تعاقب میں گم ہو گیا۔ دولت کے حصول، معاشی، معاشرتی خوشحالی کے لیے بنی نوع انسان کے حقوق کو غصب کرنے، استحصال کرنے اور ایک دوسرے کے وسائل کو چھیننے کی جنگ شروع ہو گئی۔ وہ بے رحم، جابر، غاصب اور استحصالی نظام حیات مخلوق خدا کے لیے ایک معاشی و معاشرتی مقتل گاہ بن رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۲۔ حکمرانوں نے جہاں طبیسائی درس گاہوں میں جہاں دنیا کی بے ثباتی کا درس دیا جاتا تھا۔ جہاں گناہ و نیکی کی زندگی گزارنے کی تربیت دی جاتی تھی۔ جہاں انسانی قدروں کا خاتمہ سکھایا جاتا تھا۔ جہاں خدمت خلق کی اہمیت سمجھائی جاتی تھی۔ جہاں عبادت و ریاضت سے قربت خداوندی کا سلیقہ بتایا جاتا تھا۔ جہاں مخلوق خدا کے لیے بے غرض ہونے و مخلصانہ بخش ہونے کی اہمیت سمجھائی جاتی تھی۔ جہاں انسانیت کو بچانے کی باتیں سکھائی جاتی تھیں۔ جہاں حیوانوں کو خوراک دینا، پانی، نمکین کو بچانا، حاجت مندوں کی حاجت روائی کا درس دیا جاتا تھا جہاں بیماروں کو دوا، مریضوں کو شفا کے تحفے دیئے جاتے تھے۔ جہاں انسانوں و انسانیت کی خدمت کی منازل طے کروائی جاتیں۔ جہاں صداقتوں کے رستے بتائے جاتے۔ جہاں روحانیت کے بڑی خوبیاں سکھائی جاتی تھیں۔ جہاں خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کیا جاتا۔ جہاں رحمتوں کا نزول ہوتا جہاں پاکیزگی و پاکیزگی کے روحانی بابا بن کر نکلتے تھے۔ جہاں انسانیت کی شکل میں دیویوں اور دیوتاؤں کے روپ تیار ہوتے۔ جہاں سب انسانیت و خدمت انسانیت کے لیے زندگیاں وقف ہوتیں۔ جہاں مشنری جذبوں کے تحت مبلغ جاتے۔ جہاں دلوں میں ترسے مردوں کو زندہ کرنے کے عرفان کی دولت تقسیم ہوتی۔ جہاں روح قدس کے نوری قندیلیں روشن ہوتیں۔ یہ مدرسے خوبیاں دنیا کے کونے کونے میں درس توحید و محبت و محبت کو پھیلاتے۔ انسانی دلوں پر حکومت دیتے مردوں میں جاتے جاتے۔ ان کے حسن خلق و خدمت خلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح قدس کی شمع تمام دنیا میں روشن کیں۔ جب تک یہ نظام حیات عیسیٰ علیہ السلام کی امت کی وراثت بنا رہا ان کے پیروکاروں کی قدر خدا رب انسانوں سے تجاوز کرتی رہی۔ دنیا امن کا گہوارہ بنا رہا اور خوف و محبت کی خوشبو سے مالا مال رہا۔ لیکن جب راجا ملیسائی درس گاہوں کی بجائے مادہ پرست، زر پرست، زن پرست نمود و نمائش فرعونی ریاستوں کی سرکاری پالیسی قائم ہوئی اور اقتدار کے ہاتھ میں آیا تو انہوں نے راجا ملیسائی درس گاہوں کو بند و ختم کر دیا۔ پادری و بشپ مرسل تبلیغ پیشواؤں کو شہید کرنے کے بعد انہوں نے پیغمبر خدا کی آسمانی کتاب انجیل مقدس کے تعلیمی نصاب کی بجائے جمہوریت کے حکومتی و مشنریوں کا تعلیمی نصاب تیار کر دیا۔ یہ درس گاہوں کے متبادل سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے تعلیمی ادارے قائم ہیں۔ بتدریج پیغمبر خدا کے تعلیمی نصاب کو ختم کر جمہوریت کے مشنریوں کے تعلیمی نصاب کو سرکاری سرپرستی سے جمہوریت کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ و مخلوط حکومت کے نظام حیات کے ذریعے خاندان کے تقدس کو پامال کر دیا۔ انجیل مقدس کی تعلیمات، تمام پیغمبران کے سماجی خصوصیات کی بے حرمتی کا سبب بنے۔ تمام ممالک کو ریڈ انڈیا بنا دیا۔ عوام کو الہامی نظام کا منکر بنا دیا۔

بابا جی عنایت اللہ

۷۔ جمہوریت کے حلقوں نے تمام اہل کتاب پیغمبروں کی الہامی کتابوں کے ساتھ روحانی انسانی فلاح کے بنیادی حق کو مسترد کر دیا ہے۔ پیغمبروں کا تعلیمی نصاب، تعلیمی درس گاہیں، ان کی تعلیمات، اخلاق و کردار کا تیار کیا ہوا معمول تشخص، ان کا انسانی بے ثباتی کا سبق، خدا کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا سلیقہ، ان کا عبادت کا طریقہ، ان کا دین انسانیت و خدمت انسانیت کا نظام، ان کے حقوق و مساوات کے ساتھ عدل و انصاف کا سسٹم، ان کا محبت و الفت کا عمل، ان کی وہ شفقت کا کردار جو انسانیت کے لیے بے ضرر و منفعت بخش ہونے کے باوجود، ان کا روحانی زندگی اور آویزش نسل کا خاتمہ، ان کا الہامی روحانی رشتوں کا تقدس، ان کا مستورات کی عزت و حرمت اور عصمت و ممتا کی حفاظت کا شعور، پاکدامنی، شرم و حیا کے تحفظ کا جو تہذیبی ورثہ وجود پر قائم کیا تھا، یہ تمام قیمتی وصف تمام اہل کتاب پیغمبروں کی الہامی تعلیمات، ان کی امتوں اور نبی نوع انسان کے روحانی تشخص تیار کرنے کے دینی درسے کاری طور پر نایاب بنا دیے جس سے معاشرہ کی سلامتی و فلاح کی تکمیل ختم ہوتی رہی۔ معاشرہ میں کاہلی رہنے سے قاصر ہوتا رہا۔ جب یہ معلمین پیغمبر علیہ السلام کے متضاد مغربی جمہوریت کے جرائم تشخص نظام حیات اور اس کے تعلیمی نصاب، اس کے کلچر کے صحرا و بیابان میں گم ہو چکی ہیں۔ دنیا کے عالم میں دینی تہذیب دم توڑ چکی ہے۔ مغربی جمہوریت کا فتنہ پیغمبروں کی تعلیمات کو تہ و بالا کر چکا ہے۔

۸۔ علامہ قبال رحمت اللہ علیہ نے مغرب میں جا کر تمام پیغمبروں کی الہامی کتابوں، ان کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور ان کی امتوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی نسلوں کو دین پر قائم رکھنے کے اسباب، تمام مسلمان کی نسلوں کے دینی تہذیبی زوال کی وجوہات پر غور و فکر کیا۔ ان کے تمام محرکات کا بغور تجزیہ کیا۔ ان کی تمام وجوہات کو اپنے شعور میں سمویا اور پھر اسلامیہ کالج پشاور کے خطبات میں اس پر غور و فکر کیا۔ جن کی بنا پر تمام پیغمبروں کی محروم امتوں کی نسلیں اپنی دینی ورثوں اور پیغمبروں کی الہامی کتابوں کی تعلیم و تربیت سے محروم ہوتی گئیں۔ تمام اہل کتاب پیغمبروں کی امتوں کی مرہی کا تدارک کرنے اور ان کی زندگی کے غلط رخ درست کرنے اور ان کی منزل کے راستوں کو متعین کرنے پر ایک گہری نظر ڈالی۔ مغرب کی ترقی یافتہ قوموں اور ان کے جمہوریت کے نظریات کی روشنی میں تیار کی جانے والی تہذیب نو کا گہری نظر سے مشاہدہ کیا۔ صنعتی ترقی اور اس کے ثمرات اور مغربی جمہوریت کے مخلوط معاشرے سے پیدا ہونے والے تباہ کن اثرات کا جائزہ لیا۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی امت کو اپنے پیغمبر خدا سے دوری کی سزا میں مبتلا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کے مغربی سیاستدانوں اور حکمرانوں نے انجیل مقدس کی تعلیمات کی سرکاری سرپرستی کو یکسر ختم کر دیا۔ بشپ، پادری اور روحانی پیشواؤں کی بے حرمتی، تذلیل اور زوال کے سبب اور اس حد تک کہ یہ کاندے سے مشابہ ہو گیا۔ پادری اور بشپ کی غلطیوں، کوتاہیوں کو دوران کی سرکاری پابندی کو ختم کرنے کی بجائے حکمرانوں نے پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی آسمانی کتاب، ان کی تعلیمات، ان کے دین برحق علیہ السلام کے نظریات کو یکسر مشت سرکاری سطح پر منسوخ کر دیا۔ بشپ و پادری کے متبادل جمہوریت کے سیکولر ممبران، ان کے تیار کیے ہوئے قوانین و ضوابط، ان کے نظام اور سسٹم کی سرکاری پابندی مسلط کر دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک مخصوص مغربی جمہوریت کے سیکولر ممبران کے تیار کیے ہوئے تعلیمی نصاب، ان کے معاشی اور معاشرتی قوانین و ضوابط، ان کے تعلیمی اداروں، عدالتوں، تھانوں، جیلوں کا جبری طور پر سکولوں میں تربیت پانے لگا۔ انجیل مقدس کی تعلیمات، پادری و بشپ کی سماجی، روحانی درس گاہوں، ان کے تیار ہونے والے نمونے دار و تشخص ناپید ہونے شروع ہو گئے۔ خدمت خلق کرنے والی ملت، ہر قسم کے علمی و سماجی، اخلاقی خوبیوں سے محروم ہوتی گئی۔ وہ عظیم ملت جو مجبور و نادار اور بے بس مخلوق خدا کو بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، ملک ملک اور دنیا کے کونے کونے میں تلاش کر کے مستحق مخلوق خدا کو خدمت و ریاست حیات مہیا کرتی تھی۔ اس خدمت خلق کی بنا پر وہ بنی نوع انسان کے دلوں پر حکومت کرتی تھی۔ وہ تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے ان کے تیار کیے ہوئے پیشوا سے انسانیت اور ان کا خوف و دہشت کا نظام دم توڑتا اور ختم ہوتا گیا۔ جب وہ ملت دنیا بھر میں ایک معاشی معاشرتی قاتل نظام، جابر، غاصب، بے رحم، ظالم اور بے لگام سرمایہ داری کی سرپرستی کرنے لگی۔ عیسائیت کے مذہبی پیشوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت اور عیسائی نہیں رہے، وہ صرف اپنے نظریاتی خلیفتی نوآبادیاتی دنیا کا شکار ہو رہے ہیں۔

۹۔ علامہ قبلہ رحمت اللہ علیہ نے دیکھا کہ جمہوریت کے مغربی سیاستدانوں، حکمرانوں نے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نظام حکومت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت پر مسلط کر کے مرد و زن کو جنسی آزادی دے دی۔ فحاشی، بے حیائی، عریانی، بدکاری، زنا کاری کا نظام قائم کر دیا ہے۔ دین برحق علیہ السلام کے شرم و حیا، چادر و چار دیواری، ازدواجی زندگی کے نظام حیات کو ختم کر دیا ہے۔ ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی، میاں بیوی کے آسمانی رشتوں کے تقدس کو جنسی بے راہ روی کی نذر میں جھونک دیا ہے۔ جنس سے زن پرستی، زر پرستی، نفس و نفسی، خود غرضی و عیش و عشرت کا کلچر پھیلتا گیا۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی جنسی آزادی کی یہ آگ دن بدن بڑھتی گئی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین کی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسے!

پیغمبران کی الہامی، روحانی، آفاقی تعلیمی نصاب کو ایک قلیل سا جنس پرست، مادہ پرست، اقتدار پرست حکمران ٹولہ سینسر بن کر چمٹ گیا۔ جس نے بنی نوع انسان کو حیوان ناطق بنا کر رکھ دیا۔ جمہوریت کے سیاستدانوں، آمروں، بادشاہیت کے حکومتی ٹولہ نے دنیا بھر کے ممالک پر قبضہ کر کے دین ابراہیم علیہ السلام اور اہل کتاب پیغمبران کے ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب اور اس کی تہذیب کی حدود و قیود توڑنے کا عمل جاری کر دیا۔ بنی نوع انسان کو مادہ پرستی کی حسین و جمیل تتلی کو پکڑنے میں مصروف کر دیا ہے۔ انہوں نے جمہوریت کی شکل میں نفس پرستی، مادہ پرستی، لوٹ کھسوٹ، حقوق شکنی، حق تلفی، معاشی، معاشرتی قتال کا گھناؤنا کھیل جاری کر رکھا ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کی آفاقیت پر مشتمل الہامی تعلیمات، اس کی تعلیم و تربیت سے تیار ہونے والے نظام حیات کو ختم کر کے جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی تعیش کی زندگی، ذاتی خوش حالی کے نظام، مخلوق خدا کے حقوق غصب کرنے کے تعلیمی نصاب کی طبقاتی تعلیم و تربیت میں گم کر دیا۔ ذاتی خوشحالیوں اور جنس پرستوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ نے اس دائرہ کو پھیلایا اور انسانیت کو خود ساختہ مادی خوش حالی کے نظریات میں مقید کر دیا۔ افراد کو طبقات، قومیتوں اور ملکوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے آفاقی نظریات یعنی ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا تصور اور بنی نوع انسان کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے اور خدمت خلق کے نظریات کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حیات کو اسمبلیوں کے پیغمبران کے باغی اور سرکش سیاسی ٹولہ کے حوالے کر دیا ہے۔

۱۰۔ جمہوریت کا نظام حکومت چلانے والا وائٹ ہاؤسز کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی استحصالی حکومتی طبقہ اس ابلیسی نظام حکومت کی اجارہ داری قائم کرنے، عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی حقوق غصب کرنے کے نظام اور سسٹم پر کنٹرول کرنے کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کے سیاسی ابلیسی حکومتی ٹولہ نے اپنے اپنے ممالک پر مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کے ذریعے اپنی گرفت مضبوط کر رکھی ہے۔ اسی طرح دنیا کے ممالک پر جمہوریت کے حکومتی ٹولہ نے ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے بنی نوع انسان کو ملکوں کے پنجروں میں مقید کر رکھا ہے۔ ابلیسی حکومتی ایجنٹوں نے بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق غصب اور استحصالی نظام حیات مسلط کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ حکمران طبقہ جان بوجھ کر ایسے جنگی حالات اور ایسے ناگزیر واقعات، انسانی قتال جیسا عمل عوام کو سمجھانے کے لیے پیدا کرتے رہتے ہیں تاکہ عوام الجھے رہیں اور ان کی عیش و عشرت کی زندگی، ان کے استحصالی جرائم، اقتدار اور حاکمیت محفوظ رہے۔ دنیا کے تمام ممالک کے حکمرانوں کا ایک ہی دستور ہے۔ جس کے ذریعے وہ عوام الناس کو محکوم، غلام اور بدترین قیدی بناتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام ایسا اور مسلمان ہے

۱۔ دنیا بھر کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے خوراک، لباس اور بنیادی ضروریات زندگی کی تمام فیکٹریوں، کارخانوں، ملوں اور تجارتی اداروں کے لیے ہر قسم کا سامان مہیا کرتے، جانوروں کے لیے ہر قسم کی خوراک تیار کرتے ہیں۔

۲۔ دنیا کی صرف مزدور محنت کش، متوسط جماعت کش فروٹ میں ہر قسم کی قیمتیں، فیکٹریاں، کارخانے، دکانیں، ہیوپارس، فی سے فی پیداوار مرتکبین سے میں مصروف کار ہیں جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ عرصہ دراز سے بادشاہوں، فرنی جمہوریت کے تمام ہیوفوں، تمام حکومتوں کے سرکاری محکموں اور ان کے ملکی و سرکاری ملازمین اور مسلح افواج کے نظام کے شاہی محلات یا انتہائی عالیشان محلوں تک کے لیے جو سب محل تیار کرتے چلے آرہے ہیں۔

۳۔ ملکوں کی تمام پیداوار محنت کشوں کی تمام تیار شدہ مصنوعات، ساحل، بندرگاہ، ملکوں، ملکوں اور ملک کے تمام شعبوں پر کام کی جارہی قوم ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کی عیسائی اور مسلمان کے حکام، نظام، قیدی، دشمنات میں ہر ممکن ورشہ رہا رکھا ہے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام حکمران ایک ہی جمہوریت، آمریت کے تحت ہی نظام حکومت کے مالک ہیں فرعون، نمرود، فرعون انسان سے بنیادی حقوق سلب کیے جارہے ہیں۔ اہل کتاب پیغمبروں کی متوں کو رہا کیے جارہے ہیں۔ خیر کی متوں کو قتل و غارت میں مقید رکھا ہے۔ معزز اور ذلیل و خوار کا لباس پہنایا ہے

۴۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اہل کتاب پیغمبروں کی مہم اور تمام عالم کی عملی زندگی میں دین پر قیام علیہ السلام سے امامت دین فرماتے ہوئے دیکھی۔ ہندوستان میں تمام ہندو مکر یوں کے خلاف آزادی کی جنگ لڑی تھی۔ انہوں نے ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک پاکستان کو مسلمانوں کے لیے حاصل کرنا ضروری سمجھا۔ تاکہ مسلمان اس ملک میں بسنے والے ہر نبی علیہ السلام کے تمام اہل کتاب پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی کتاب قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، نظام حیات، نظام حیات کی روشنی میں مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کریں۔ تمام قوم عالم اور بنی نوع انسان کے سامنے ایک مثالی ریاست کی عملی مثال پیش کرنے والا اسلامی، روحانی اور حسین فضیلتوں میں اترنے والا پیغمبر خدا کا کردار ادا کرتا ہوا تمام کے مخلوق خدا کو پیش کریں۔ خلعت انسانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اہل کتاب پیغمبروں کے سامنے کی متوں کا نصب بن سکے۔ اس کے لیے انھوں نے قائد اعظم کا بطور رہنما انتخاب کیا۔ علامہ محمد اقبال نے اپنے خطبہ الٰہ آباد کے ذریعے قائد اعظم کو یہ فریضہ پیش کیا اور قائد اعظم نے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی رہنمائی کے لیے قبول کیا۔

بابا جی عنایت اللہ

ن کو یہ عظیم منصب سنبھالنے کی درخواست کی۔ جس پر وہ رضامند ہوئے۔ انھوں نے مسلمانوں کی ترجمانی کے لیے ایک الگ جماعت مسلم لیگ کی تشکیل دی۔ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لے آیا۔ ہندوؤں اور ان کے رہنماؤں نے ان کی سخت مخالفت کی۔ ایک طویل عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ قائد اعظم نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک کی ترجمانی کا حق بڑے احسن طریقے سے ادا کیا۔ ٹھوس دلائل پیش کیے۔ انگریز اور ہندو رہنما دو قومی نظریات کی بنا پر پاکستان کو مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک تسلیم کرنے کے لیے مجبور ہوئے۔ پاکستان دنیا کے نقشہ پر ایک نظریاتی ریاست کی شکل میں نمودار ہوا۔ پاکستان پائندہ باد۔ اس کے بعد پاکستان پر جو بھی وقت آئے ہیں!

۱۵۔ ۱۹۴۸ء میں قائد اعظم اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ ان سے قبل مادر ملت محمد قاسم بھی وفات پا چکے تھے۔ مسلمان اپنے اہل بصیرت اور عقل بینت کے بڑے رہنماؤں سے محروم ہوئی۔ وہ عظیم رہنما جو قیام پاکستان بھی دے گئے وہ اس محفل بھی تڑپا گئے۔ ان کے بعد ملک انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی خاندان اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے نظام عدلیہ کے ہاتھوں یرغمال بن گیا۔ جو انگریز کے عطا کردہ نائب و مصاحب نظام عدلیہ کے طبقہ کے سفاک درندے تھے۔ ان کا سرکاری فریضہ تھا کہ یہ وہ انگریز کے تخلیقی نظام حکومت کے خلاف بات کرنے والوں کو ختم کر دیتے۔ ناپسندیدہ شخص کو انگریز کا باغی اور دہشت گرد بنا کر پیش مقدمات میں قتل کروا دیتے۔ نظام عدلیہ کے ذریعے قانونی شکنجوں میں جکڑتے۔ عدلیہ کے ذریعے ان کو جیلوں میں ڈالتے یا پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیتے۔ ملت کے وہی غدار جو انگریز کا یہ جابرانہ نظام اور سسٹم چلاتے اور اس کے مفتوحہ ملک کے عوام کو محکوم بنانے اور مقید رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتے۔ جن کو انگریز خوش ہو کر اس کے عوض تحفتاً جاگیریں، تمغہ جات، وظیفے اور مراعات یافتہ شاہی سکولوں کالجوں یا فوج میں اعلیٰ عہدوں پر شاہی تنخواہیں، شاہی رہائشیں اور سب شاہی سرکاری سہولتیں سے نوازتے رہتے۔

۱۶۔ انگریز رخصت ہوا۔ اس کے بعد اس کے نظام حکومت کے سفاک کارندے اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، قائم شدہ نظام عدلیہ کے ذریعے، اس کا مغربی جمہوریت کا تخلیقی نظام حکومت، اس کے طبقاتی تعلیمی ادارے، اس کا طبقاتی تعلیمی نصاب، اس کا بابو ذہن و شعور، فوج و عدلیہ، جرنیل و بیوروکریٹ میں آقا و غلام کا تعلق برقرار رکھنے والا غاصب معاشی اور معاشرتی نظام اور سسٹم اسی طرح مسلط رہا۔ صرف اس حد تک انگریز رخصت ہوا کہ مغربی جمہوریت کا جو نمائندہ تخلیقی نظام حکومت اور سرکاری مشینری کی طرح مسلط رہی۔

بابا جی عنایت اللہ

عورتوں کی زبان کھینچنے اور بے گناہ انسانوں کا قتل روا رکھنے کے لیے اس حکمران ٹولہ اور درباری مراعات یافتہ شاہی طبقے کے ملٹری جرنیلوں نے انگریز کی جگہ ملک کے جرم چند فوجی نمائندوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ فوجی نمائندوں، سیاستدانوں کے ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقے کے درندوں نے مل کر ملک پر معاشی اور معاشرتی جبر و ظلم، ہر قسم کا معاشی، معاشرتی قتل کا عمل اور رسول مدنی ﷺ کے نظام حیات سے انحراف کا طریقہ کار اور عوام پر یہ ذمہ تاحد تک مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستان کا تمام نظام موسسہ ملک و ملت پر پہلے سے زیادہ تاحد تک مخصوص طریقہ کار اور طرز سے جاری چلا آ رہا ہے کہ انگریز کو بھول چکے ہیں۔

۱۷۔ انگریز نے آزادی دینے والے بانیوں وجیوں والے بانی تحریک پاکستان اور مسلمانوں کا نشانہ بنایا۔ اس فوجی نمائندہ اور اس کے سیاسی مجرم حکمرانوں نے قائم رکھی۔ وہ کم و بیش چار ہزار معصوم بے گناہ اہل مسجد امام بابا کے مدرسہ حفصہ کے طلبہ اور طالبات کا فون تک پہنچنے، رینجر، فوج پاکستان سے قتل ہوتے رہے جو ۱۹۴۷ء کے آئین اور اسلام کے خلاف بات کرتے تھے۔ انہوں نے ۵۱ فیصد حقوق عوام کے نام پر حکومتی و ملکی ہی مشاورت کو ایم پی اے ایم این اے سینیٹر وزیر و مشیر وزیر اعلیٰ گورنر وزیر اعظم صدر پاکستان کے حکومتی عہدے بانٹنے کا قانون پاس کیا۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مخصوص مشاورت کو حکومت کا حصہ بنایا۔ اس کے تمام شاہی خرچات عوام کو برداشت کرنے کا پابند بنایا۔ جو پہلے ہی غربت، تنگدستی و بیروزگاری سے تنگ آ کر خودکشیاں خودسوزیاں کرنے پر مجبور تھے۔ ملک مغربی جمہوریت کا مجرم مدعو بن گیا۔

۱۸۔ اس کے علاوہ فوجی نمائندہ اور اس کے مغربی جمہوریت کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے دین محمدی ﷺ کے خلاف فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری اور ملک کو ہمہ وقت ریڈ انٹ ایریا میں بدل دیا۔ مساج سنٹروں کے کلچر کو ملک میں فروغ دیا۔ اس کے بعد پاکستان کے عدالت ورثائی عدالتوں کے عوام نے اس مخلوط نظام حکومت اور مسجد حفصہ کے طلبہ کے قتل کے خلاف تحریک نفاذ شریعت ۱۹۹۳ء کے آئین کے مطابق امام بابا کے غائبانہ خاطر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حکمرانوں نے ان کو بھی طالبان رجعت پسند دہشت گرد کہہ کر ان کا بھی قتل عام جاری رکھا۔ ہزاروں معصوم عورتوں اور بے گناہ بچے بچیوں کا قتل جاری ہوا۔ تیس دن کے قریب وہاں کے لوگ اپنی جان بچانے کے لیے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس وقت کا ریٹائرڈ فوجی نمائندہ اور موجودہ پارلیمنٹ ورکنگ ریلیشن کے بنیاد پر حکومت کے مجرم حکومتی وزیر کو جاتا ہے۔ جنہوں نے تحریک بیعت نبی امت پر چھوا۔ بنگلہ بنی موش شمش حیات وممات میں ترتیب رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی پاکستان کی طرح سیاستدانوں اور مراعات یافتہ طبقے کے جرموں کے ان سے جا چکے ہیں۔ ان کو بھی پتہ چل چکا ہے کہ ملک کے سو روز ان، مزدور، محنت کش، پیشہ ور کاروبار عوام ان کے ان میں ان کے بیٹ میں ان کے ذریعہ ان کا نچلے درجہ کا شعور سٹاف، ان کے تحصیل نظام حکومت سے ستر فیصد ان اور نکیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند پیشہ ور تک آ چکے ہیں۔ وہ ان کو اور جمہوریت کے جرمانہ تحصیلی نظام حکومت کو مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ سیاستدان ملک کو خانہ جنگی میں دھکیل رہے ہیں۔

۱۹۔ سو روز عوام میں حلقوں کے روزمرہ کے حکومتی شاہی خرچات اور ان جرموں کے خزانہ دینے کے تمام تحصیلی جرمانہ تیز کر کو جان چکے ہیں۔ پولیس، رینجرز، اور فوج پاکستان کی سپاہی صاحب شعور ہو چکی ہے۔ وہ جی ہاں ریڈیٹ اور نظریہ ضرورت کے تیزی خونخوار معاشی اور معاشرتی رشتوں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں مریکن مسلط شدہ افغانستان کی جنگ سے کون واقف نہیں۔ نامعلوم پاکستانی جرم عصر ان حقائق کو چھپانے کے لیے وی اور تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے جتنا جھوٹ بولیں گے۔ سب کی سب ان کا فوجی تربیم چھپا ہوا ہیں فوج عوام کے خلاف متحد ہے عوام اور ملک کی تباہی ہے فوج پھنس چکی ہے اور اپنے عوام کا قتل کر رہی ہے مریکن ہیلی کاپٹر اور یہ جنگی جہاز وں سے پاکستان کے معصوم بچے، بوڑھے، بچیوں اور مستورات کا قتل کیے جا رہے ہیں۔ ہم تمام مظلوم اور تقاعد کے حامل ہمارے حلقوں کا وطیرہ بن چکا ہے۔

۲۰۔ پیپلز پارٹی کے غریب عوام بھی یہ بات سمجھ چکے ہیں۔ تمام جرم فوج اور سیاسی حلقوں نے ان کے لیڈران کا قتل کیا ہے۔ اب یہ جماعت بھی دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح بد ترین رجعت پسند ہو گئی ہے۔ ریڈیٹ اور نظریہ ضرورت کے جرموں کے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے پڑھے لکھے سیاسی رہنما عدلیہ کے خلاف یک مزید پیش ہونے کی بجائے فوجی ہاں وطنی سرکاری خزانہ میں جمع کروا دیں اور تحصیلی نظام حکومت کو ختم کر دیں۔ بچ جائیں گے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق عام فہم طریقہ پر فوراً نفاذ العمل کر دیں۔ جمہوریت سے جان چھڑا لیں۔ ملک میں ہی نہیں پوری کائنات میں امن قائم ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ہے کہ عوام جمہوریت کی پڑھی لکھی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو دین محمدی ﷺ کے غلاف میں رکاوٹ اور تمام عالم کے جرم سمجھتے ہیں۔ اس تحصیلی ٹولہ کا بچنا اب مشکل ہو گیا ہے۔

یا اللہ ان کو راہ ہدایت عطا فرما اور ملک و ملت کو خانہ جنگی سے بچا۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

۱۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ہندو مسلم فسادات کے ہندوؤں نے سیاسی ناکامی کی آگ بجھانے کے لیے مسلمان عورتوں، نوجوانوں، بوڑھوں، بچوں اور مستورات کا قتل عام شروع کر دیا۔ پانچ چھ لاکھ مرد و زن معصوم بچے بچیاں، مستورات کا قتل ہوا۔ مسلمانوں نے اپنے کمیت، منقول، غیر منقول، مال مویشی، باغات، جائیدادیں، گھر بار کے بجائے بہترین گھر اور خوبصورت نظام حیات کو دین اسلام کے نام پر قربان کیا۔ دوران ہجرت ہندوؤں، سکھوں نے مسلمان قافلوں پر حملے جاری رکھے۔ قتل و غارت کی انتہا کر دی۔ مسلمانوں کی پانچ چھ لاکھ بیٹیاں، بہنیں، مائیں ہندوؤں، سکھوں نے یرغمال بنائیں۔ ان کی عصمتوں کے لٹنے کے زخموں کی ٹیسیں پاکستان کی فضاؤں میں آج بھی ہجرت کے دوران پیدل چلنے کی تکان، غذا کی طوالت کی دہشت، بھوک کی شدت، پیاس کی شدت، مختلف بیماریوں کی نقاہت، راستے میں چھوٹے بڑوں کی موت کے اندوہناک واقعات، ان کے گرد و نواح کی مشکلات، پاکستان کی حدود میں داخل ہونے کا ماحول۔ یہ ہولناک منظر آج بھی دلوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ ان کی تاثیریں کون ختم کر سکتا ہے۔ یہ تمام جانثار پاکستان کی شمع روشن کیے ہوئے سیاسی، فوجی، مجرم حکومتی نااہل، آزاد عدلیہ اور صحافی روز عوام کے سامنے سرپاسوں بنے بیٹھے ہیں۔

۲۔ پاکستان کے برسر اقتدار سیاسی رہنما نمبر ۱۔ مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف۔ نمبر ۲۔ مسلم لیگ (ق) کے چوہدری شجاعت حسین۔ نمبر ۳۔ مسلم لیگ فنکشنل کے پیر پگارا۔ نمبر ۴۔ عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید۔ نمبر ۵۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ کے آفتاب شیر پاؤ۔ نمبر ۶۔ پیپلز پارٹی کے آصف علی زرداری۔ نمبر ۷۔ متحدہ قومی موومنٹ پارٹی کے صفدر خان۔ نمبر ۸۔ تحریک انصاف کے عمران خان۔ نمبر ۹۔ نیشنل عوامی پارٹی کے اسفندیار ولی۔ نمبر ۱۰۔ جمعیت علمائے اسلام کے فضل الرحمان۔ نمبر ۱۱۔ جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن۔ نمبر ۱۲۔ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان۔ نمبر ۱۳۔ اہل سنت جماعت کے مولانا سمیع الحق نمبر ۱۴۔ اہل تشیع جماعت کے علامہ ساجد نقوی۔ یہ سب اس وقت ملک کے چوٹی کے سیاسی رہنما ہیں۔ ان کے ساتھ چند غیر جمہوریت پسند ڈکٹیٹر شامل حال ہوتے رہے جو ملک کے ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۳ء کے تین ادوار میں سرکاری باگ ڈور سنبھالتے رہے اور مغربی جمہوریت کے گمراہ کن نظام حکومت کو نافذ العمل کرنے کے مجرم ہیں۔

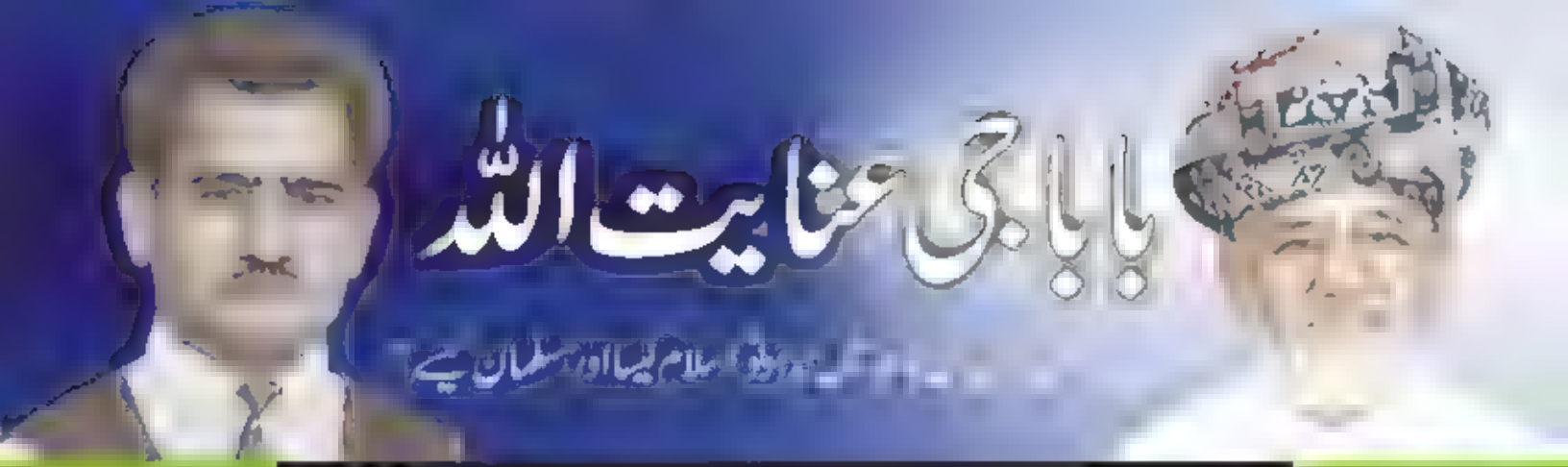

۳۔ ان سیاسی رہنماؤں نے جمہوریت کے انتخابی طریقہ کار کو اپنا پیشہ بنا لیا۔ اس کے لئے مختلف طریقہ کار کس طرح ترتیب دیا کہ اس قلیل سے جماعت رہنما پیدا کرنے کے علاوہ عوام کو معاشی، معاشرتی طور پر پانچ سال کیا جو یا شعوں میں ان کے خلاف حصے ہی نہیں سکتے۔ عوام کو ان سے جمہوریت کے نظام حکومت کا مقصد عوام کی خدمت سے محروم رکھا ہے

۴۔ جمہوریت کے پیشوں میں ان کی نمائندگی کے مطابق آج تک نہیں، جہاں بیشتر عوام کو ووٹ کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ان کے نمائندے عوام میں دخل نظام سے نفرت کرتے ہیں لیکن ان پڑھ سیاسی رہنماؤں نے پاکستان کو اپنی ملکیت سمجھ لیا ہے۔ ان کا معاشی و معاشرتی غاصبانہ تحفظ نظام حکومت قرآن حکیم اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے جو معاشی اور ان کے تعلیمی نصاب کے خلاف بھی ہے۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے پیشوں میں صرف پڑھے لکھے جماعتوں کے معاشی، جاگیردار کے نمائندے پیشوں میں بڑے ہوتے ہیں۔ عوام کو ایک حلقہ انتخاب کے کل ووٹوں کی تعداد کا کہتے ہیں۔ اس میں بیشتر جماعت کا نمائندہ جیسے ووٹ لے کر کامیاب ہو کر ممبر اسمبلی بن جاتا ہے۔ جبکہ ۸۰ فیصد ووٹ مختلف نظریات و مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کے پاس ہوتے ہیں۔ اس طرح جمہوریت کے پیشوں میں پورے حلقہ انتخاب کا کیسے نمائندہ، عام طور جمہوریت کے مجرمانہ حقوق نظام کا مجرم ممبر بن جاتا ہے۔

۶۔ جمہوریت کے ذریعے ملک کے تمام حلقہ انتخاب کے حلقوں سے عام وقت تیار ہو کر کابینہ میں شامل ہوتے ہیں۔ مشرقی مغربی پاکستان سے یکساں ہی تعداد ۸۰ سے بڑھ کر جب چاروں صوبوں کے ایم پی اے اور نیشنل اسمبلی کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہو چکی ہے۔ اس طرح چار مشیروں اور پندرہ وزیروں کی بجائے چار وزراء اعلیٰ، چار گورنر، چار چیف منسٹر، چار ڈپٹی سپیکر، چار ڈپٹی منسٹر، چار چیف سیکرٹری، بے شمار انتظامیہ اعلیٰ سے شاہی مراعات یافتہ طبقہ انتخابی شاہی فوج ملکی وسائل، مال، دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ کو ایک بیدردی طرح چوس گئی۔ پاکستان آدھا ملک رہ گیا ہے لیکن حکمران طبقہ مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ پھیل چکا ہے۔ جو ملک کا سیاہ و سفید کا مالک بن چکا ہے۔ ووٹ کے انتخاب کے بعد عوام بے بس بے وقوف کے ذریعے ہر پانچ سال بعد ان کی خدمت کا ڈھونگ رچا کر قوم کی معافیاں، ان کے خلاف تمام بے گناہ انسانوں کے قتل کی معافیاں اور ان مجرموں کو بار بار الیکشن کے ذریعہ عدالت سے قوانین کی روشنی میں جمہوریت کے ذریعہ کی گئی تمام معافیاں۔ ایسے مجرموں کو بار بار حکومتیں پیش کرنے کا عمل جاری ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

ملک میں اہل وطن جو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے غلامی بات رہتے ہیں۔ ان کو حاجیان اور دہشت گردوں کا نام دے کر مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی روشنی میں قتل کرنے کا حق میسر ہے انھوں نے سولہ کروڑ اہل وطن کو یہ تمام سہولتیں سننے کا پابند بنا دیا ہے اہل وطن کا حکومتی کاروبار میں مداخلت و عمل دخل ختم کر دیا ہے ان کے خلاف فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، مساج سنٹروں، گیسٹ ہاؤسوں اور ان کی ووٹ بار کے خلاف آواز اٹھانے، نظام کے غلامی بات کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر ان کا بلا تفریق قتل جاری رکھا جاتا ہے ملک کی معیشت اور قومی خزانہ کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ انہوں نے ملک کو جرائم مدد میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ جس کا تدارک سول سوسائٹی اور عوام کی مجبوری اور وقت کی ضرورت ہے۔

۷۔ پچاسوں کے بعد جمہوریت کی حکومت سازی میں بارس ٹریڈنگ کی کرپشن، رشوت، سٹہ بازی کا بدترین روپ متعارف ہوا جس نے جرائم پیشہ نظام حکومت کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ ملک پر کرپشن رشوت، ہر قسم کے جرائم کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ معاشرے کی تشکیل کی بنیاد جمہوریت کے رشوت، غارت اور کرپشن کے جرائم پیشہ نظام حکومت کے ستونوں پر کھڑی کی جاتی ہے۔

۸۔ جمہوریت کے جن امیدواروں کو علاقے کے عوام ان کی بدعملی کی وجہ سے مسترد کر دیتے ہیں۔ ان کی پارٹیاں ان کو سینٹ کا ممبر، فیڈریشن کے علاوہ سرکاری اعلیٰ عہدے مہیا کر دیتی ہیں۔ جمہوریت جرم سیاسی فوقیت پر مشتمل جاگیرداری کی مجرمانہ گھناؤنی داستان ہے۔

۹۔ جمہوریت کے ممبران جو صوبائی اسمبلی، وفاقی اسمبلی، سینٹ کے ممبروں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے بعد وزراتوں، مشاورتوں، گورنروں، وزیر اعلیٰ، وزیر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدوں کی باریاں لگنی شروع ہو جاتی ہیں۔ نتیجے میں ملک کے وسائل اور خزانہ کی تقسیم ان مجرموں میں جاری ہو جاتی ہے۔ ملک کی معیشت۔ تنظیم، صنعت، زراعت، تجارت، کاری، ملازمین کے فوری، مالی، فارغ آمدن، مال و دولت، قومی خزانہ کی وراثت بن جاتا ہے۔ سول سوسائٹی عوام کے محکوم اور جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور سرکاری سسٹم کے قیدی بنا دیے جاتے ہیں جس کے بعد ملک جرائم کدہ بن جاتا ہے

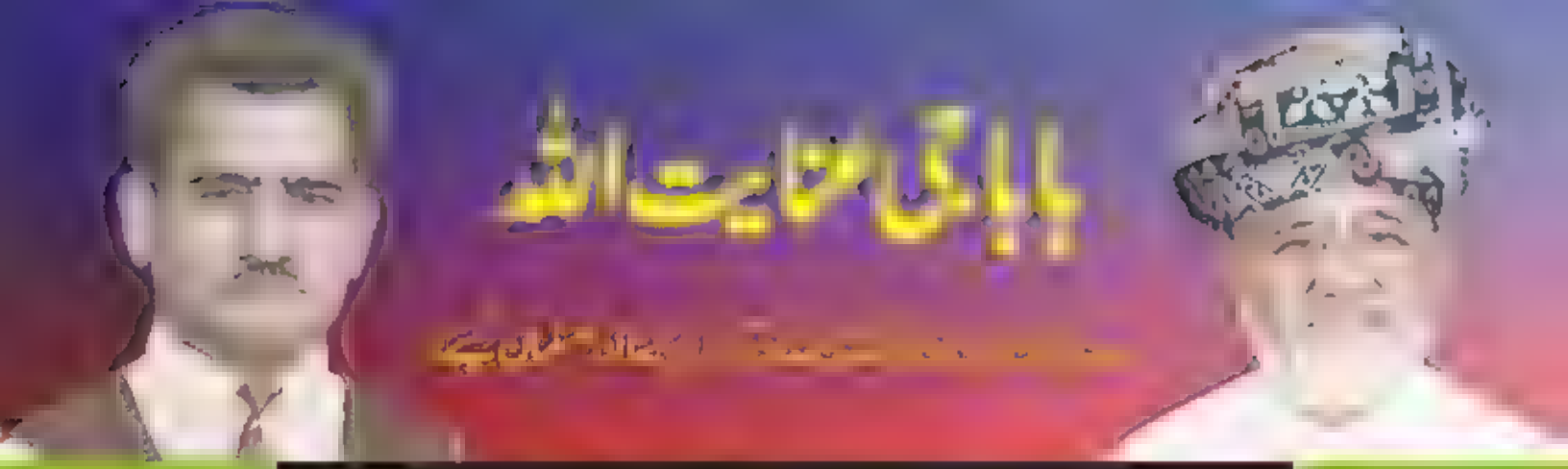

۱۰۔ شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری ہوٹلیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی سرکاری یونٹیں، قیمتی ترین گاڑیاں، ہوائی جہاز، کلب، ملک میں پھیلے ہوئے ہوائی اڈے، گیسٹ ہاؤسز، ریسٹ ہاؤسز، ٹریولنگ الاؤنس، پٹرول سمیت، ملکی، بیرونی، بے شمار سرکاری مراعات ختم ہو جائیں تو ملک کو ہونے والے اربوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ملکی خزانہ تقریباً جو کہ قومی امانت کے پاس ملک کی رکھوالی کے لئے پیسے نہیں ہوتے اور قرض لے کر اپنے شاہی سرکاری شرارتیں جاری رکھتے ہیں جس میں بغیر قرض جاری رہنا ناممکن ہے۔ ہر سال اربوں روپے پر سود ادا کرنے کے بعد بھی اصل رقم جوں کی توں رہتی ہے۔ ان قرضوں میں سے اکثر حصہ بیرونی ممالک کے ملوکی خاندانوں کے اربوں ڈالر ہوتا ہے جو ان کی ملکیتی بینکوں کے پاس محفوظ ہوتی ہیں۔

۱۱۔ جبھی جس ہی میں ان حکمرانوں کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لئے پاکستان سے حکمرانوں نے اربوں ڈالر مزید قرض کی مد میں حاصل کئے ہیں۔ صدر مملکت بیچارے شکول ہاتھ میں لئے ملک، ملک، شاہی ملاقاتیوں کے مظلوم بنے ہیں۔ ان کا پاکستانی فوج، ایئر فورس نے پاکستان کے اندر کئی سالوں سے جدید طریقے سے نسل کشی جاری رکھی ہے۔ لاکھوں افغانیوں کی مرہم پٹی، ملک میں چالیس لاکھ افغانوں کی خدمت کے اخراجات، ان کی رہائش کے انتظامات، ان کی روزمرہ کی ضروریات، ان کی تنخواہوں کی قیمت سے اخراجات، ان کی روزمرہ ضروریات مہیا کرنے کے اخراجات کے پیسے خیرات مانگنے میں صرف ہو رہے ہیں۔ اس مریضانہ حالت میں ان کے ذاتی اخراجات کے حصوں کے پیسے خوں نے پاکستان کو دیوالیہ بنا رکھا ہے۔

۱۲۔ مریضانہ ترقی یافتہ ترقی پذیر ممالک کے تجاویز نے مل کر افغانستان کے غیر ترقی یافتہ ملک کے لاکھوں بے گناہ انسانوں کو لقمہ اجل کے برابر کر دیا ہے۔ ان جیسے خوفناک دہشت گردی کے خاتمے کی خاطر ملک جاری ہے۔ ماں کے پانچ چھ معصوم، بے گناہ، مزدور، بچے بچیوں، مجبور و بے بس مستورات کو ہوائی جہازوں سے بلندی سے گرائے جانے والے بارود کی بموں سے جدید طریقے سے ان کی ذاتی عوام کا قتل جاری رہا ہے۔ ان کے حصے فضائیں جیسے ان کو محفوظ بنا دیا۔ ماں کے بے گناہ معصوم بچوں میں بندر کے انسانیت سوز مظالم سے گزر رہا ہے۔ ان کی عوام کا قتل عام بنایا جا رہا ہے۔ ماں کے نوجوان جوان کے اس ظلم کے خلاف کھڑے ہونے والے ان کو جان کا نذرانہ دے کر ان کی عوام کا قتل عام جاری رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

بندوق تان کی ر... میل کی مدد... مریکی کی آمد سے ... اتحادی ممالک کی جمہوریت یافتہ چار... افغانستان کی سرزمین پر تار دیا۔ افغانستان کو اتحادی ممالک کی ایک متفقہ فوجی چھاؤنی بنا دیا گیا۔ افغانستان کی عوام کا قتل عام اقوام متحدہ کے جاری کردہ ... جو بھی تک جاری ہے۔ ان کا ہر قسم کا جرم اور انسانی قتال ان آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کے کھاتے ڈالا جاتا رہا۔ اب یہی عمل ... کرزئی کی جگہ ہمارے سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکمران ادا کر رہے ہیں

ف۔ حقائق کو چھپانے کے لیے بین الاقوامی میڈیا پر قبضہ کا مقصد اتحادی کے تمام ... ہے۔ یہ قبضہ کی نشوونما ... پر قائم ... سے لیکر عوام الناس تک، ایک ملک سے لے کر دنیا کے تمام ممالک تک کو حقائق سے بے خبر رکھنے کے تمام ذرائع ... ممالک پر قائم ... کا یقین یہ تمام جو ظلم افغانستان کے عوام کے ... ہے ... ظریات کو ان کے ذہنوں میں ... جگہ بھی کم نہیں ... سکے۔ ... اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ تندہی سے ... رہے ہیں۔ ... یاں بے باکی سے ... ہیں۔ ... اتحادی ... سے ... ہیں۔ ... ت کا بدی جام ... پیتے ہیں ... ل عمل سے ... کھا کے ہیں۔ افغانستان، اتحادی ممالک کا قبضہ ... ان کے ممالک ... مدد ... جا رہے ہیں۔

ب۔ معاشی طور پر ... ہے ... ہیں۔ یہ ظریاتی جنگ ہے۔ مغربی جمہوریت کے ... ں کی حفاظت نہیں ... پیغمبر خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی حمایت و قیام ... ہے۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں کیونکہ اس سے قبل مغرب میں پاپائی مذہبی پیشوا دینی کتابوں اور ... ی پیشواؤں کو ... کرنے کی بجائے ... جاہلیت کی تعلیم و تربیت اور پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ ... کی عظمت، ان کی تہذیب و روند چکے ہیں۔ ... ن نمرود و فرعون سے پیدا کار حکمران نے جمہوریت کے روپ میں ... کے دینی ظریات اور تمام پیغمبران کی امتوں کی تعلیمات کے خلاف ایک کھلی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ مغرب میں دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے تمام صاحب کتاب پیغمبران کی امتوں، ان کے صاحب بصیرت افراد، مذہبی پیشواؤں، دینی ... ں کو اس ... پر غور و فکر ... کی دعوت دینا ... تمام پیغمبران کی ... کو ... ہے۔ یہ جنگ حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے دین اور ان کے تمام اہل کتاب پیغمبران اور ان کی امتوں کی جنگ ہے۔ ... افغانی، عراقی، ایرانی، فلسطینی، پاکستانی قوم ... لڑ رہے ہیں۔ عیسائیت اور یہودیت کی ملتوں کو تو ... مغربی جمہوریت کے ... پیغمبران نے ظریات، صابۂ حیات میں تبدیل کر چکے ہیں۔ ... ن وہ قومیں ان کے ظریات اور نظام حیات سے بیزار ہو چکی ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

۱۳۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیر اعظم شوکت عزیز اور اس کے جرم میں تقی سیاسی حکمرانوں نے اپنا اقتدار بچانے کے لیے امریکہ اور اس کے نیٹو افواج دہشت گردی کی مملکت کا ساتھ دیا۔ افغانستان کے خلاف اپنی سرزمین مہیا کی۔ تمام جنگی اور ضروری سہولتیں مہیا کیں اس کے علاوہ فوجی ڈکٹیٹر کے غاصب جرم سلوتی وزیر نے اقتدار میں آنے پر پاکستان کو از خود ہی افغانستان کے دہشت گردوں کا ہیڈ کوارٹر ثابت کرنے کے لیے ملک دشمنی کا ثبوت دیا۔ یہ بھی وجوہات کی بنا پر اہل مسجد اور اس سے ملحقہ حصہ دینی مدرسے کا محاصرہ کیا۔ اس فوجی ڈکٹیٹر، اس کے سیاسی جرم سلوتی وزیر کے علم و جہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی اور آئین کے مطابق اسلام کے عائلی بات کی اسلام کے عصمت و عفت، شرم و حیا، پاکدامنی اور پاکبازی کے تحفظ کی بات کی۔ مخلوط معاشرے سے پیدا ہونے والی فحاشی، بے حیائی، عریانی، بدکاری، زنا کاری کے تدارک کے لیے آواز اٹھائی۔ طبقاتی و نسلی کے خاتمہ پر امن و شورے کی بات کی۔ حاکم و محکوم، قانون ساز کے انتظامی نظام حکومت کی بات کی۔ صدر مملکت اور سول سروس عوام یعنی فوجی ڈکٹیٹر و ریٹائرڈ مین کے معاشی و معاشرتی طبقاتی زندگی کے استحصالی نظام حیات کی بات کی۔ طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی چھوٹی سیاسی و فوجی قیادت سے حکومتی جرم کے علم و جہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ بار بار یہ بنیادی ضرورت کے جرموں کی بات کی۔ ملکی وسائل و ورثہ سے عوام الناس کو محروم کرنے کی بات کی۔

۱۴۔ جمہوریت کے طرز حکومت کے مطابق ۵۱ فیصد مستورات و حقوق نسواں کے نام پر طبقاتی حکومتی وزیر مستورات و صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی، سینٹ کے ممبران کے عہدے وقف کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ پہلے ۹۴ فیصد جاگیردار، سرمایہ دار شاہی طبقاتی ٹولے کے فوجی ملک پر حکومت کرتے تھے۔ اب ان کے ساتھ ان کی ۵۱ فیصد مستورات بھی مخلوط حکومتی وزیر میں بطور ممبر پارلیمنٹ کے، سینیٹ، مشیر، وزیر، پارلیمنٹیرین، وفاقی وزیر، صوبائی وزیر کے اعلیٰ و گورنروں کے سرکاری عہدوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ۵۱ فیصد مستورات کے لیے، اسمبلی ممبران کے صوبائی، قومی و سینٹ کے پوزیشن کی نشستوں کا اضافہ کرنے کے بعد مخلوط حکومت بنا کر معاشی و دینی تہذیب و تمدن کو چیلنج کر رکھا ہے۔ اس سنگین معاشی بوجھ کا نتیجہ ملک میں غربت و ناداری کی شکل میں نمودار ہو جو سوں نافرمانی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

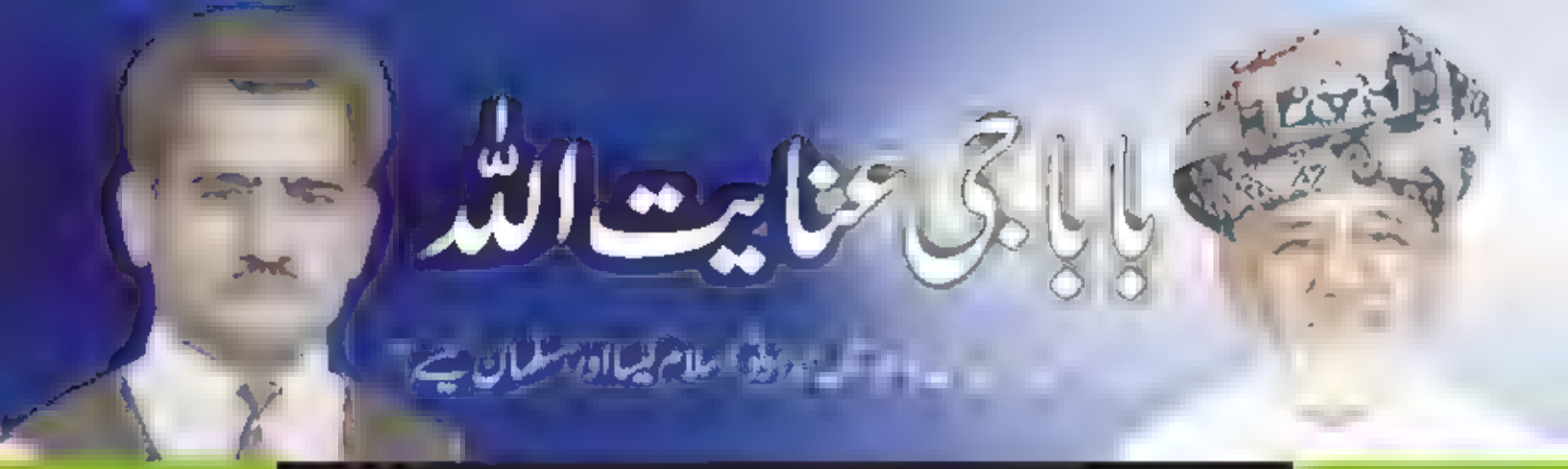

۵۔ ان کے ۵ فیصد یونٹوں کے ممبران کا اضافی خرچہ کا اضافہ۔ ان کے ممبروں کے یونٹوں کی شادی کے خرچہ کا اضافہ۔ ان کے ۵۱ فیصد مشاورتوں اور رتوں کے شادی یونٹوں کا اضافہ۔ ان کے نول قیمتی قالینوں اور فرنیچر کی خریداری کا اضافہ۔ ان کے شاہی محلوں کا اضافہ۔ ان کے نئے قیمتی سرکاری ملک پر مفت کاریوں اور چارٹل کی خریداری کا اضافہ۔ ان کے ساتھ ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں کے اخراجات کا اضافہ۔ ان کے تحفظ کے لیے ان مہینوں پر مول سافٹ، ریڈیوں، ٹاریوں، جگہوں، یلیفونوں کے خرچہ کا اضافہ۔

۱۶۔ ان کے علاوہ ۵ فیصد مشورت کا تھامیہ، عدلیہ اور فوج پاکستان کے تنظیم مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بے پناہ شاہی خرچہ کا اضافہ اس نے برداشت کرنا ہے۔ تنخواہ، سہولتوں کے ویجٹ کیٹریوں سے لے کیٹریوں، میڈیکل کیٹریوں، جائیداد اور ذاتی کیٹریوں، ایجوکیشن فیسوں، پنشن، انجر، ریٹائرمنٹ، ترقیوں کی مراعات یافتہ مشورت کی شاہی فوج کے خرچہ کا اضافی بوجھ اس نے برداشت کرنا ہے۔ یونین کونسلوں، تحصیلوں، ٹاؤن، ضلعوں، صوبوں کے تھامیہ، عدلیہ کی ۵ فیصد مشورت کے مراعات یافتہ طبقہ کی فوج کا بوجھ اس نے برداشت کرنا ہے۔ ان پر تمام علاقہ کے چار دیواری کے تمام مسائل و تنازعہ کے لیے پانی، بجلی، صفائی، ناکاری اور مرمتی کا روزانہ کے مجرموں، مقدمہ تک اس نے پہنچانا ہے۔ تنخواہ مجرموں نے ان کے ظریت اور تہذیب و تعلیم کی کمی کے سبب بنے۔ اس کے علاوہ اس میں مزید شک کی گنجائش ہے کہ یہ تمام خرچہ جات سوہ روزہ اہل وطن مسلم مہاجرین کی نسلوں نے ہی برداشت کرنے ہیں۔ اس حقیقت کو ہی ہم نہیں سمجھتا کہ سوہ روزہ اہل وطن ہی ملک کے تمام وسائل، ہاں ۱۰۰ فیصد اور تمام آمدن تمام مصنوعات تیار کرتے اور علی خزانہ دیتے ہیں۔ وہی تمام وسائل ہاں ۱۰۰ فیصد خزانہ کے مالک ہیں تنخواہ دہ، ان سے تھامیہ نظام کے ان تمام۔ اب مزید عوام کے ساتھ پیدا ہونے والے وسائل و خزانہ سے محروم نہیں رہ سکتا۔

۱۷۔ یہ عوام ان کے علاوہ تیمیہ، دیہاڑی، مزدوری، کاروبار، پانی بجلی، ٹیلی، پٹرول کے بل اور صفائی بل اور ان پر تمام ٹیکس بھی نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں پیدا ہونے سے مرنے تک کے ان گنت ٹیکس سوہ روزہ عوام پر نہیں ہوتے۔ جبکہ ان عوام کو یہ قیمتی مہنگائی کی مہنگائی لوٹ کھا تے نہیں رہتے۔ یہ ہیں تھامیہ، مقتدر قوت پر ملک کا لسانی یا مذہبی تمام خزانہ اپنے مفادات میں ہڑپ جاتا ہے۔ ان کے شاہی خرچہ جات برداشت کرنے کے لیے حقوق چھ پر ۸۔ رب کی تمام تعریف سے قاصر بھی نہیں ہے جا چکے۔ عوام سوہ روزہ اس کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ ملک مروی پر نہیں دیتا۔ یہ یہ جمہوریت کا تھامیہ نظام حکومت، عدلیہ، مقننہ کے منافی نہیں!

بابا جی عنایت اللہ

۱۸۔ کیا ان کے رضاکاروں کو عرب ڈالروں کی مستیاں اور نقد سرمایہ بیرون ممالک کے بنکوں میں محفوظ نہیں پڑا ہوا۔ ان کے کاروبار ہمارے محل بیرون ممالک میں موجود نہیں ہیں۔ یہ صرف پنجی بیس سے پاکستان میں لوٹ مار اور حکومت کرنے کے لیے آئے نہیں ہیں۔ یہ ملک بیچ کر پہلے حکمرانوں کی طرح واپس بیرون ممالک جانے کے لیے تیار نہیں بیٹھے ہوئے نہیں ہیں۔ ان کا وژن کے پیچھے ذاتی مفادات کا تذکرہ نہیں ہیں۔

۱۹۔ کیا سولہ کروڑ اہل وطن میں سے کسی ایک کو بھی پیروکاری ادا میں کی پانچ مرلے کی ٹھیکہ دیہاڑی کی تنخواہوں جیسی تنخواہ یا اس سے کم رقم جو تنخواہ کبھی ادا کی ہے؟

۲۰۔ کیا سولہ کروڑ اہل وطن افراد میں سے کسی کو محلوں کی طرح کی پانچ مرلے کی ایک بے گھر انسان کو اپنے جیسا محل یا سرکاری ایوان مہیا کیا ہے؟ یہ یہ سب کچھ حکمرانوں کا ہے؟

۲۱۔ یہ حکمران والے سولہ کروڑ اہل وطن مزدوروں، محنت کشوں، خدمتگاروں، کسانوں کی روزمرہ زندگی کی محنت سے زیادہ مشقت و محنت کی ہے تو کسی عام عوام الناس کو بتا دیں؟

۲۲۔ کیا حکمران جرم والے سولہ کروڑ عوام کو بتانا پسند کریں گے کہ ان کا مینڈیٹ کے فارغ ہونے کے بعد دو سو کنال کی سرکاری گاڑیاں وزیر اعلیٰ ہاؤس پنجاب میں واپس آئی تھیں وہ کن غنڈوں کے پاس تھیں؟ یہ سولہ کروڑ عوام کی ملکیت تھیں یا وزیر اعلیٰ نے اپنی پارٹی کے تربیت یافتہ غنڈوں کو مہیا کی تھیں؟ عوام کے اس ٹیکس کی سہولت سے خود ان کی جرم کی زندگی کے لیے سرکاری گاڑیاں، پٹرول و فرنٹ رہیں مہیا کیں۔ پاکستان کے استحصالی سیاسی اور غاصب فوجی ٹولے جرم حکومتی والی زندگی کا یہ طریقہ کار ہے۔

۲۳۔ کیا یہ حکومتی ٹولہ ملک میں انارکی اور سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا ذمہ دار نہیں اور ان حکومتی جرم نے ملک و ملت کو تباہی کے دھانے پر کھڑا نہیں کیا؟

۲۴۔ کیا جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے قوانین کے تحت حکومتی عہدوں کی خرید و فروخت کے مطابق چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کی جماعتوں کے ممبران اسمبلی نہیں بنتے اور ووٹروں کے قرضے معاف نہیں کرواتے ووٹ مانگنے جاتے؟

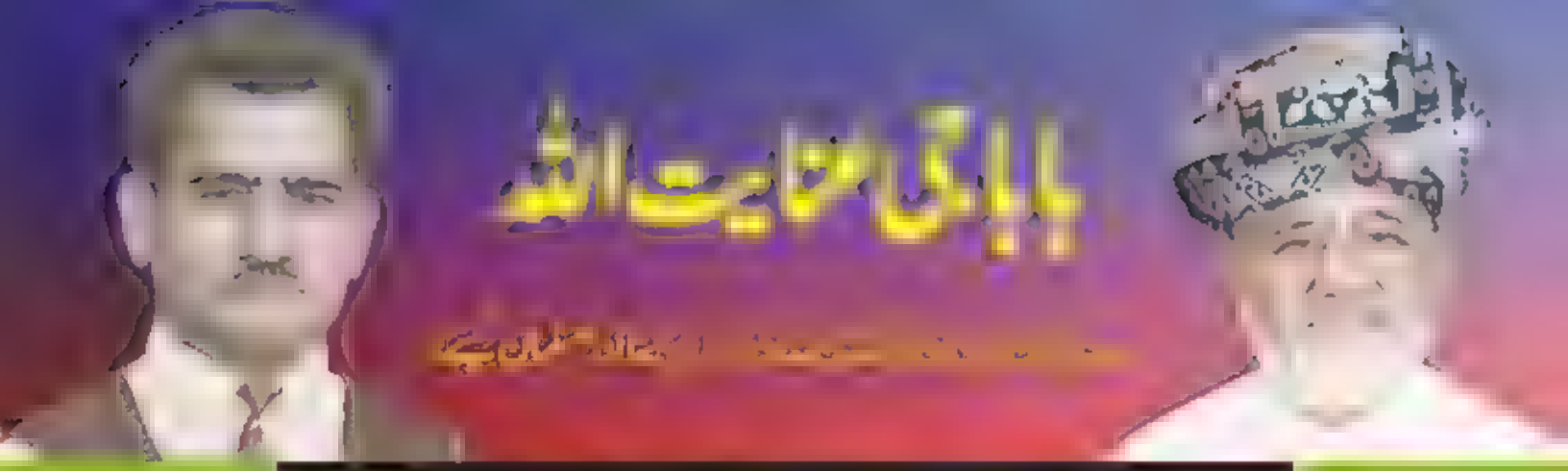

۲۵۔ یہ آج تک ملک کے سول اور عوام میں سے کسی کیس کے بھی ان کی طرح روپوں، ہتھیاروں کے قبضوں کی معافی تو کجا، ہر روز، لاکھوں کے قبضے بھی معاف کیے گئے ہیں۔ یہ جرم حکومتی و سول اور ملی و قومی عوام و گاہ رہے کہ یہ بدقسمت ملک کے تمام سیاسی فوجی ڈکٹیٹر مجرم ہی حکمران بنتے آ رہے ہیں۔ جو چھوٹی ان کے پاس ہے وہ سول اور عوام کی ہوئی ملکیت اور ورثہ ہے ان کو یہ سب چھوٹا پن لینے اور رکھنے کا حق ہے۔

۲۶۔ جمہوریت کے بارس ٹریڈیشن اور نظریہ ضرورت کے مطابق فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ڈکٹیٹروں جنرل ضیاء الحق اور جنرل مشرف کے کیس معاف ہوئے ہیں وہ کس نظام عدل کے تحت کیے گئے ہیں؟ یا پھر مجرموں کے ہاتھ میں بار بار حکومت ہو تو عدل قائم رہ سکتا ہے؟

۲۷۔ یہ موجودہ آزاد عدلیہ ان تمام مجرموں کی ووٹ مارکے بیوں کی ہوئی سول اور عوام کو واپس کریں گے تاکہ وہ زخموں سے نڈھال ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر معصوم بے گناہ اور بے ضرر انسانوں کے خلاف جتنے جھوٹے پرچے درج ہوئے۔ جتنے جیلوں میں ڈالے گئے، جتنے پھانسی پر لٹک کے ان کا فوجی پر مان حال ہے۔ یہ میدان تک ملک و عوام پر مسلط رہے گا۔

۲۸۔ یہ یہ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ ٹائی بلیک ہے جس نے ملک و قوم کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ سول اور عوام کے بنیادی حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ جنہوں نے ان کا مراعات یافتہ اشرافیہ مجرم جتنا ملک کو اپنی ملکیت اور ملکی خزانہ کو اپنی پاکٹ منی بنائے جا رہا ہے۔ ان تمام کی جمہوریت کا حکومتی نظام تربیت کرتا آ رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کا بارس ریڈیشن اور نظریہ ضرورت کے تحت مجرمانہ نظام حکومت کے حکومتی مجرموں کو کھلے عام ہر قسم کی عام اجازت ہے۔ جمہوریت ایک مجرمانہ نظام حکومت ہے۔ جس کے مجرم پیشہ ور سیاسی جماعتوں کے رہنما ان کے ممبران اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ ہے۔ جنہوں نے قرآن حکیم کے نظریات کی وحدت کو پارہ پارہ سیاسی منشوروں میں بکھیر رکھا ہے۔ ملت کی وحدت کو جمہوریت کے پارہ پارہ سیاسی فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ حکومتی مجرم مولانا قرآن حکیم اور نبی رحمت ﷺ کے باغی، گستاخ، بے ادب، نافرمانی کے مجرم ہیں۔ مسلم امہ کے ۵۷ سے زائد ممالک کی نسلوں پر جمہوریت کے نظریات کا غیر دینی تعلیمی نصاب مسلط کر رکھا ہے۔ سارا سیاسی معاشی نظام دینی معاشی نظام کی ضد ہے۔ دینی ضابطہ حیات کے خلاف ہندو زمہ کا طبقاتی معاشرتی معاشی تعلیمی نظام مسلم امہ پر مسلط ہے۔ جمہوریت کا عدلیہ، انتظامیہ کا تعلیمی نصاب برٹش، امریکن، انڈین، یہودی پروفیسروں سے پڑھ کر آنے والے جو انتظامیہ و عدلیہ کے ہیں ان کا تیار کردہ ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کا مخلوط قیم مخلوط مو شہ مخلوط سومت کا نظام مد تعالیٰ کے نظام کے خلاف حملی جنگ ہے۔ جمہوریت کا رس ر یدنک و نظریہ ضرورت کا یہ ی مجرمانہ نظام ملک کے مسائل ،ماں ۔۔۔ت دینے کو عوام پر یک مجرمانہ انی حقوق ہارہ ری مسلط تا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کی بالادستی کی وجہ سے سوا کروڑ مسلم مہ ں ی سلیس قرآن علیمی تعلیمات ظریات ں کے مرکز تمدن تہذیب سے فارغ و چکے ہیں۔ ن و جمہوریت کے مگر مچھ کے طبقہ میں شمولیت یا جارہا ہے ن ں ر مدارس مذہبی یا ی جماعتوں کے رضاکاروں کے یہ یک محفوظ یہ ں مجرمانہ نظامِ حکومت نے فکر و زیاں کی غوش خالی کر دی ہے۔

۲۹۔ ر ملک میں جھ ے یس ارب ے مجرموں ں ال قید روپے جرمانہ کی سزا دی جائے۔ اسی طرح اصل مجرموں کو بھی خت ں دی جائیں تو ملک میں عدل قائم ہوتے یر نہیں لگتی۔ ملک ی عدالتیں و خواہ مخواہ مختصر ہوتی ہیں ں کے ر جات کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں تو مجرم حکمرانوں اور ان کے حواریوں و ں ر ں ر تمام قتوں کے یس معاف رنا حلوقی و ی مجبوری ہوتی ہے۔ حلوقی و مہ مرصات یافتہ شاہی طبقہ کو ہر م سے فارغ رنا نظامیہ عدلیہ کا مقدس ولیہ ہوتا ہے۔ ہوتی صرف سو ہ ر بل ثبوت ہونا ر وہ ہ کی سزا و یقان کا طیب فریضہ بھی ہے۔ عدلیہ اور انتظامیہ نے ملک میں دوہرا معیار قائم رکھا ہے۔

۳۰۔ س کے برعکس حد ں ی فارش ، یخ ان مانی ر رشوت سے نتظامیہ کے تیار روہ معصوم، بے گناہ افراد کے خلاف بے بنیاد، جھوٹے مقدمات پر عدلیہ قید و بند ر پھا ی کے چندے پ نا نے میں پ نا نی نہیں رتی۔ عدلیہ نے نظامیہ ی حصانی یف ئی ر ے مطابق چ فیصلہ سنا نے عدے ی مانت ور اپنی شان بقرار کھا ہے۔ یہ کتنے دیدہ ور، ہا ضمیر صف وقت ہیں جو یہ ملک میں ۹۰ سے تحسان عدل ئی مجرمانہ نظام عدل پھلا رہے ہیں۔

۳۱۔ شاہی مرصات یافتہ جمہوریت کے نظام سومت کا بے رحم، ظالم، ب ر تحسان مجرمانہ سوقی نظام۔ س کا نتظامیہ، عدلیہ کا شاہی مرصات یافتہ مجرم تحسان طبقہ ۹۰ سے ملک کے نتظامیہ عدلیہ ے ر ں کو چلتا ہ ہے۔ جو عدل ی یسٹ کیے جا رہا ہے۔ معصوم بے ہ ، مظلوم و مجبور سا وں پر یا ر ئی یہ حاکم اعلیٰ، اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب ہ نہیں ہیں۔

۳۲۔ ر سوقی و ہ اپنے قتدار ں ناصر یا رہتا ہے تو نتظامیہ ر عدلیہ کے ر شوروں کو خود بھی س کا جا مزہ یتا چکھنا چاہیے کہ وہ طبقاتی، تعاوقی، عدل تی زندگی یزید کے نظامِ حیات پر کامزن یے ہوئے ہیں ر وہ کیسے عاقبت ما ی مقام حضرت حسین علیہ السلام کے طلبگار بن سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کا نظامِ حیات یے تر م کا تدریجی مر یہ مجرموں کو یفر ر تک پہنچا تا ر تا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ۱۹۰ کے سا ی آمین کے غافی تو یق فرما دیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

۱۔ ... پاکستان میں بننے والی جمہوریت پسند تنظیمیں سیاسی اور فوجی ... سمجھ نہیں آتا کہ پاکستان کا ۱۹۳۵ء کا آئین معطل ہے اور ملک کا نفاذ حکمرانوں کا فرض ہے پھر ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک قرآن حکیم کے نظام حیات نظام حیات تعلیمی نصاب، اپنی نصیحت کی روشنی میں اعتدال و مساوات و عدل و انصاف کے سماجی اصولوں کا نفاذ کرنے سے کیوں گریزاں ہیں ہم یہ مانتے ہیں کہ ... مسجد کے ملا و مدرسہ حقہ کے طلبہ، جماعت کا سماجی نظام طریقہ کار درست اور قابل قبول نہیں۔ صوفی محمد کا جبری، سماجی نظام معیاری نہیں۔ ملا عمر کے طالبان اور ... ان کے تعاون کے ممبران کا نظام بھی کوئی مناسب نہیں۔ ہر فرقہ پرست سیاسی جمہوری پارٹیوں کا نظام بھی فرقہ پرستی کا نظام ہے۔ پاکستان کے پاس سرکاری علماء دین مشائخ عظام، مدینہ یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں کے عظیم اساتذہ اور سول سوسائٹی، ملک و ملت کے دانشور موجود ہیں ان کی مشاورت سے قرآن کی روشنی میں پاکستان کے آئین کے مطابق اسلامی نظام حیات، نظام حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے نظام کو رائج کریں۔ قرآن حکیم کے قوانین و ضوابط، نظام و سسٹم کو پاکستان میں نافذ کریں ملک میں جمہوریت کا مجرمانہ تعطل ختم ہو اور سلسلہ ختم ہو جائے۔ سماجی جمہوریت کے نظام کا طریقہ انتخاب نافذ کریں۔ صوفی محمد اور ان کے حامی عوام پسند عوام دشمن جن کا قتل عام کریں، ان کے ساتھیوں سے قتل کر رہے ہیں۔ جو مغربی جمہوریت کے اس پاکل، تعطل نظام حکومت کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں ان کے پاس جنگ کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ ورنہ امریکہ اور اس کی مسلط کی ہوئی ملا و پرستوں، سرمایہ پرستوں کے خونی ورثی مغربی جمہوریت کے تعطل مجرمانہ نظام حیات اور اس کے کلچر کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ یہ نظریاتی جنگ سماجی اور سیاسی آئین کو نافذ العمل کرنے کے بعد ختم نہیں ہو سکتی۔ اے حکمرانو! فوج پاکستان اور اہل وطن کے درمیان نفرت کی فضا پیدا نہ کرو۔ ملک و ملت کو ... نافرمانی کی بھینٹ نہ چڑھاؤ۔ اپنے بیٹے، اپنی بیٹیوں اور اہل وطن سے ... اور عوام کے لیے یہ ملک جہنم زدہ نہ بناؤ۔ وقت کی رفتار سے خود بھی بچ جاؤ اور ملت کو بھی بچا لو! ورنہ پولیس، رینجرز، فوج کب تک تمہاری حفاظت کریں گی۔

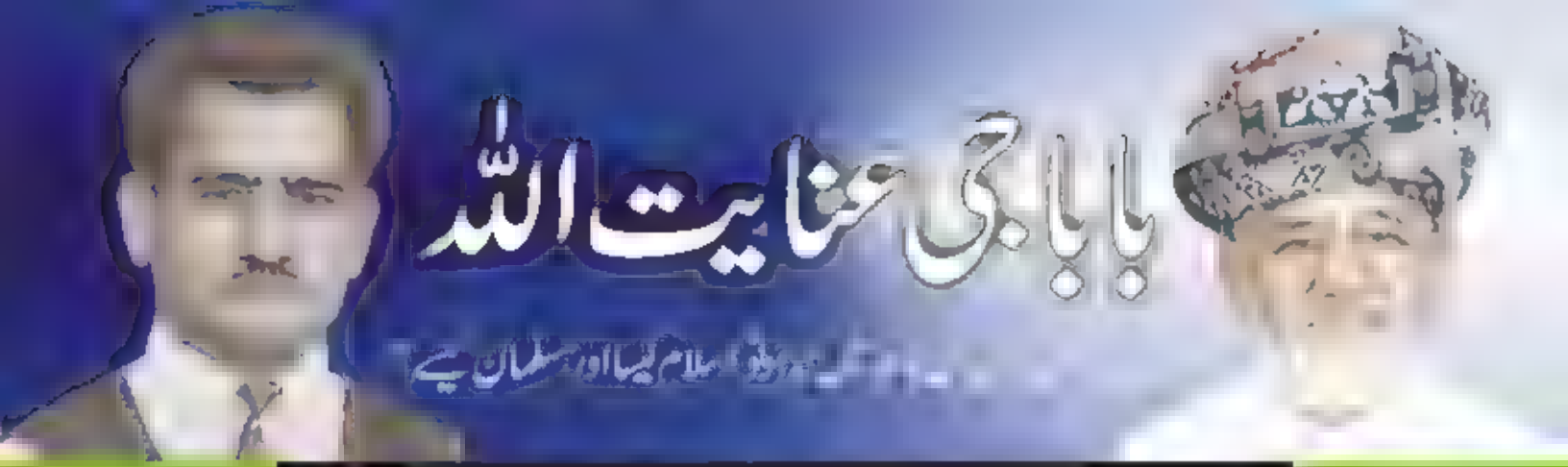

۴۔ صوفی محمد کی مجبوری کہ وہ جمہوریت کے تحفظ نظام حیات اور طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تحفظ و مساوات کو کچلنے والے عدل شل، غاصب تحفظ نظام حیات کا سلوتی سرکاری منصف جنہوں نے مریکن ایجنٹ ان نائن الیون، بلیئر کی پروفیسر کے تعلیمی نصاب کی تعلیم و تربیت حاصل کر رکھی ہو اس کے طبقاتی تحفظ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے نمائندوں، جن کی زندگی عدل و مساوات کے غیر ملکی شاہانہ فرعونی نظریات حیات سے متاثر ہو سرکاری خزانہ کو لوٹنے والے شاہی بادشاہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ سے تعلق ہو۔ ایسے جمہوریت کے غاصب نظام حیات کے منصف کو اسلامی نظام حیات کا منصف عدل تسلیم کرنا ایک خطرناک عظیم اور مغربی جمہوریت کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ جس کو وہ کبھی بھی عدل پسند و انصاف تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس لیے صوفی محمد نے اس نظام حکومت کے سرکاری جج قبول نہ کرنے کوئی جرم یا ملک سے بغاوت نہیں کی۔ وہ باغی نہیں ہے۔ وہ تو مغربی جمہوریت کے بالعکس مذہبی اور اس کے محرم تحفظ نظام حیات کے دین کی حفاظت کا باغی ہے۔ اس نے عدل اور دین اسلام کی پیروی کرتے ہوئے نظام حیات کے منصف کو قبول نہیں کیا۔ اس نے عدل اسلامی سے بے وفائی نہ کرنے کوئی جرم نہیں کیا۔ ملک کے بے عدل نظام کا نام لیں۔ ان کی طرح طرح کے بہانے سے ان کا ان کی وارداتوں کا قتل یا ان کو پابند سلاسل کیا جانا مناسب نہیں۔ نہ ہی ان کو ملک کا باغی یا دہشت گرد کہنا ان کا قتل جائز کرنا۔ جھوٹے، بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر تشدد کرنے ان کو تختہ دار تک پہنچانا یا کسی دہشت گرد سے کوئی مراعات کوئی اچھا سلوک نہیں اس سے نفرت و فساد کی لعنتی سوچ پھیلتی جائے گی۔ وہ بھی اپنے نظریاتی قاتلوں مجرموں کو شاندار مراعات بناتے جائیں گے۔ اب یہ بات حکمرانوں کو سوچنی ہوگی کہ وہ اپنے محلوں اور اپنی حفاظت کے لیے پولیس، رینجرز، افواج پاکستان کو کب تک اپنے تحفظ کے لیے استعمال کرتے رہیں گے اور عوام اس کا قتل غیر کے لئے پر مرتے رہیں گے۔ ملکی معیشت کو خانہ جنگی کی نذر کرنے بغیر جنگ کے ملک کو دشمنوں کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو کسی نتیجہ پر پہنچنا ہوگا کہ وہ اپنی ناکامیوں کو مقتل گاہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں یا پاکستانی سول لبرل اسلام پسند دہشت زدہ عوام کو امن اور سلامتی کا راستہ دینا چاہتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۳۔ ملک کے مل دانشوروں، صحافیوں، کالم نویسوں، ٹی وی کے تجزیہ نگاروں و ملک کی سلامتی کی خاطر کھل بحث کرنی ہوگی۔ دہشت گردی کی جو آگ میرے بنے پر جلا رہے ہیں اس میں کوئی امریکی یا غیر ملکی نہیں جلے گا سلامتی کونسل کے تحفظ مجلس ان کی وادیں اور سرور عوام ان کا نشانہ بنیں گے۔ یاد رکھو! مغربی جمہوریت کے جرم ناخلف حکومت اور اس کے تحفظ جرم حکومتی کا جب تک خاتمہ اور ۱۹۷۳ء کا سامی آئین بحال نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ خانہ جنگی ختم نہیں ہو سکتی۔ فوج پاکستان قوم کے تعاون کے ساتھ جنگ لڑ رہی ہے۔ کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ اور تمام ملک میں خودکش حملوں کا رہا ہے۔ ملک میں خانہ جنگی جاری ہو چکی ہے۔ دہشت گرد ملک کے کونے کونے میں گھس گئے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک جدید اسلحہ سے افغانستان کی خانہ جنگی میں کے تو پھر ہم پر مشتمل مغربی جمہوریت کا بارش بڑا بم اور خفیہ ضرورت کے تحت کا جرم حکومتی اور ۱۹۷۳ء کا آئین یافتہ شاہی ہتھیار ہیں۔ عدلیہ اور عوام کی عدالت کے روبرو وہ جرم اور نفرت کا شکار ہیں وہ امریکہ کی جنگ اپنے سرور عوام سے کیسے جیت سکتے ہیں۔ یہ خانہ جنگی ملک کے بدترین جرم جمہوریت کے غاصب اور ان کا مائنڈ مرعات یافتہ تحفظ شاہی جرم ہتھیار ان کی ملیشیا اور شاہ نذر کا خاتم حکومت پاکستان کے سرور خانہ جنگی دہشت گرد طالبان سے بچ نہیں سکتا۔ اس کا صاف یہی طریقہ ہے کہ ملک میں ۱۹۷۳ء کا آئین اور عام کا غلام عدلیہ، فوج پاکستان کے ریٹائرڈ اہل بصیرت و حب الوطنی روح سے سرشار صاحب، رنگ، نسل، غیر سیاسی، غیر مذہبی شخصیات، ایدھی اور رمضان چھاپا کے فلاحی طبیب خدمت کرنے کے لیے پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائیں۔ پاکستان امن کا گہوارہ اور خوشحال خدا کی خدمت کا فریضہ ادا کر سکے۔ آمین

۴۔ حکمران ٹولہ کے چند فرد یہ بات ہرگز نہ بھولیں کہ پاکستانی فوج ایک بدترین فوجی ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف کے ماتحت کی مالک ہیں۔ یہ ہرگز نہیں! افواج پاکستان کی سپاہ سو فیصد اسلام پسند ہیں اور اسلام پسند جرنیل بھی شامل ہیں فوج پاکستان میں موجود ہیں۔ ان کے لیے سرور پاکستانی عوام کے پاس نرم گوشہ اور ان کی حرمت و عزت ہمیشہ سے موجود ہے پاکستانی عوام اور فوج ایک ہیں۔ جہاں ہماری افواج ہندوستان کی را اور اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی کے تربیت یافتہ ایجنٹوں کو جو طالبان کے روپ میں پاکستان پر حملہ آور ہو چکے ہیں ان کا خاتمہ کر رہی ہے وہاں وہ اسلام کے نفاذ اور ۱۹۷۳ء کے سامی آئین کی بحالی کے لیے بھی بھٹکے ہوئے مغربی جمہوریت پسند جرم حکمرانوں کو پابند آئین کر کے حب الوطنی اور اسلام پرستی کی خوشخبری کا موقع سوا کروڑ عوام کو فراہم کریں۔

بابا جی عنایت اللہ

ملک میں ناری مخلوقات کی فساد و قتل ریں پاکستان کی فتنہ پرور مذہبی، سیاسی قیادت سیاسی صناعت، سی جماعتوں یا تنظیموں کے مذہبی مغربی جمہوریت کے تنخواہ خور مذہبی ملاں اور ان کے مذہبی یا فتنہ شاہی جتھوں کا ملک ہے۔ ملک میں تمام مکاتب فکر کے صاحب بصیرت افراد کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے ختم کریں۔ عقل و وقار ریں، تنخواہ خور ملاں کے خلاف اسلام و مسلم دشمن ہیں۔ بل جس رائج وقت مغربی جمہوریت کے تمام مذہبی ان کے خوروں کے تحفظ میں!

۵۔ سلسلہ مذہبی عوام پیغام جلسوں پر میڈیا پر فنکار جو مذہبی اس کے تنخواہ دار ملاں کی طرف کھلی بانہیں پھیلا رہے ہیں کہ وہ مغربی جمہوریت کے خونخوار مذہبی خونخوار ملاں سے یا قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ ان خونخواروں سے ملک کو نجات دلاتے ہیں۔ مذہبی ملاں سے تمام ملکی مقننہ میں ہے رہے ہیں۔ ان سے نجات دلاتے ہیں۔ جمہوریت کے خونخوار حکومت کا خونخوار مذہبی ملاں سے ملک کو نجات دلاتے ہیں۔ ان کے خونخوار مذہبی ملاں کے خلاف ہیں۔ ان کے تمام مذہبی ملاں سے ملک کو نجات دلاتے ہیں۔ یہ کیسی عدل ہے کہ ایک خونخوار مذہبی ملاں کے خلاف ہیں۔ ان حالات میں عدلیہ یا عدل ستی۔ جب تک یہ خونخوار حکومت سے فارغ نہیں ہوتے۔ عدلیہ کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ ان سے دعائی سورت میں مذہبی معاملات تمام کے تمام کے محل نظر رہے۔ عدلیہ وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے خونخوار مذہبی ملاں سے فارغ کرنے کے خلاف نہ ہیں کی دعوت دی۔ فوجی ہیں ہیں شرف مذہبی سے تمام خونخوار مذہبی ملاں سے جو ہیں ان کے مذہبی جتھے کے خونخوار ہیں ان کی بھی اصلاح دعوت کرے ان خونخوار مذہبی ملاں کی بھی نہ ہو رہے تک پہنچا دیا۔ یہ ہیں وہ تمام خونخوار مذہبی ملاں کے پیدا کردہ مشرقی پاکستان کو ہمیشہ کے حالات ان کے تعاقب میں ہیں۔ اس نظام کا خاتمہ ہونا ہے۔ اب ہونی ہو کر رہے گی رائج وقت مغربی جمہوریت کا خونخوار مذہبی ملاں کا ہے۔ ملک کی معاشی و اقتصادی ڈوب چکے ہیں ہیں بدل سکتا۔ کوئی سیاسی جماعت جمہوریت کے نام پر ٹھانہ زندگی دے۔ ناری جتھیں ناری جتھیں۔ شاہی یں۔ شاہی ملاں نمونہ قیمتی ناریاں ہلکی مسائل مرکزی ٹرانسفارمر کا نظام حکومت ملک مملکت پر منحصر نہیں رہتا۔ ریشن میشن ریشن کا نظام مذہبی ملاں کی معاشی کا نظام مذہبی حسب مراتب وقت ناری مذہبی ملاں کا حکومتی نظام پاکستان میں اب مزید چل نہیں سکتا۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے نظام بلدیات کی مذہبی ملاں کی قائم ہونی ہے۔ عوام ناری ریڈیو مذہبی پر ہر حکومت کے خونخوار مذہبی ملاں سے کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ یہ بچ نکلنے کا راستہ تلاش کریں مذہبی حکومت سے رکھو فارغ ہو جائیں ورنہ عوام مذہبی ملاں کی دہشت گردی کے گھر میں پھنس چکے ہیں۔ عدلیہ ان کو مذہبی ملاں سے۔ ان کی خلیفوں و معاف کرنے والے مذہبی تنظیم سے محفوظ رکھے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ یا مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان فوجی ڈکٹیٹر شپ کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی سے محصور مراعات یافتہ طبقے کے مخصوص نظام مملکت کی پالیسی کی وجہ سے وجود میں آیا تھا؟

۲۔ یا مشرقی پاکستان پر مکمل سیاسی تسلط فوجی ڈکٹیٹر شپ کے خصوصی منصوبہ مراعات یافتہ طبقے کے حکم پر فوج کشی اور عوام کا قتل عام ہوا تھا؟

۳۔ یا مکمل سیاسی تسلط فوجی ڈکٹیٹر شپ جملہ خصوصی مراعات یافتہ نظام یا منصوبہ کے تحت وہاں کے مغربی و مشرقی پاکستان کے عوام کے بنیادی حقوق حقداری و مساوات کے مساوی دین کی روشنی میں حل کرنے کی بجائے ان پر فوج کشی کرکے ملک و ملت کو دولخت نہیں کیا تھا۔ یہ آج بھی ساتھ و مشرقی پاکستان جیسی تاریخ نہیں دہرائی جا رہی!

۴۔ کیا آج کا جمہوریت پسند سیاسی اور فوجی حکمران ٹولہ بتا سکتا ہے کہ سوات و تمام مشرقی علاقہ جات میں دین محمدی ﷺ کا نظام عدل و قرآنی سسٹم کا طریقہ کار کس وجہ سے نافذ نہیں ہو رہا۔ اس کو تحریری و عوامی خدشات کے خلاف مغربی جمہوریت کا عدل کش دین دشمن نظام حکومت مسلط کرنا ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے خلاف جملہ قوانین کی عملی حیثیت نہیں ہے اور ماورائی آئین و قانون العمل رہنے سے زیر اثر ہیں!

۵۔ یا قرآنی نظام کا ضابطہ حیات، نظام صلوٰۃ، نظام عدل، نظام زکوٰۃ، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور مغربی جمہوریت کا ضابطہ حیات، نظام صلوٰۃ، نظام عدل، نظام زکوٰۃ، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں کے متضاد ہونے کے باوجود مسلم نہیں! یا جمہوریت کا مراعات یافتہ مدعیہ کا دین محمدی ﷺ کے نظام عدل کا فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ حکمرانو! اسلام کے نظام عدل کی بے حرمتی نہ کرو!

۶۔ کیا آئین پاکستان کے مطابق اسلام کا نفاذ اہل وطن کا حق نہیں۔ کیا پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنا جرم ہے۔ پاکستان کے پندرہ سیاسی جماعتوں کے رہنما تمام ملک کے مفکرین کو اکٹھا کریں اجتماعی فیصلے کے بعد اسلام کا فوری طور پر نفاذ کریں۔ حکمران و اپوزیشن لیڈران اپنے اقتدار و عوامی حقوق کو غصب کرنے کی خاطر دین محمدی ﷺ کے ضابطہ حیات، تعلیم و تربیت، پس پشت اور مسلم امہ کے وسیع تر مفاد پر اپنے استحصالی نظام حکومت و اپنے ہوس اقتدار کی خاطر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے انتقام کا نشانہ نہ بنائیں۔ ملک و ملت کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ مشرقی پاکستان کی طرح فوج اور عوام کو آمنے سامنے نہ کریں۔ دشمنوں کی راحت و ملک کی تباہی کا سبب نہ بنیں۔ اقتدار اور جمہوریت کے خیریت کی جنگ لڑنے والے دین کش سیاسی رہنما ملت سے معافی مانگیں۔ ورنہ یہ غاصب حکمران و ورثاء ان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ ملک پاکستان کو انتقام سے بچ سکے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین کی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسے اور مسلمان کیسے!

۷۔ کیا ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق پاکستان میں اسلام کا نفاذ اور قرآن حکیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے اور اس کے تعلیمی نصاب کے مطابق ملکی درسگاہوں میں طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک تعلیمی نصاب، عدل و انصاف اور اعتدال و مساوات کو نافذ العمل کرنا اہل وطن کا اجتماعی حق نہیں۔ کیا اس نظام کے بعد عیش و عشرت ہونے والا سیاسی فوجی ڈکٹیٹر مجرم ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ تیار ہو سکتا ہے۔ کیا ملک میں ۱۹۷۳ کے آئین کے نفاذ کے بعد معاشی، معاشرتی طبقاتی تضاد اور ملکی خزانہ لوٹنے کا فتنہ ختم نہیں ہو سکتا۔ حکمران ٹولہ اقتدار، عیش و عشرت کی خاطر غیر ملکی مغربی اتحادی ممالک کے دہشت گردوں، خودکش حملہ آوروں کے ساتھ مل کر کب تک مال بناتے، دھماکے دیتے اور اپنی عوام کا قتل جاری رکھیں گے۔

۸۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے الیکشنوں میں حکومتی ممبر کا انتخاب کرنے کے لیے صرف شاہی اخراجات برداشت کرنے والے لٹیرے، رہزن ہی صرف حصہ لے سکتے ہیں۔ اس لیے جمہوریت کے الیکشنوں کے نظام پر سرمایہ دار، جاگیردار، مجرم ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ کیا جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی بجائے قرآن حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا نفاذ کیا نہیں جا سکتا؟ کیا اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے نظام مملکت سے بہتر کوئی اور نظام ہو سکتا ہے!

۹۔ مغربی جمہوریت کی بنیادی اہلیت اور کولیفیکیشن مادیت کی برتری پر مشتمل ہے۔ مال و دولت، ذرائع آمدن، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اور اس کے افرادی قوت کی طاقت کے مالک جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں کم و بیش چھ ہزار افراد پر مشتمل ایک معاشی دہشت گرد مجرم حکومتی ٹولہ ہے جو الیکشنوں میں حصہ لیتا ہے۔ ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر و مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، محتسب و سفیر، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے عہدے ان کی وراثت اور ملک ان کی ملکیت بن جاتا ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے ملک کی حکومت اور اقتدار ان کے قبضہ قدرت میں ہے۔ جمہوریت کا استحصالی سیاسی مجرم ٹولہ پاکستان کے اقتدار پر استحصالی مجرمانہ طریقہ کار سے قابض ہے۔ ملک کے وسائل، خزانہ، ملکی الیکشنوں، ملکی حکومت اور اقتدار پر اس ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ پاکستان ان کی ملکیت اور عوام ان کے محکوم بن چکے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام کیسا اور مسلمان کیسے

۱۰۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس ملک کے ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عوام الناس جمہوریت کے نظام حکومت کے سسٹم کے ووٹر غلام قیدی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ الیکشن میں ساٹھ پینسٹھ فیصد عوام ان الیکشنوں میں حصہ ہی نہیں لیتے۔ وہ دین محمدی ﷺ کے خلاف مغربی جمہوریت کی مخلوط حکومت، اس کی بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زناکاری اور استحصالی طبقاتی نظام حکومت کو نفرت کرتے اور گناہ عظیم تصور کرتے ہیں۔ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ ان کے باطل، غاصب جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ ہی نہ لیں!

۱۱۔ پاکستان میں صرف تیس پینتیس فیصد ملکی عوام مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما ملت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مسلم لیگ کی چار سیاسی جماعتیں: ۱۔ مسلم لیگ ق چوہدری شجاعت حسین، ۲۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف، ۳۔ کنونشن مسلم لیگ پیر پگارا، ۴۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، ۵۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ کے شیر پاؤ، ۶۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے آصف علی زرداری، ۷۔ تحریک انصاف کے عمران خان، ۸۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین، ۹۔ نیشنل عوامی پارٹی کے اسفندیار ولی، ۱۰۔ تحریک انتقلاب کے اصغر خان، ۱۱۔ جماعت اسلامی کے سید منور حسن، ۱۲۔ جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان، ۱۳۔ نورانی گروپ، ۱۴۔ علامہ ساجد نقوی۔ اس وقت پاکستان میں دس سیاسی اور چار مذہبی سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما موجود ہیں جو پاکستان میں اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ اور جمہوریت کے کفر کی پیروی خود بھی کرتے اور عوام الناس کو بھی اس کا پابند بناتے ہیں۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآن حکیم، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات، ان کے نظام حیات، نظریات، ان کے اسوہ حسنہ، حسن خلق اور مجلس شوریٰ کے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت اور اس کے الہامی منشور کو سرکاری سطح پر منسوخ کر کے اس کی بالادستی کو ختم کر رکھا ہے۔ مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے دانشوروں کا تخلیق کردہ نظام حیات، اس کے نظریات، اس کی روشنی میں تیار کردہ تعلیمی نصاب، اس کی تعلیم و تربیت اور اس کے سیاستدانوں کے منشوروں کا نظام اور مسلم امہ اور اس کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کی سیاسی جماعتوں اور سیاسی فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور قرآن حکیم کا الہامی منشور، اس کے ممبران کا طرز انتخاب اور مغربی دانشوروں کا تیار کردہ مغربی جمہوریت کے سیاسی منشوروں کے اسمبلی ممبران کا طرز انتخاب اور نظام حکومت کا تضاد گلستان وطن پر عہد خزاں بن کر چھا چکا ہے۔ جب ملت کے ہاتھ میں دین ﷺ ہی نہ ہو تو ملت کیسی اور اسلام کیسا! قرآن حکیم کا منشور مغربی جمہوریت کے منشوروں میں بدل دیا جائے تو قرآن حکیم کا وحدت منشور کہاں! جب ملت کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے تو جمعیت ملت کہاں!

باباجی عنایت اللہ

۲۔ [illegible] پاکستان میں [illegible] سیاسی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم [illegible]

[illegible] کا قیدی بنا رکھا ہے۔ پاکستان میں [illegible] کے خلاف جمہوریت کی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت [illegible]

[illegible] طبقاتی تعلیمی [illegible] جمہوریت [illegible]

[illegible] روز عوام اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے گھر میں تبدیل کیے جا رہا [illegible] ان کے مراعات [illegible] قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ [illegible] قرآن حکیم [illegible] یہ تمہاری وحشی مغربی جمہوریت [illegible] تم اس جمہوریت کا [illegible]

ملک کے معصوم، بے گناہ، بچے، بچیوں، مستورات، مرد وزن کا امریکی [illegible] حملوں [illegible] پاکستان کے ذریعے ہزاروں انسانوں کا قتل کرواتے رہو گے۔ کب تک [illegible] جی ایچ کیو، پشاور، لاہور، کراچی اور تمام ملک پر خونی [illegible] کب تک [illegible] انسانوں کو جان بچانے کے لیے خانہ بدوشوں کی طرح ہجرت [illegible] ملک [illegible] امریکہ اور اس کے [illegible] کو افغانستان کی جنگ [illegible] پاکستان کا اس جنگ [illegible]

[illegible]

[illegible] ملک و ملت کو مغربی جمہوریت [illegible]

[illegible] ملک و ملت [illegible]

بابا جی عنایت اللہ

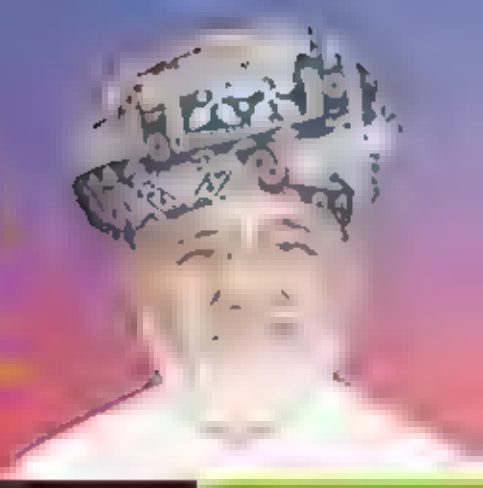

۱۔ اے اسلامی مملکت پاکستان کے جمہوریت پسند (دس) سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤ! اے (چار) دینی جماعتوں کے سیاسی لیڈرو! اے ملک کے عظیم حکمرانوں! اے مغربی تہذیب کے مخلوط کلچر کے حکومتی پجاریو! اے سودی یہودی معاشی نظام کے پیروؤ! اے ہندو ازم کے طبقاتی نظریات برہمن اور شودر کے عقیدت مندو! اے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم کے سیاسی پجاریو! اے دین محمدی ﷺ کے معاشی اور معاشرتی اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے نظام حیات اور نظریات کو کچلنے والو! اے دین محمدی ﷺ کے منکرو اور مغربی جمہوریت کے پرستارو! اے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے استحصالی سیاسی مجرموں کے ممبران کی حاکمیت کو مسلط کرنے والو! اہل پاکستان کے سولہ کروڑ عوام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والوں کو یہ تو بتاؤ!

۲۔ کیا پاکستان میں رائج الوقت مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما ملک کے سولہ کروڑ اہل وطن افراد اور ان کی نسلوں کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ انہوں نے قرآن حکیم کے آئین، اس کے تقدس و ناموس، اس کی تعلیمات کو ۱۹۴۷ء سے سرکاری سطح پر منسوخ اور معطل کیوں کر رکھا ہے۔ ملت کا کردار جمہوریت کا بے دین تعلیمی نصاب، طبقاتی استحصالی معاشی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام نافذ کرنے والے ملی مجرم سیاسی رہنما کون ہیں اور اہل وطن مسلم امہ اور اس کے فرزندان کو جمہوریت کے مجرمانہ طبقاتی محکومانہ کلچر میں کون تبدیل کر رہا ہے؟ اس کا مجرم کون ہے؟

۳۔ پاکستان میں سرکاری سطح پر دستور مقدس کے نفاذ میں چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے علاوہ رکاوٹ بننے والا اور کون مجرم ہے۔ پاکستان کو جمہوریت کے طبقاتی معاشی اور معاشرتی استحصالی کلچر کا باطل حلقہ کن مجرموں نے بنا رکھا ہے۔ سولہ کروڑ اہل وطن کے حقوق کون مجرم اقتدار کی نوک پر لوٹ رہا ہے۔ کیا یہ تمام مغربی جمہوریت کے سیاسی مجرم رہنما ایک ہی حکومتی ٹولہ کے افراد نہیں ہیں۔

۴۔ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے اور ایک جیسی تعلیمی پالیسی سے مسلم امہ کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کو محروم کرنے والا کون مجرم ہے۔ کیا جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما بتا سکیں گے کہ ملک میں مخلوط طبقاتی تعلیمی نصاب، مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی حکمران، مخلوط طبقاتی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور طبقاتی مجرم استحصالی نظام حکومت کس مجرم نے مسلط کر رکھا ہے!

بابا جی عنایت اللہ

۵۔ قرآن پاک کے تین نظریات، تعلیمات اور نظام حیات کو پاکستان میں پس پشت ڈالنے اور اس کی بے حرمتی کرنے والے مجرم کون ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کا باغی اور منکر کون ہے؟

۶۔ پاکستان میں ملائی ضابطہ حیات اور آئین مغربی جمہوریت کو نافذ کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۷۔ پاکستان میں بسنے والے اہل وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو دین محمدی ﷺ سے دور لے جانے اور اس کے متعلق وہ علامات، مدعی و منصف کے نظام سے بچانے والے مجرم کون ہیں؟

۸۔ پاکستان میں بسنے والے اہل پاکستان اور ان کی نسلوں سے ملائی نصب العین چھیننے اور مغربی جمہوریت کا مجرمانہ، خفیہ اسلامی نصب العین مسلط کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۹۔ پاکستان میں حق و باطل، خیر و شر اور قرآن حکیم اور مغربی جمہوریت کے تضاد کی تمیز مٹانے والے مجرم کون ہیں؟ اس کے خلاف بات کرنے والوں کے قتل کے مجرم کون ہیں؟

۱۰۔ پاکستان میں دین محمدی ﷺ کے چار دیواری کے نظام حیات کے خلاف مغربی جمہوریت کے مخلوط تعلیم، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت ملک و ملت پر مسلط کرنے والے قرآن حکیم کا باغی اور منکر و مجرم قومی سیاسی جماعتیں اور نظام صلوٰۃ یافتہ شاہی طبقہ کون ہے؟

۱۱۔ پاکستان میں قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے نظام کے خلاف مغربی جمہوریت کے اکثریت حقوق نسواں کا قانون، قومی سیاسی جماعتیں اور اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے تخلیق کرنا، آپنے حکومتی ٹولہ کی اکثریت کو ریاست اور حکومت میں شامل کرنے اور اہل وطن اور عوام کی مستورات کو اس قانون کی آفادیت سے محروم کرنے اور ستم بالائے ستم حکومتی ٹولہ اور نظام صلوٰۃ یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی خرچات کا حکومتی بجٹ عوام کی جیب سے نکالنے کے احکامات جاری کرنے والے اہل وطن کی مستورات کی عزت و آبرو پر شب خون مارنے والے دہشت گرد اور مجرم کون ہیں۔ کیا ان کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے خلاف بات کرنا، ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق حقدار وراثت اور اسلام کے خلاف بات کرنے والوں کا قتل روا جائز ہے؟

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہاتھ میں نہ ہو تو [illegible] کیسے!

۱۲۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے خلاف مغربی جمہوریت کا سودی معاشی نظام رائج کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۱۳۔ پاکستان میں ربوٰ کی حرمت کے قرآنی حکم کے باوجود ۱۹۷۳ء سے لے کر ۱۹۹۱ء تک سودی معاشی نظام کے کارندے اور نگران حکومت میں شامل کرنے والے مجرم عصر ان کون ہیں؟

۱۴۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات کے متضاد سودی معاشی تعلیمی نصاب، اس کے تعلیمی ادارے اور اس کی تعلیم و تربیت کا اجرا کرنے والے کون مجرم عصر ان ہیں؟

۱۵۔ پاکستان میں انگریز کا نظام عدل پر مسلط کیا ہوا مغربی جمہوریت کا جابرانہ غاصب، قہرمان سیاسی نظام حکومت کی تقلید میں [illegible] سرمایہ داروں کے لیے مغربی جمہوریت کا باطل نظام عدل غاصب ملکی غدار، ملک دشمن مجرم فوجی سیاسی دہشت گردوں نے پاکستان پر مسلط کر رکھا ہے؟

۱۶۔ پاکستان میں ۱۹۵۸ء کے آئین کے مطابق ملک کی تمام عدلیہ کا قہرمان نظام عدل قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے خلاف قوانین جاری کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۱۷۔ پاکستان میں عدلیہ، پولیس، مارشل لاء اور بیوروکریسی پر مشتمل ان کی روشنی میں تمام عدلیہ کا مارشل لاء یا فوجی شاہی قہرمان جبکہ تیار کرنے والے ملک کا نظم و نسق ان سے چلانے والے کون مجرم عصر ان ہیں۔ ان کے علاوہ عوام کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ قہرمان نظام حکومت کی تکمیل کرنے والے مجرم فوجی سیاسی کیبنٹ ممبران کون ہیں؟

۱۸۔ قیام پاکستان سے قبل انگریز نے ایک منتخبہ ملک ہندوستان کی عوام کو قیدی، غلام اور بے بس بنانے کے لیے ایک جابرانہ نظام، غاصب و قاتل اور محکوم عوام پر درندوں کی طرح تشدد کرنے والا قہرمان نظام عدلیہ کا ڈھانچہ قائم کیا تھا جس کے مطابق بغیر تحقیق و تصدیق اور حقیقت جانے عدل و انصاف کے منافی، بے گناہ معصوم عوام کو جھوٹے کیسوں میں سخت سزائیں دینے والا عدلیہ کا ڈھانچہ بنایا گیا تھا۔ اس کے مدلے میں ہندوستانی تنخواہیں اور قہرمان مراعات دیا کرتا تھا۔ عوام جو ان کے خلاف آواز اٹھاتے ان پر جھوٹے کیس، جھوٹی ایف آئی آر درج کرتے اور عدلیہ کے ذریعے قید و بند میں ڈالتے اور تختہ دار پر لٹکا دیتے۔ یہ پاکستان میں آج بھی وہی نظام اور سسٹم جاری نہیں! جیلیں بے گناہ، معصوم عوام سے بھری جاتی ہیں اور معصوم و بے گناہ عوام کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔ اس نظام عدل کا مجرم کون ہے؟

بابا جی عنایت اللہ

۱۹۔ پاکستان میں ۹۴ سے ۲۰۲۳ تک کا طویل تجربہ کار نظام عدل جس کی طرف نظام عدل جھوٹی نیک نامی کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے عوام کو پیسے مقدمات میں قتل کرتا، ذلیل کرتا، تنگ کرتا، تنگیں کرتا اور عدلیہ کا ادارہ جس نے مقدمات کے متعلق جو تاخیر میں دیتا چلا آ رہا ہے۔ یہ قصور نظام عدل اور عدلیہ کے تحت ان کے ججز کا ہے جن کے ذمہ کام تھا تحفظ اور سلامتی اور عوام کو مکمل انصاف دینے کا اخلاقی فریضہ ادا کرنے کا ہے جو نہیں کر رہے ہیں۔ ججز ان کے عوض ان کو شاہی تنخواہیں اور ان کو بہت شاندار کاری مراعات سے نوازتے ان کی قدر بڑھاتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ ان ناانصافیوں اور تاخیر کی ذمہ داری کس کے مجرموں پر عائد ہونا چاہیے یا نہیں؟

۲۰۔ یہ مغربی جمہوریت کی سیاست کے مارشل ریڈیٹک نظریہ ضرورت کے قوانین کے تحت مجرم ججز کے مجرموں کے فیصلوں کے خلاف ہمارے کیس ختم کرنے والے مجرم کون ہیں۔ جمہوریت کے نظام حکومت کو ان مجرموں سے کیا تعلق رکھنا ہے۔ مجرم ججز کے خلاف فوری اور انتہائی قانونی کیسوں کو معاف کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۲۱۔ پاکستان کے نظام مملکت کو چلانے والے اور فرعون ان کے حواریوں نے ہمارے ملک پاکستان کی کاروباری اور سرمایہ کاری کو ملک کے حصار بن چکے ہیں۔ عوام کے بنیادی حقوق کو سلب کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ستر فیصد ملک کی پیداوار اور تقریباً نوے فیصد ملازمتیں صنعت شعبہ ہائے متعلقہ ان کی مصنوعات و متعلقہ خلائی شعبوں سے چھین لیتے ہیں۔ ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثت میں بدلتے جاتے ہیں۔ ملکی پیداوار اور مصنوعات اپنے قبضہ میں کرتے جاتے ہیں۔ قیمتیں بڑھاتے، ملک میں پیداوار اور مصنوعات کا خاتمہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ سب سے پہلے بینک اور بیمہ کمپنی کی ملکیت حاصل کرتے ہیں۔ خلائی شعبہ پر اپنی اجارہ داری قائم کر لیتے ہیں۔ ملک میں ہوٹل، ریسٹورنٹ، ہوٹلوں، ہوٹلوں جیسے تعلیمی شعبہ کاروبار تجارت کا حصہ بناتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک میں تاجر، زراعت، صنعت کے کاروبار کو خلائی شعبہ پر روکنے کی بجائے فروغ دیتے ہیں۔ یہ ملکی ملکیتوں، اداروں، فیکٹریوں، کارخانوں اور تجارتی اداروں کے مالک بھی ہیں اور ملکی تجارت کے مارکیٹ بھی ہیں اور ملک کے تعلیمی نظام تجارت کے تاجر بھی ہیں اور تعلیمی نظام حکومت کو چلانے والے حصار بن بھی ہیں۔ وہ ہر جرم تجارت اور تجارتی ہر جرم کو خلائی شعبہ پر تحفظ فراہم کرتے ہیں نظام مملکت چلانے والے ملکی خواہ عوام کے اصل غلام ملک کے مغربی جمہوریت کے ہر جرم کے مجرم حصاروں کی مکمل تیار کر چکے ہیں جو خلائی یونٹوں کو چاٹتے ہیں۔ کوٹھیوں، محلوں کو فروغ دیتے ہیں ملکی سرمایہ تجارت، صنعت، زراعت، آمدن کو اپنی ملکیت اور ملکی ذرائع کو اپنی وراثت بناتے ہیں۔ اسی قدر کی لوٹ پر تجارتی اداروں پر قبضہ بھی کرتے ہیں اور قیمتوں میں تاریخ ساز وہیلپ مارکیٹنگ، مصنوعی، خلائی، ہوٹلوں کے تمام ہر جرم پر یہ مجرم نظام بھی کرتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۲۲۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ڈھانچہ اور نظام حکومت یافتہ شاہی طبقہ اپنی بود و باش و جدید لائف سٹائل سے عیش و عشرت میں ایک دوسرے سے بڑھنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ حکومتی پالیسیوں اور محکموں کے ماتحت نمول قیمتی مالی اور کاری مار پروف گاڑیاں اور ان مہنگوں کی بہتات پائی جاتی ہے۔ جمہوریت کے ممبران کے لیے نئی نئی بلڈنگیں بنوائی جاتی ہیں۔ نئی جمہوریت کے نئے ممبران کی شاہانہ رہائش کے لیے جمہوریت کے نام پر ہر جرم و ظلم کے نظریات کے خلاف قانون پاس کرتے اور مسلط کرتے ہیں۔ پاکستان جمہوریت کے ممبران کی تجارتی ماریشس بھی ہے اور وہ حکمران بھی ہیں۔ وہ بینک اور ذخیرہ اندوز بھی ہیں۔ وہ منشیات بھی ہیں اور تجارتی ٹیکس بھی ہیں۔ وہ موسمی زرعی شعبہ ریزیوں کی نمائش میں بھی ہیں اور خصوصی نظام مملکت کے حل کرتے بھی ہیں۔ وہ اسلام کے خلاف بات کرنے والے ملکی عوام کا قتل بھی کرتے ہیں اور ان مرنے والوں کی ٹارگٹ مریدوں کے کیس کا معقول معاوضہ بھی لیتے ہیں۔ وہ ریٹائرڈ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے حواری حکمرانوں تم تو اپنی ہی ملکی عدلیہ صدیقی اور عوام کے پیارے جج مریدوں کے ظلم کے خلاف جنہوں نے ان کو مریدوں کے خلاف کرتے رہے۔ مریدوں کو لوہے کے پنجروں میں بند رکھے جانے تک نہ کھانا، پینا، جھوک اور نیندوں میں سے بند رکھا اور تم اس کا معقول معاوضہ لیتے رہے۔ حکمرانی کرتے رہے!

۲۳۔ تم وہی چودہ سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں کا ٹولہ ہو جنہوں نے سکھوں کی آزادی کی تحریک کو ختم کرنے کے لیے بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کے ایک ہی جھٹکے کے اندر اندر ان کا قتل کروا دیا تھا۔ ان کی آزادی کی تحریک کو ختم کروا دیا۔ ہاں یہ ہے کہ وہ سب تمام سکھوں کے سیاسی مجرم مجرمان بھی ہیں اور ملت و ملت کے خلاف ہر جرم کا فتویٰ دینے والے قانون کے حکمران بھی ہیں۔ بس تمہارا مجرمانہ جمہوریت کی سیاست کا وقت گزر چکا ہے۔

۲۴۔ اے پڑھان کرگساں ملک کے معاشی اور معاشرتی جسد کو نوچنے والو! اب وقت آن پہنچا ہے۔ کہ آپ ٹیبل پر بیٹھیں۔ ملت سے نہ بھاگیں۔ سوال روز عوام کے سامنے آئیں، اپنی خطاؤں کو تسلیم کریں اپنی تمام ملکیتیں اور وراثتیں ملکی خزانہ میں جمع کروائیں۔ عوام سے معافی مانگیں۔ تم سب سیاسی رہنما اور حکمران اس بنا پر معافی کے لائق ہو کہ عوام نے تم کو اس قدر اختیارات دے رکھے ہیں کہ عوام کے پاس اور کوئی راستہ نہیں رہا تھا تو وہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ختم کرتا ہیں اور تمہارے تاج پر قبضہ کرلیں یا خود اپنی اولادوں کو بیماری، بھوک اور نیندوں کی موت سے ہمکنار کریں یا خود کشیوں، خود سوزیوں کے جہنم کی رحمت سے ہمکنار ہوتے جائیں۔

بابا جی عنایت اللہ

عوام الناس کے خلاف دہشت گردی کی جنگ فوج اور عوام کا متفقہ قتال ہونے کے مترادف ہے۔ فوج اور عوام ایک جسد، ایک قبیلہ، ایک ظہیر اور ایک ہی قرآن حکیم اور نبی رحمت ﷺ کے ماننے والے اور ایک ہی ملک کے وسیع تر میں۔ امریکہ اور افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ تصور کرنا ایک کھلا دھوکہ اور ایک کھلی حماقت ہے۔ امریکہ اور یورپی طاقتیں تمہارے قتل روحانیت نہیں دے سکتیں۔ فوج کو ہندوستان کی سرحد، امریکہ کی موجودگی اور امریکہ کی نئی صلیبی جنگ کے چیلنجوں اور جدید سائنسی دہشت گردوں کو ختم کرنے کی تربیت اپنے عوام اور ان کے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے عادلانہ نظام اور جمہوریت کے حقیقی نظام حکومت کو ختم کرنے کی بات کرنے والوں، وفاق پسند، رعایت پسند، طالبان، دہشت گرد اور باغی یا غیر ملکی ایجنٹوں کا نام نہ دو۔ اہل وطن کا قتل اور ملک برباد نہ کرو۔ امریکہ کی بات نہ مانو۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ کرو۔

۲۵۔ کیا پاکستان چھ بڑی جمہوریت کے نیوکلیائی جماعتوں کے رہنماؤں، فوجی جنیٹوں کے حلقوں اور ان کے حواشی کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور ان کے سرکاری ملازمین کا ملک ہے؟

۲۶۔ کیا پاکستان چار وزرائے اعلیٰ چار گورنر، ایک وزیر اعظم، اور صدر پاکستان کے حقیقی وارثوں کے ممبروں کا ملک ہے؟ کیا پاکستان چار اسمبلیوں کے غاصب ممبران یعنی پنجاب کے وزیروں، مشیروں، وزیروں کی ملکیت ہے؟ کیا پاکستان قومی اسمبلی کے ممبران سے پنجاب کے مشیروں، وزیروں، وزیر اعظم اور صدر مملکت جیسے حقیقی وارثوں کے مجرمانہ حقوق کی وراثت ہے؟ کیا پاکستان قومی اسمبلی سے وزیر اعظم کے ممبران اور ان کے چیئرمین سے چند دہشت گردوں کی مٹ مارنی قانون سازی کو جائز قرار دینے والے حقیقی وارثوں کے مجرمانہ کی ملکیت کا نام پاکستان ہے؟

۲۷۔ کیا پاکستان کے سویلین مراعات یافتہ شاہی طبقے کے چار ڈیفنس سیکریٹریوں، سیکریٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ اور انڈر سیکریٹریوں کے شاہی قبیلے کے فرد کا نام پاکستان ہے؟ کیا پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مشنوں، انڈر مشنوں، ایڈیشنل انڈر مشنوں، اسسٹنٹ مشنوں یا ان کے پیارو مارکہ ریپ تعینات کردہ، نئے سفارتکاروں کا نام پاکستان ہے؟

۲۸۔ کیا پاکستان وفاقی حکومت کے مراعات یافتہ شاہی قبیلے کے شاہی سیکریٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ، انڈر سیکریٹریوں کے حقیقی نظام حکومت کے جائز مائنڈڈ مشیروں کا ملک ہے؟

بابا جی عنایت اللہ

۲۹۔ کیا پاکستان کے وفاقی و صوبائی انتظامیہ کے عہدیدار یا فوجی شاہی جبہ کی انتظامیہ، آئی بی۔ آئی جی۔ ایڈیشنل آئی جی۔ ایس پی، ڈی ایس پی، انسپکٹروں اور تھانوں کے سرکاری عہدیداروں جن کے ذریعے حکمران طبقہ اور اعلیٰ سرکاری طبقہ کے عہدیدار ان سے اپنی من مانی کرواتے، عام عوام پاکستانیوں کو یرغمال بناتے آرہے ہیں کیا حکمرانوں کے احکامات، غارت، رشوت کے ذریعے بے گناہ انسانوں پر ذاتی تشدد اور پھر جیلوں میں بند اور معصوم، بے قصور انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکانے کا نام پاکستان ہے؟ کیا یہ تحسین اور جرمانہ نظام حکومت اور اس کا سکوتی و سیاسی جمہوریت کے ذریعے عام عوام کو محکوم و غلام بنا چکا ہے؟ کیا اس تحسینی نظام حکومت کا خاتمہ ایک طبی فریضہ اور تم عبادت نہیں ہے؟

۳۰۔ کیا پاکستان کے عہدیدار یا فوجی شاہی جبہ کے عدلیہ کے چیف جسٹس پی سی او جس اور ان کے منصفوں کے جبہ و جمہوریت کے تحسینی نظام حکومت کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر اور حکمرانوں کے جرائم کو قابل تعزیر جرائم بنانے پر معمور نہیں رہا۔ جرم فوجی ڈکٹیٹر، سیاسی جرم حکمران محکوم عدلیہ کے جرائم کی نشانیاں نہیں ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اس کے مطابق حلف نامہ کے علاوہ موجودہ تاریخی تحسینی محکوم عدلیہ کی پشت پناہی کا نتیجہ نہیں! کیا پاکستان کے آئین کو توڑنے والے غاصب جرم فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے جرم حکومتی ساتھیوں کو تحفظ فراہم کرنے کا نام عدلیہ پاکستان جاری ساری نہیں ہے۔ کیا چیف جسٹس پاکستان، ان کے منصفوں کو بار کونسل ریفرنس اور ظہیر عدالت کے مطابق ملک کے جرم فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے حکومتی عہدے کے خلاف قانونی کارروائی کرنا ان کے لیے جرم بن نہیں چکا۔ حکمرانوں کے قانون کے تحسینی فوجی ڈکٹیٹر کا معاف کرنا۔ ان کے تمام تر حکومت کے جرم کو ختم کرنا اور ان کو حکومت میں شامل کرنا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے کھلے جرائم نہیں ہیں۔ عدلیہ کی یہ خاموشی یہ غفلت یہ عدم کارکردگی پاکستان ملک کی تباہی میں برابر کی شریک نہیں رہی؟ کیا چیف جسٹس افتخار چوہدری نے عدلیہ اور ملک میں ایک انقلاب برپا نہیں کیا؟ کیا اب بھی ان کے جرم اقتدار پر قابض رہیں گے۔ کیا چیف جسٹس آف پاکستان پناہ ان جرموں کی سزا میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ جرم جاری رہیں گے۔ کیا عوام پاکستان ان جرموں سے واپس نہیں لیں گے؟

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہاتھ میں نہ ہو تو [illegible] کیسے!

۳۱۔ جب پرویز مشرف فوجی طاقت کے بل بوتے پر نواز شریف کی منتخب حکومت کو برطرف کر کے اقتدار پر قابض ہوا تو اس وقت پاکستان کی سرزمین امریکہ کو افغانستان پر حملے کرنے کی عوامی خواہش کے خلاف رائے کے نتیجے میں چھپ رہی تھی۔ ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر پہلی ہی حکومتی وزارت مستورات کو دیکھ رہی ہے، یہ تین بے اختیار وزیر، مشیر، وزیر، سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے عہدے وقف ہوئے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط مجالس، مخلوط حکومت کے طریقہ کار کے ذریعے اسلامی تعلیمات کے خلاف مغربی جمہوریت کے نفاذ کے لئے بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی کھلی اجازت دیدی۔ ملک کو ریاست مدینہ بنانے کا وعدہ کیا تھا پہلے ۵۹ فیصد شہری وعدے کے حسن ملک کو ووٹ دیتے تھے اب ۵۱ فیصد مستورات بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی ہیں۔ ان کے مراعات یافتہ طبقہ یہ بعد یہ فوج کے شہری طبقہ کی تعداد پڑھے لکھے متوسط طبقہ کی ملک کو ووٹ دینے والوں کی تعداد نے ان کے حلقہ بندی کے حلقوں پر پابندی لگانے اور بلدیاتی انتخابات کے ذریعے ۵ سال تک قسطوں میں زرمبادلہ کی شکل میں دینے کے جرم عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس مسجد مدرسہ کے ساتھ مسلک مدرسہ حصہ کے طلباء اور طالبات نے ان کے ان حکومتی جرائم کے خلاف تحریک شروع کی۔ ۲۰۰۳ء کے آئین کے مطابق صدارت کے خلاف بات کی۔ پرویز مشرف اور اس کے حکومتی اتحادیوں مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، ہزارہ مسلم لیگ اور تحریک جمہوریت نے ان کا قتل کر کے رکھ دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں جسٹس افتخار چوہدری ایک ایسے چیف جسٹس سپریم کورٹ تھے جنہوں نے ان جرائم کے خلاف زخم فوجی ڈکٹیٹر کے حکومتی ٹولے کے خلاف فوٹس لیا اور کارروائی عمل میں لائی جو اس کی تباہی کا باعث بنی۔

۳۲۔ پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر نے حکومت چھیننے کے قتل ملک کے ساتھ ایک بہت بڑا جرم کیا۔ اس نے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم حکومتی ٹولے کے ملک بدر، بھگوڑوں، مفروروں کو مغربی جمہوریت کے سیاسی حکومتی نظام کے مطابق بارس ریڈیگ آرڈیننس کے تحت تمام مجرمان کو عام معافی نامہ جاری کر دیا اور اس نے اپنی جان کی امان پائی۔ مریدکی مرشدی کے مطابق الیکشن ہوئے۔

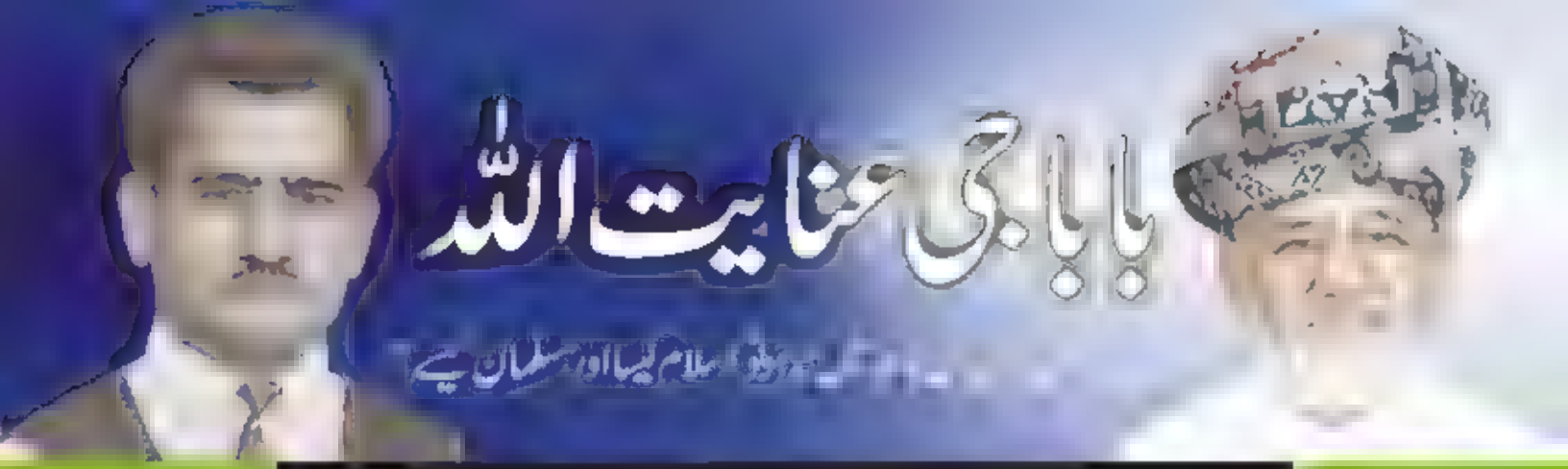

ایک طرف مریدہ اور اپنی پسند کے سیاسی مجرموں کے ساتھ ایل ڈی اے کے ان 576 ارب روپے کی شفاف اور قرعہ جو اس بکسوں میں پڑی تھی واپس کر دی۔ کیا رہا ہوں کا سودا ہی نہیں کیا۔ ہمارے محل کا کیس بھی ختم یا قتل کے کیس بھی معاف ہے۔ یہ ان کے لیے بنیادی تعلیم بی سے کم کر کے میٹرک کر دی گئی بنیادیہ کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے قتل کر دیا۔ اس کا تمام فائدہ پی پی پی کے صف علی زرداری کو ملا۔ جنہوں نے بنیادیہ کے ساتھیوں کو ختم کر دیا۔ مریدہ نے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر سلم لیگ (ن) کے نواز شریف کو الیکشن سے باہر رکھا۔ مجرموں پر مشتمل کی حکومت قائم ہوئی۔ انہوں نے جنرل پرویز مشرف کی مریدہ پالیسیوں کو کسی طرح جاری رکھا۔ معیشت، صحت اور ایجوکیشن کی تمام جماعتوں کے رہنما کسی بھی کے قابل نہیں رہے۔ حکومتی سرکاری ملازمین اور مراعات یافتہ طبقہ کو نوازنے کے لیے اور حکومتی وزراء کے حلقوں کو خوش کرنے کے لیے ان کی تنخواہیں اور سرکاری ہوتیں بڑھائی گئیں۔ اس رشوتی، تحسین طریقہ کار سے جنرل مشرف کی مراعات یافتہ طبقہ اور سرکاری ملازمین تو خوش ہو گئے لیکن عام اور اہل وطن وہ پہلے سے زیادہ بے روزگاری غربت، افلاس، بجلی، پانی، گیس اور خوردنیات حیات کی قیمتوں میں ان مجرموں کے شاہی خرچات برداشت کرنے کے لیے اضافہ ہو گیا۔ چیف جسٹس پاکستان افتخار محمد چوہدری ان تمام لوٹوں میں تاحیات کیوں رہے ہیں۔ یہ یہ ان آلوؤں کے مجرموں کا وہ ان کے راستے میں حائل ہو ان کو چلنے ہی نہیں دیتا۔ کیا یہ تمام تر مراعات آلوؤں نہیں لیتے۔ تمام حکومتی مجرم حکومت میں بیٹھ کر ہمارے شان مٹاتے جا رہے ہیں۔ یہ ان تمام کی ٹیں الیکشن سے قبل ان مجرم حکمرانوں کی شان ہوئی جا تیں تو کیا یہ الیکشن میں حصہ لے سکتے تھے۔ یہ عوام کو کامیاب ہونے دیتے اب بھی ریفرنڈم اور اپنی حیثیت کو بچا لیں۔ عام اور عوام کے ساتھ ان مجرموں نے ایک کھلا مذاق کیا ہے۔ اب تمام جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم رہنما اور ان کے کارندے این آر او کو ختم کرنے کے لیے ایک مہم چلا رہے ہیں۔ عوام اور یہ ان کا بہتر علاج جانتے ہیں۔ یاد رکھو پاکستان کے عوام اور صاحبان ان حکومتی مجرموں کو کسی قیمت پر معاف نہیں کریں گے۔ مخلص اور وطن پرست سیاستدانوں کو جو ان جرم میں شامل نہیں ان کو عام اور عوام کا کھل کر ساتھ دینا ہوگا۔ یہ اللہ ملت کی رہنمائی فرمائے اور اس کو درست کی منزل کا راستہ بتائے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما ان کا مجرم ٹولہ ملک کے خزانہ وسائل، ذرائع آمدن، مال و متاع پر قابض حکمران کے شاہانہ تصرف میں ہیں!

۱۔ پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر سولہ کروڑ اہل وطن کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ ملک کا خزانہ، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، اندرون بیرونی قرضے اور تمام ملک کا مال و متاع ان شاہی حکمران ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ درباری بیوروکریسی کی ملکیت اور ان کے شاہانہ تصرف میں نہیں ہے۔ ان کے علاوہ ملک کے ستر فیصد کسانوں، مزدوروں، تنخواہ دار فیصد محنت کشوں، ضرورتمندوں یا عوام میں سے کسی ایک کو بھوک، ننگ، غربت، افلاس، بیروزگاری، بیماری اور موت سے بچانے کے لیے اس غاصب حکمران ٹولے نے ان کو ایک پانی کا گلاس یا علاج معالجہ کے لیے بھی کبھی دیا ہے تو سوا سو روز عوام کو بتا دو جو اس ملک کے مالک وارث ہیں کہ یہ جمہوریت کے شاہی مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی بیوروکریسی نے ملک کو اپنی ذاتی وراثت بنا لیا ہے۔ یہ ہے نظام مملکت جس سے تمہارے بچے کہا جاتا ہے کہ تم جمہوریت کے بارے میں پڑھو لیکن اور نظریہ ضرورت کے حکومتی جرائم کے ذریعے ملک کے سوا سو روز عوام کے وسائل، مال و دولت اور خزانہ کو اپنی ملکیت بنا لیتے ہو۔ اے مجرمان ملت! تم ہی ایک ایک پائی کا حساب اہل وطن کے سوا سو روز عوام کو دینا ہوگا۔ عدلیہ سے انصاف ہو اور نہ عوام انصاف نہ ہونا جانتے ہیں۔

۲۔ پاکستان میں جاگیردار، سرمایہ دار کا جمہوریت کا باطل غاصب نظام حکومت، این آر او کے شاہی جمہوری نظام کے خلاف جس نے مسلط کر رکھا ہے۔ ملک میں کم و بیش چھ ہزار خاندان پر مشتمل کی شاہی حکمران ٹولہ کے جمہوریت پسند سیاستدانوں کی مکمل درباری جماعت کی سازش رچ رکھی ہے۔ ملک کو جمہوریت کا تحفہ عنایت کیا ہے۔ یہ سرمایہ دار، جاگیردار، وڈیرے کے باووں کے علاوہ سوا سو روز عوام کی مائیں باوں پیدا نہیں کرتیں۔ یہ غیر فطرتی طریقہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک اس ملک پر جمہوریت کے شاہانہ نظام حکومت کے مجرموں کی اجارہ داری مسلط رہے گی۔

۳۔ پاکستان میں جمہوریت کے الیکشنوں میں تیس پینتیس فیصد ملکی عوام حصہ لیتے ہیں۔ اس حقیقت کو بار بار بتانا ضروری ہے کہ فرض کرو ایک این اے کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں چودہ سیاسی جماعتیں اس حلقہ الیکشن میں شمولیت کرتی ہیں۔ ایک جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ لے کر ممبر بن جاتا ہے۔ چودہ سیاسی جماعتوں میں تو حکمران شاہی جماعت کا بدترین نمائندہ شکست کھا کے منتخب ہو کر ممبر کامیاب بن گیا۔ یعنی بقایا تیرہ سیاسی جماعتوں کے پاس ۸۰ ہزار ووٹ موجود ہوتا ہے۔ وہ ان کا نمائندہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

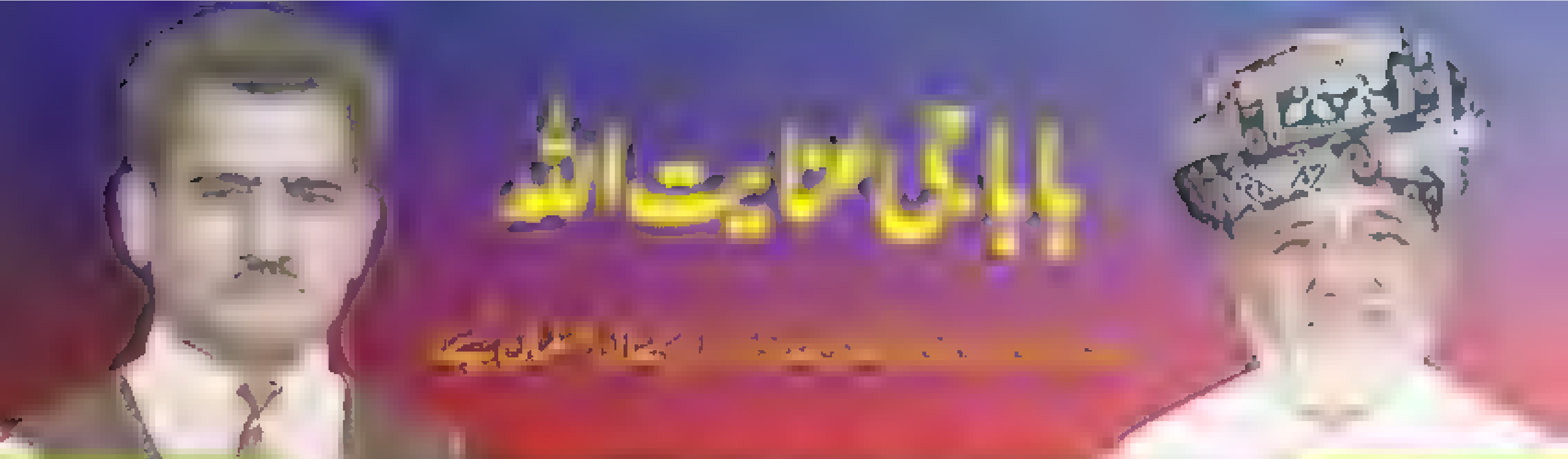
باباجی عنایت اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بابا جی عنایت اللہ

۵۔ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے جس طرح ان مسجد و مدرسہ حفصہ کے دینی مدرس کے طلبہ، طالبات و معلمات کے خلاف فوجی اور تمام سرکاری مشنری کے ٹینکوں اور فائر بریگیڈ کے ذریعے بے بنیاد جھوٹے الزامات کا سہارا لے کر اسلام کے علاوہ بات کرنے والوں کو دہشت گرد بنا دیا۔ اس طرح مسجد اور تعلیمی ادارے مسجد حفصہ کو جدید اسلحہ کا ڈپو اور افغانستان اور دوسرے ممالک کے دہشت گردوں کا ٹریننگ سنٹر بنا دیا۔ اس طرح اسلام اور اس کے طلبہ اور طالبات کے ساتھ ساتھ تمام اس مشنری کی کہ جس کو اپنے جیسی ان سے نفرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ دینی مدارس کے طلبہ، طالبات، معلم و معلمات اور دین محمدی ﷺ کی امت کا دنیا کے سامنے ایک ایسا نامناسب اور توہین آمیز تاثر قائم ہوا کہ جس کی وجہ سے پوری دنیا میں دین محمدی ﷺ کے خلاف ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے دہشت گرد سیاسی حکومتی ٹولے کے مجرموں نے میڈیا کے ذریعے پیش کیا۔ اس نے مسلمانوں اور دین محمدی ﷺ کے پیروکاروں اور دین محمدی ﷺ کے علاوہ بات کرنے والوں کا مذاق اڑانے یا دوسرے الفاظ میں کہ دنیا کے سامنے دہشت گرد، خونخوار، جہالت پسند، انسانیت کے دشمن اور دینی مدارس کے طلبہ کو دہشت گردی کے ٹریننگ سنٹر بنا کر پیش کر دیا۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے قندھار پرست مجرم حکومتی ٹولے کے ہاتھ لگ چکا تھا جنہوں نے مریکہ، اسرائیل اور انڈیا کی ملت دشمن دین دشمن زبان ملت کے تمام اداروں بالخصوص فوج اور ٹی وی کے منہ میں رکھ دی گئی۔ جمہوریت کے مجرم حکومتی دہشت گردوں نے اسلام کے علاوہ بات کرنے والے ہر مسلمان کو دہشت گرد اور ملت کا دشمن بنا دیا۔

۶۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ایک مسلم شیطانی ریاست کے روپ میں ایک بدترین ملت دشمن بے رحم درندہ صفت انسان تھا۔ یہ ایک سیاسی مذہبی سیاسی جماعتوں کے چند ورغلائے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر پاکستان میں ۱۵ فیصد مستورات نے حقوق نسواں کے نام پر ایک بہت بڑا ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، سپیکر، صوبائی وزراء، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدر مملکت کے عہدے وقف کر دیے۔ بارسوخ ٹریڈنگ کے تمام نے کھٹے سے ہوئے مجرموں کی سیلی ممبران کی مشت رہے نے حقوق نسواں کا تحفظ کا مجرمانہ قانون پاس کروا دیا۔ اس طرح پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی مراعات یافتہ طبقے کے لیے ملک کی اقتصادی فوج کا رستہ کھول دیا۔ اس کے بعد ۴۹ فیصد غاصب ظالموں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ان کی ہی مستورات کا مزید حکومتی اخراجات کا بوجھ عوام پر ڈال دیا۔ مخلوط حکومت مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی خدمت نے ملک کے وسائل، فوج، آمدن، تجارتی ادارے، بیرونی قرضہ پر ایک خوفناک شب خون مار کر ملکی معیشت کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

مخلوط معاشرے کے ذریعے قرآن تعلیمات کے خلاف ملک کو ... بنا رکھا ہے۔ پاکستان کو مغربی تہذیب عریانی فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری کا گہوارہ بنا دیا۔ گلی محلوں شہروں، سرکاری دفاتر میں مساج سنٹر کھول دیے گئے۔ اس معاشی، معاشرتی و دینی نظام حیات کو ختم کرنے والوں کے خلاف ... مسجد و مسجد حفصہ کے طلبات نے کل سے ... کے جرم حکومتی ... کی مخالفت کی۔ یہ حیات کم و بیش چھ ماہ تک جاری رہی۔ حکمران ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے حقائق کو چھپاتے، ان کو مین قومی دشت ... بتاتے رہے۔ جب یہ تحریک زور پکڑنے لگی تو فوجی ڈکٹیٹر کے حکمرانوں نے ان کی مسجد و تعلیمی ... حفصہ اور ان کی رہائش کالونی کو پولیس، رینجرز کے ذریعے ان کا گھیراؤ کر دیا۔ ان کی بجلی سوئی گیس اور ہر قسم کی خوراک بند کر دی۔ حتیٰ کہ ان کا پانی بھی بند کر دیا۔ ٹی وی و تمام ذرائع ابلاغ کے اداروں نے ان کی مسجد اور مدرسہ کو عالمی دہشت گردوں کا مین ... بنا دیا۔ پھر فوج کے ذریعے طالبات ... کے معلم و معلمات کا دو دن تک قتال جاری رکھا۔ ان کی لاشوں کو فاسفورس بموں اور دوسری جدید ٹیکنیک کے ذریعے جلاتے رہے۔ کم و بیش چار ہزار معصوم، بیگناہ ... طالبات کا قتل ... کا نام و نشان مٹا دیا۔ فطرتی تقاضا تھا کہ اس پر تمام ملک کے عوام فوج کے خلاف کھڑے ہوتے۔ فوجی افسران کا قتال جاری رہا۔ عوام کے ... فوج جیسے سرمائے کو اس بدخو، بدبخت و بے دین انسانی قاتل فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے تحفظاتی مجرم حکومتی ... نے فوج کی عزت و حرمت کو تباہ کر رکھا ہے۔ اب فوج سے نفرت کرنے لگے۔ یہ فوجی ڈکٹیٹر کا حقوق نسواں کے نام سے غیر آئینی پاس یا ... قانون کی مجرم ... اور طبقہ کی مستورات کا عملی خون کرنے کا قانون نہیں ایسا ان تمام کو بھی مغربی جمہوریت کا مجرم ... اور ... طبقہ بھی ختم کرے گا۔ ہر زمین ایسا ... اور محکوم عوام کا معاشی خون پیتے رہیں گے اب مدینہ ہی تمام حکومتی مجرموں کے ... کے تحت معاف کیے گئے جرائم کا فیصلہ کرے گی۔

۷۔ اس سے قبل امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے افغانستان جیسے ... ملک پر بغیر کسی وجہ کے طاقت کے نشہ میں گم اور ... اور اپنی حاکمیت کی تسکین کی خاطر جدید ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ یہ فوجی ... اس کے مجرم حکومتی ساتھیوں نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو اپنے ملک کی سرزمین کو جنگی طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیدی۔ اہل وطن کو تحفظ دینے میں کامیاب ہو۔ امریکیوں نے مل کر افغانستان کی معصوم، بے گناہ عوام کے ساتھ یک ... سوز قتال کا جرم ... کیا۔ افغانستان کے لاکھوں ... جانوں کا قتال ہو۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام لیسا اور مسلمان ہے

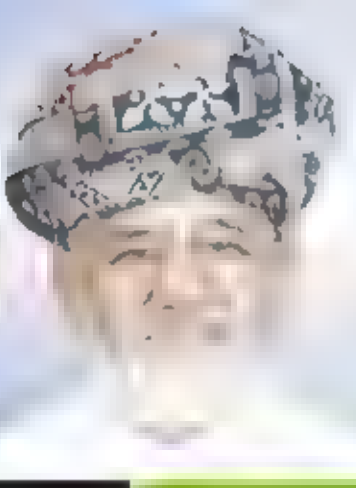

بے شمار فوجیوں کے ساتھ فضا میں رہتے رہے۔ اس عرصہ میں بے گناہ بچے بوڑھے عورتیں معذور ہوئے۔ افغانی حریت پسندوں کو جو وہاں سے بھاگ کر پاکستان کی حدود میں آتے ان کو مرغیوں کے دڑبے رہتے وہ ان کو پنجروں میں بند کرکے پی ٹی وی پر لے جاتے۔ یہ ہے ملکی اور انسانیت کے قاتل کا جرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا وزیر اعظم شوکت عزیز دونوں مہاجر تھے جو ایک خصوصی مشن پر مغربی طاقتوں نے پاکستان پر مسلط کیے تھے۔ آج بھی وہ انسانی قاتل اور ملک دشمن رہنما جو پاکستان میں مختلف حیلوں میں درباریں مغرب کی گود میں بیٹھے شاہی محل میں عیش کی زندگی گزار رہے ہیں ان کا پیدا کردہ افغانستان کا مسئلہ پاکستان کی عوام اور فوج کے درمیان نفرت کا سبب بن چکا ہے۔

۸۔ اس سے قبل ایک فوجی بدبخت ڈکٹیٹر جنرل یحییٰ خان آیا۔ اس نے اور اس کے حکومتی ٹولے نے مشرقی پاکستان کو الگ کردیا۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا گئے۔ چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز چار چیف سیکرٹریز بنائے۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے ۱۔۔ ممبرین اسمبلی، وزیروں، چیف منسٹروں کی جگہ ۱۹۰۰ ممبرز پی سے، ممبرین اسمبلی، قاتل منسٹروں وزیروں اور گورنر مراعات یافتہ شاہی جتھے فوج و ملکی معیشت پر پل رہے ان مجرم حکمرانوں اور ان کے مراعات یافتہ جتھوں کے ٹولے کا سرغنہ یہ بدبخت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تھا جس نے تمام حقوق عوام کے نام پر ۱۸ فیصد مشورت کے حقوق کے نام پر شاہی ٹولہ اور مراعات یافتہ جتھوں مشورت اور ان کے حکموں کو ملک کے ۸۲ فیصد وسائل، ذرائع آمدن ملکی خزانہ کے حوالے کیا۔ اس کے علاوہ جمہوریت کے مخالف نظام حکومت کے ذریعے مروجہ کے عذاب نے جنگلی آزادی نے قومی تعلیمی دینی تہذیب اور سماجی معاشرہ کو ختم کردیا۔ اس کے بعد موجودہ حکمرانوں نے قومی تعلیمی تجاویز کے خلاف اس مجرمانہ نظام کو ختم کرنے کی بجائے ملکی خزانہ سے بدکاری پھیلانے کا عمل اسی طرح جاری رکھا۔ حکومتی ٹولے نے جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت مل جس کے جسد نے ایک معاشی و معاشرتی ناسور بنا دیا ہے۔ ان عیاش مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولے کے مجرموں نے ملک کو تباہ حال بنا دیا ہے۔

۹۔ یہ موجودہ حکمران جو فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھی ٹولے کے حکمران بنے ہیں، اس کی بجائے کہ یہ کام کرتے ہیں ملک وطن کو بنانا پسند فرماتے کہ طالبان کی شکل میں مریکہ کے کٹھ پتلی ہے، انڈیا کے ایجنٹوں کے مہاراجہ کے خطرناک تربیت یافتہ جدید اسلحہ سے لیس دہشت گرد ایجنٹوں کے ذریعے سوات وزیرستان علاقہ جات اور پورے پاکستان میں ریموٹ کنٹرول اور خودکش حملوں کے ذریعے معصوم عوام کا قتل عام کروا رہے ہیں۔ اسلحہ اور طالبان ان کے پکڑے جا رہے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

کیا امریکی ڈرون حملے اور فوج پاکستان قبائلی عوام کا اجتماعی قتل عام کر رہی ہیں یا امریکی فوج نے افغانستان کے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر رکھا ہے۔ یا تمام افغان مسلمان اپنے ملک کی آزادی کے لئے جان بچانے کے لیے فوجی اڈے کے علاقے میں ہجرت کر رہے ہیں۔ یا امریکی افغان سے بھاگ رہے ہیں۔ یا امریکی افغان کے گلی کوچوں میں ٹہلتے دکھائی دیتے ہیں۔ یا ہمارے حکمران فوجی اڈے پرویز مشرف کی حفاظت کے لیے موجود ہیں۔ یا امریکہ نے پاکستان کی آزادی اور خودمختاری کو تسلیم کر لیا ہے۔ یا فوجی اڈے پرویز مشرف اور شوکت عزیز کا حکم بجا لا رہے ہیں۔ یا امریکہ مسلمانوں کے قتل سے ملک میں دہشت گردی کو ختم کر رہا ہے۔ یا پاکستان کے عوام اس قتل عام سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ یا تمام سیاسی جماعتیں اس انسانی قتل پر اسی طرح خاموشی اختیار کیے رہیں گے۔ یا تمام پاکستانی فوج کے حکمرانوں کے تحفظ کے لیے متفق رہے گی۔ یا ملک کی وفاداریاں ان کی حفاظت کریں گی۔ یہ امریکہ کی انسانیت سوز جنگ کب تک لڑتے رہیں گے۔ کیا یہ حکومتی تماشے جاری رہیں گے۔ یا پاکستانی عوام فوج کی جنگ کی حمایت جاری رہے گی۔ یا خانہ جنگی سے ملکی معاشیت ختم کر کے ملک اور ملکی قوت غیار کے حوالے کر دی جائے گی۔ کیا یہ حکومتی وفادار مشن کی تکمیل کر رہے ہیں۔ یا اس طرح ۱۹۷۱ء میں اور اسلام کا نفاذ رک جائے گا۔ فطرت کا خوفناک نشتر چلنے والا ہے۔ ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ! قومی حکومت تشکیل دو! خانہ جنگی فوری طور پر بند کرو۔ ملکی معاملات ورثاء کی بلیت کے مطابق مختصر اور سلیس زندگی بسر کرنے والے ضرورت کے مطابق مختصر مل بصیرت اور مل بلیت [illegible] عام مملکت [illegible] ایک عام مملکت [illegible] کے مطابق [illegible] پالیسیاں ایک عام مشاورتی [illegible] ہیں۔ [illegible] حالات بدلتے رہیں گے۔ یا یہ [illegible] نہیں!

[illegible] یا ملک کی [illegible] دہشت [illegible] قتال [illegible] ہے جو ملک دشمن بیرونی فوج اور امریکہ کے ظلم سے پاکستان کے عوام کا قتل [illegible] ہے۔ کیا یہ عمل فوج اور عوام کے درمیان نفرت کا سبب نہیں۔ فوج کی عزت و حرمت کو نہ روندو۔ اس کی تذلیل نہ کرو۔ عوام اور فوج بھی ان کو معاف نہیں کریں گے۔ یہ ہمارے حکمران قاتل ہیں۔ جب ملک میں جمہوریت کے مجرمانہ حکومت کے بارے ریفرنس اور نظریہ ضرورت کے تحت تمام مجرموں کے قتل کے پیش ہونے والے مقدمات کو ۵۲ رب کے پیش نظر ان کے ہر جرم کو معاف اور بیرون ممالک سیاسی رہنماؤں کے سرے محلوں اور سوئس بنکوں کے پیسے ختم کر دیے جائیں۔ جب فوجی اڈے جان بچانے کے لیے امریکہ کی قطعی [illegible] کے تحت حکومت ان کے مجرموں کے حوالے کر کے بھاگ جائے۔ اس ڈیل سے مستفید ہونے والے مجرم حکمران اور بیرونی ممالک کے بیرونی مجرموں کے خلاف کیسے کوئی قانونی کارروائی کر سکتے ہیں۔ یہ صرف عوام کو بیوقوف بنانے جا رہے ہیں۔ عدلیہ اس پر خاموش رہتی ہے یا فائلوں سے نام مٹتی ہے تو عوام عدلیہ کو بھی مجرموں کی صف میں شامل کرنے میں کوئی روک نہیں سکتا۔ عوام کو اور عدلیہ کو جاگنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

۱۱۔ ملک مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے حلقوں کا مجرم مددگار بن چکا ہے۔ ملک کے قلم کاروں، کالم نویسوں، تجزیہ نگاروں، میڈیا سے منسلک اہل دانش، شاعروں اور قلمی جہاد کرنے والے صحافیوں اور صحافت کے میدان میں تمام جہاد کرنے والے سب کو حقائق کی روشنی میں جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت، اس کے حلقوں اور مغربی دنیا کے بلیک دہشت گردوں کو مغربی اور پاکستانی عوام اور دنیا کے عالم کے سامنے لانا اور ان کا ظلم و بربریت روکنا، ملک و وطن عوام کا شعور پیدا کرنا عوام کے خلاف ملکی جنگ کو ختم کروانا، ان کا طبقہ جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۳ء تک ملک میں رائج رہی اور موجودہ جمہوریت، عدالتی نظام مملکت اور عدالتی نظام حکومت کو بھی روکنا ان مجرم حلقوں کے لیے موت کا پیغام ہے جس سے یہ بچ نہیں سکتے۔ ملک میں تمام تر خرابیوں کی جڑ مجرمانہ کاوشیں، سوچ اور عوام کے معاشی قتل کا نتیجہ ہے۔

۱۲۔ ملت کے سوچ اور فکر کو یکسر تبدیل کرنا ہوگا۔ ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کرنا اور عدالتی نظام کا خاتمہ کرنا ان دشمنوں اور اہل بصیرت ملت کے فرائض کا بنیادی فریضہ ہے۔ تاکہ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرمانہ پارلیمنٹ اور خصوصیت جیسے غاصب قوانین ختم کیا جا سکے جمہوریت کے تمام حلقوں سے چھینے ہوئے دولت، تمام فنانشل تجارت، سرکاری مراعات مفاد خاص اور ملکی قدرتی وسائل مجرموں سے واپس لیا جا سکے۔ عدالت اور عوام کو ان کے معاشی، معاشرتی قتل سے بچایا جا سکے۔

۱۳۔ ملک کا مقدر حکومت ان مجرموں کی بجائے دین محمدی ﷺ کے مطابق جمہوری طریقہ انتخاب کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ عمل میں لانا اہل وطن کی بنیادی ضرورت ہے تاکہ ملک کی قیادت امین اور اہل بیت والے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔ جمہوریت کے ممبران اور مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ اور اس کے طریقہ کار میں بنیادی فرق ہے جیسے دن اور رات میں موجود ہے۔ الیکشن اور سلیکشن میں فرق صاف ظاہر ہے کہ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مطابق معاشی اور معاشرتی تنخواہ دار کے مجرم فرد کو بذریعہ الیکشن چننے کے پابند بنائے جاتے ہیں۔ جس سے یہی مجرم بار بار منتخب ہوتے ہیں سلیکشن دین محمدی ﷺ میں عوام مکمل آزاد ہوتے ہیں ان کو ایسے نمائندہ کو چننا ہوتا ہے جو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کے سنت، اخلاق حمیدہ کے قریب ترین ہوتے ہیں۔ کوئی فرقہ پرست وہابی یا اہل حدیث یا کوئی شیعہ مولوی یا کوئی چودھری سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے منشوروں کا سیاسی فرقہ پرور سلیکشن کے چناؤ میں کوئی جگہ نہیں رکھ سکتا۔ تبھی عدالت اور عوام اس کو سماجی، روحانی طریقہ کاری روشنی میں جمہوریت کی اصل روح کے مطابق مجلس شوریٰ کے نمائندہ کو چننا ہوتا ہے۔ فرقہ پرست مولوی اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے منشوروں کے فتنے سے ملت کو نجات مل جاتی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۱۴۔ جمہوریت کے جمہورانہ نظام حکومت کے مطابق حلقہ انتخاب میں ممبران کے چناؤ کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما اپنا اپنا امیدوار کھڑا کرتے ہیں۔ یہ کوئی بھی سرمایہ دار، جاگیردار، شخص الیکشن کی فیس جمع کروا کر اپنا نام رکنیت الیکشن کے لیے درج کروا دیتے ہیں۔ جبکہ مجلس شوریٰ کے حلقہ انتخاب میں کوئی شخص اپنا نام ممبران کے چناؤ کے لیے پیش نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے شخص کا نام سلیکشن کے لیے تجویز کر سکتا ہے۔ نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے نہ ہی کوئی سیاسی رہنما۔ نہ کوئی فرقہ پرست معاوی ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی فرقہ پرستانہ فتنہ عوام الناس میں دینی خوبیوں کے ورثہ کا چناؤ کرتے ہیں۔

۱۵۔ جمہوریت کے جمہورانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے اپنی اپنی سیاسی جماعتوں کے امیدوار کھڑے کرتے ہیں جو صاحب حیثیت جاگیردار، سرمایہ دار ہوتے ہیں۔ جن کے پاس دولت ہو۔ الیکشن کے شاہی اخراجات برداشت کر سکتے ہوں۔ جبکہ مجلس شوریٰ کے ممبران کی سلیکشن کے لیے اہل حلقہ کے عوام کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ایسے افراد کا چناؤ کرتے ہیں جن کی زندگی کا کردار و شخص نبی کریم ﷺ کے اخلاق حمیدہ اور اسوۂ حسنہ کے قریب ترین ہو۔ امانت و دیانت، صداقت و حکمت، عدل و انصاف اور زہد و تقویٰ کا پیکر اور معرفت الٰہی کی دولت سے مالا مال ہو۔

۱۶۔ جمہوریت کے جمہورانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے امیدوار کھڑے کرتے ہیں۔ جن کے پاس وافر تعداد میں مادی وسائل، مین پاور، سیاسی قوت موجود ہو۔ جبکہ مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ کے لیے سیاسی قوت اور مادی وسائل کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ عوام الناس دینی خوبیوں کے ورثہ کا چناؤ کرنے کے پابند ہوتے ہیں اس چناؤ پر کوئی خرچ نہیں ہوتا۔

۱۷۔ جمہوریت کے جمہورانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے امیدوار کھڑے کرتے ہیں۔ جو چرب زبان، ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھتے ہوں۔ عوام کو جھوٹے وعدے، فریب، دھوکہ دینے، حق تلفی کرنے، ظلم و ناانصافی کرنے کے ماہر ہوں۔ جبکہ مجلس شوریٰ کے ممبران کے متمنی امیدوار کے مالک، عادل، انسانی حقوق و فلاح کے متمنی اور ہر قسم کی خوبی سے مزین طیب شخص کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے ہیں۔ خوف خدا ان کی زرہ ہوتی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

۱۸۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے وہ لوگ جو اپنی جماعت کی شہرت کی بنا پر ٹکٹ لیے میدان میں کودتے ہیں جو خود بھی دھونس دھاندلی، فنڈ، روپیہ اور سیاسی اثر و رسوخ میں کامیابی کے حصول کے لیے ہر قسم کے جرم کرتے ہیں اس سے برطانوی مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں نہ کوئی سیاسی رہنما ہوتا ہے اور نہ کوئی میدان میں رہتا ہے۔

۱۹۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے وہ لوگ جو الیکشن جیت کر ایم پی اے، ایم این اے بنتے ہیں وہ اپنے اپنے حلقہ کے پانی، بجلی، گیس، تعمیرات کے محکمہ جات، پٹواریوں، تھانوں کی رشوت، کرپشن کے ریٹ مقرر کرتے ہیں سرکاری سطح پر اس رشوت، لوٹ مار سے اکٹھی کی ہوئی دولت سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ جو کوئی اہلکار اونچ نیچ کرے اس کو تبدیل یا معطل کروا دیتے ہیں۔ کوئی سرکاری اہلکار یا فرد ان کے سامنے چوں تک نہیں کر سکتا۔ برطانوی مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں کوئی شخص کسی کا نام سلیکشن کے لیے پیش نہیں کرتا۔ اہل حلقہ کو پابند کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کی بنا پر چنا جاتا ہے۔ اس لیے معاشرے میں کرپشن، رشوت یا کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہوتی۔ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے فتنہ سے بچ جاتے ہیں اور انسانیت معتدل و معاملات کے نظام کے خوگر بن جاتے ہیں۔

۲۰۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے وہ سے طبقاتی رہنما، حلقہ انتخاب میں بسنے والی جنتا کے میدان میں کودتے ہیں جو معاشی و معاشرتی طور پر اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ سیاسی نمائندوں کا الیکشن دنگل ہوتا ہے۔ جو بہترین معاشی، معاشرتی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے وہ کامیابی سے ہمکنار ہو کر ممبر اسمبلی بن جاتا ہے۔ اس جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے طبقاتی شاہی رہنماؤں اور منتخب ہونے والے طبقاتی ممبر میدان کے وہ لوگ قدیم و میش تیہتر فیصد کے قریب ہے جو الیکشن میں حصہ لیتے اور جیت کر ملک کے اعلیٰ عہدوں کو سنبھال کر جمہوریت کے مجرمانہ تخصیصی نظام حکومت پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ جو ملک و ملت کی نمائندگی کی اہلیت کے قوانین اور مجرمانہ تخصیصی نظام حکومت کی فکر کے علاوہ بن کر اس مجرمانہ نظام حکومت کو جاری رکھتے ہیں۔ طبقاتی تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکومتی نظام ان کی صلاحیتوں کا محور ہوتے ہیں۔ مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں نہ کوئی طبقاتی رہنما ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی طبقاتی میدان رہتا ہے۔ بل جتن معاشی اور معاشرتی جیسی مادی صلاحیتوں کی برتری یا کسی قسم معاشرتی طبقاتی برتری کو نہیں بلکہ انسانی فطرتی روحانی خوبیوں اور اعلیٰ صلاحیتوں سے مزین شخص کو چنتے ہیں۔

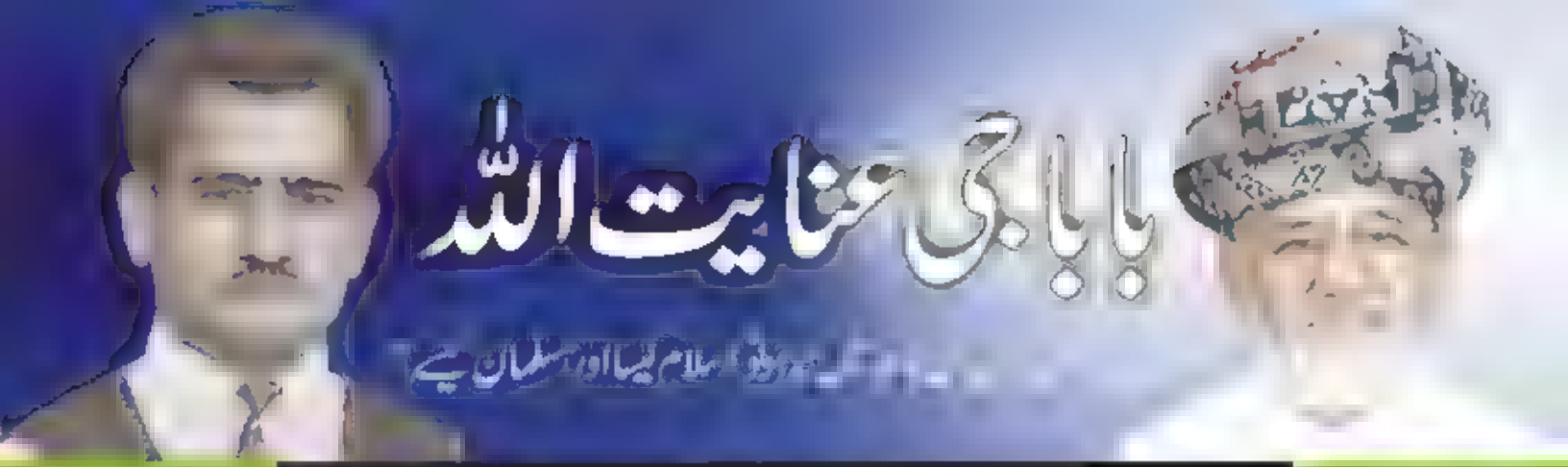

جس سے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرم رہنماؤں اور مجرم ممبران کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم حکومتی شاہی وزیر کو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا علم اس لیے نہیں آتا اور علماء اور عوام جس کے خلاف بات کرتے ہیں ان کو دہشت گرد بنا دیا جاتا ہے۔ جمہوریت اور اس کا مجرم سیاسی اور فوجی ٹاسک فورس اپنے ملک و ملت کے بچے کھچے نسانی قتل کو بند کرے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کو نافذ کرنا ہوگا ورنہ اور جان کا خیر تک ہے نہیں۔ یہ سب تک دہشت گردوں اور خودکش حملہ آوروں اور ڈرون حملوں سے معصوم عوام کا قتل جاری رکھیں گے۔ یہ سب تک شیعہ سنی بریلوی کا قتل جاری رکھیں گے۔ یہ سب تک فرقہ پرستی کے فتنہ کو ہوا دیتے رہیں گے۔ عوام کو سمجھ چکے ہیں اور یہ نوشتہ وقت پڑھ چکے ہیں۔

۲۱۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے بیشتر کے طبقاتی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان پر مشتمل حکومتی ٹولے کے مجرموں نے ملک پر مختلط قیم، مختلط معاشرہ، مختلط حکومت کا مروجہ فحاشی بے حیائی بدکاری زنا کاری کا قانون قرآن حکیم کا نہیں۔ یہ ان شرعی قانون اسمبلیوں کے ممبران، نیس سو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں سب پاس ہو کر یہ کاری کی پیروی رسول اللہ ﷺ کی امت کے سو سو رو فیصد ان کی سنوں پر قرآن حکیم کی قیامت ظریات کے خلاف پالیسی مسلط کر رکھا ہے۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولے نے سو سو رو مسلم امہ اور ان کی سنوں کو یرغمال بنا کر حقوق نسواں کے نام پر ایک متحدہ مجرمانہ قانون پاس کیا اور اپنے ہی شاہی متحدہ جتنی ۵۱ فیصد مستورات کو ملک کے تمام حکومتی عہدے دیئے ہیں، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، ذیلی وزیر علی، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور ملک کے تمام مراعات یافتہ جتنے کے سرکاری مراعات یافتہ علی عہدے مجرمانہ جی جی، مشنز، سفیر اور فوج پاکستان کے تمام شاہی علی عہدے یک فوجی ٹاسک فورس کے سیاسی حکومتی ٹولے نے قرآن حکیم کے ظریات کے خلاف قانون سازی کے ذریعے ان کی ورثت بنا دیے۔ یہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف یہ سب کے مجاز تھے۔ یہ سو سو رو عوام نے ان ووٹ ڈالنے کے ذریعے یہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ موجودہ حکمرانوں نے اس قانون کو جوں کا توں جاری رکھا ہے۔ پہلے ۹ فیصد مردوں کی شکل میں چھ سرحدی مجرموں کے مجرم ملک کو لوٹتے اور اب ان کی ۵۱ فیصد مستورات اس جمہوریت کے متحدہ مجرمانہ نظام حکومت میں داخل ہو کر تمام شاہی خرچات محل، یونیفارم، کاری بلٹ پروف گاڑیوں، ان گنت سہولتیں اور ملکی وسائل اور سرکاری خزانہ کی لوٹ مار میں شامل ہو چکی ہیں۔ تمام حکومتی یونین اور سرکاری دفاتر مغربی تہذیب کے مطابق ہمہ وقت ریڈیمیٹ سرد اور مساج سنٹروں میں بدل چکے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے حلقہ ان وہ کا حکومتی شاہی مراعات یافتہ طبقے کے سرکاری ملازمین کو خوش رکھنے ورن سے محروم رہنے کے لیے ان کی ترقیوں ان کی شاہی تنخواہوں ان کی شاہی بھتوں میں بے پناہ اضافہ کیا جارہا ہے۔ جبکہ ملکی خزانہ ملکی مال ورسوء روعوام کی دولت کے بارے کی ملکیت ہے۔ ان حکومتی مجرموں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان مجرموں کے مطابق ان لٹیروں کے جیتنے کے جدید پنج سال تک ہر قسم کے معاشی، معاشرتی جرم کرنے کے حقوق حاصل کر چکے ہیں۔ وہ عوام کو ایک رعایا کی طرح لوٹ رہے ہیں۔ ایک طرف مجرم حکومتی ٹولہ ورن کے مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی خرچات دوسری طرف سولہ کروڑ عوام کو ملکی مال ورنہ سے ایک پانی تک نہ ملنے کا یہ ایک ناسور شکل حقیقت رکھتا ہے۔ جمہوریت کا یہ تمام شاہی سرکاری نظام ہے۔ اس کے حکومتی ٹولہ ورن کے مراعات یافتہ طبقہ کے لیے وقف ہے۔ شاہی سرکاری نظام ہے کو ان مجرم حکمرانوں نے سولہ کروڑ عوام کے لیے ایک شجر ممنوعہ قرار دے رکھا ہے۔ جس نے ملک کے تمام مال ورملکی خزانہ کو اپنی ملکیت بنانے کے بعد ان حکومتی شاہی مراعات کو برقرار رکھنے کے لیے ملک و رب کا مقروض بنا رکھا ہے۔ ان کی سو رب ڈالر ان کے یہ من ممالک میں بنکوں اور ملکیتوں کی شکل میں پڑے ہے۔ ملک سب کا بھوکا ہے۔ اس کے تحت جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور ان شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے مجرموں کا نہیں اس لیے یہ ورطبقہ ۳۔۱۹۰ کے تمام ورنہ کے خلاف ہے۔ اس کا تدارک صرف مجلس شوریٰ کے جمہوری نظام مملکت کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے جس کے خلاف بات کرنے والوں کا یہ قتل کیے جا رہے ہیں ورنہ پنی حکومتی رٹ ہر جائز و ناجائز طریقہ مسلط رکھنا چاہتے۔

۲۲۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے وہ کے رہنماؤں کا یہ حق فائز ہوتا ہے کہ حکومتی سیاسی جماعت کے منتخب ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر زمشیر، وزیر ورتمام علی حلقہ ان جتنی بھی چاہے رشوت، کرپشن، کمیشن سے رقم بھی کریں۔ ملکی مال، ذرائع آمدن ورملکی خزانہ کو اپنی ملکیت میں بدل دیں۔ یہ قسم کے جرم کو قانون بنا لیں۔ لیکن مجلس شوریٰ کے نظام مملکت میں یہ سوچ بھی نہیں جا سکتا۔

۲۳۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب کے منتخب ایم پی اے، ایم این اے، کو جاری ہونے والے سرکاری خزانہ سے فنڈوں کی ووٹ ماری قوت ہی نہ رہے۔ اس طرح تمام سرکاری خزانہ جمہوریت کے منتخب سیاسی، قومی اسمبلیوں، سینٹ کے ممبران کی ذاتی ملکیت بن جاتا ہے مجلس شوریٰ کے منتخب نمائندے یہ کوئی کام نہیں کر سکتے جس سے ان کے معاشی، معاشرتی جرم پنپ سکیں عوام ان کے ہر عمل کو چیک کرتے ہیں اور اس کا فوری تدارک ہوتا ہے۔

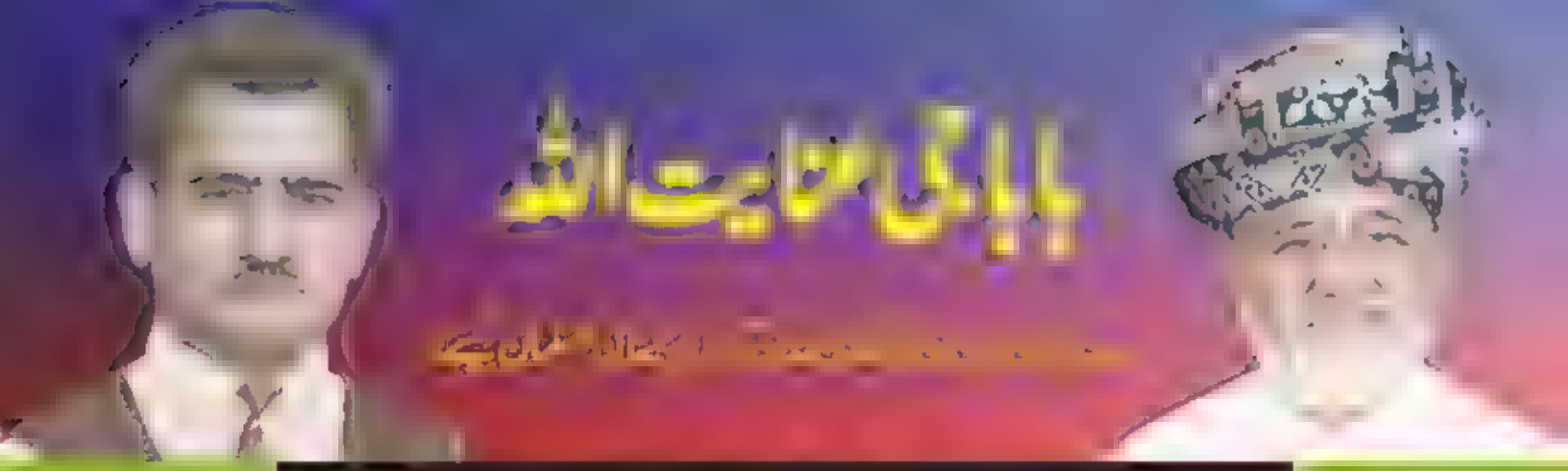

۲۴۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب کے منتخب ممبر کے یم پی اے، یم این اے، سینیٹرز کا اسمبلیوں میں پہنچ کر مشاورتوں، عہدوں، وزارتوں، وزارت اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے چناؤ کے لیے جمہوریت کی مجرمانہ بارس ٹریڈنگ شروع کر دیتے ہیں۔ حکومتی عہدوں کی بولیاں اور سودے طے پاتے ہیں۔ ملکی خزانہ سے ان جمہوریت کے مجرموں کی خریداری وقت جاری رہتی ہے۔ اس طرح مجرم ممبران پر مشتمل حکومتیں بنتے رہتے ہیں۔ یہ ان مجلس شوریٰ کے ممبران کے پاس یہ مجرمانہ طریقہ کار اور سسٹم نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ یہ کر سکتے ہیں۔

۲۵۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے الیکشنوں کے حلقہ انتخاب کے منتخب یم پی اے، یم این اے، سینیٹرز جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ سیاسی مجرموں کے پاس اقتدار ہو یا اپوزیشن لیڈر کی قیادت ہو۔ جمہوریت کا یہی چودہ سیاسی جماعتوں کا غاصب ٹولہ اور اس کے رنگ برنگ نظام حکومت کے الیکشنوں کے ذریعے سالہا سال عوام میں سے ہی عوامی نمائندے چننے کے پابند ہوتے ہیں جو الیکشن جیت کر مسند پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کی سیاسی و فوجی قیادتیں الیکشنوں کے ذریعے جائز، ناجائز طریقہ سے مجرموں کا دنگل روا رکھتی ہیں۔ جو بدترین اندھیر نگری کے مالک ہوتے ہیں وہ منتخب ہو کر اسمبلیوں کے ایوانوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ پاکستان کا یہ حکومتی ٹولہ پاکستان کو جرم و ظلم کی دلدل میں دھکیلتا چلا جا رہا ہے۔ جس کا اقتدار کے صرف مجلس شوریٰ کا نظام مملکت ہے۔ جس سے یہ حکومتی ٹولہ منحرف ہے۔

۲۶۔ جمہوریت کی سیاسی و فوجی قیادت کا ٹولہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۰ء تک یہ حکومتی قوانین وضوابط مرتب کرتا چلا آ رہا ہے جو اس ٹولہ کے اقتدار اور اس کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جن کے ذریعے سالہا سال عوام کے حقوق غصب کیے جاتے ہیں۔ ایک پاکستان کے بچے پاکستان بنانے کے وقت کے مغربی پاکستان کے حصے ۳۹ یم این اے، سات وزیر، دو مشیر تھے۔ مغربی پاکستان کو پاکستان بنانے کے بعد ایک وفاقی حکومت کی طرح قائم ہوئی پچیس صوبوں کے پچیس وزراء اعلیٰ، پچیس گورنرز، سینکڑوں یم پی اے، یم این اے، سینیٹرز کی قطار در قطار، تیس سے زائد وزیر و مشیر کی قطار اور پانچ سو تک پہنچ چکی ہے۔ پچیس یم کورٹ کے جج، پچیس ہائی کورٹس کے جج، پچیس ڈیفنس سیکریٹریز اور ان کے ماتحت ہزاروں اور لاکھوں مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج ملک پر مسلط ہو چکی ہیں۔ جو سالہا سال عوام کی معاشی اور معاشرتی زندگی کو تباہ و برباد کر چکی ہیں۔ جن کے اخراجات برداشت کرنے کی خاطر پچیس ارب روپے ٹیکس حاصل کیا۔

... پر قبضہ ... کر لیا گیا ہے۔ اصل چابی ان کے ہاتھ ... [illegible] ... ان کے بعد متعلق ... کے نام پر ادا فیصد ... ملک کی تمام
ایجنسیوں کے ایم پی ... [illegible] ... پاکستان کے متعلق ... وقف کر دیے گئے۔ تمام ... یافتہ
... کے اعلیٰ عہدے ... [illegible] ... جمہوریت کے مجرمانہ ... حکومت کے مجرمانہ ... [illegible]
... چلے گئے ... رشوت، سفارش ... [illegible] ... اور چلے گئے۔ ان کے خلاف بات ... روز
عوام ... بے روزگاری ... قتل ... غربت ... [illegible] ... خودکشیوں ... کے ... عذاب
میں مبتلا کرتے گئے۔ ... عوام ان کے ذاتی پاکستانوں اور ان کی ملکیتوں ... عشرت کی زندگی کو دور سے دیکھنے پر مجبور ہوتے گئے۔ عوام کی توجہ بدلنے
کے لیے امریکی حکم کے مطابق افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ ... کا عمل جاری کر دیا گیا

۲۷۔ پاکستان جیسے عظیم ملک کو ... [illegible] ... مجرمانہ ...
... چلے ... [illegible] ... محمد ... شوق ... [illegible]
... نظام ... میں بدل چکی ہے۔ فوجی ... پرویز مشرف نے ... حکومت پر شب خون مار ... کو قید ... ملک بدر کر دیا۔ اپنی حکومت بنانے کے لیے
سیاسی مجرموں کو ساتھ ملایا۔ ان کے تمام ... قتل کے کیس معاف کیے۔ ان کی ... کے عوض جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اقتدار میں شامل کیا
۔ جب مشرف نے ملک دشمن امریکی ... مسلط ... ملک دشمن مجرمانہ ... حکومت کے خلاف ... ہوئے۔

۲۸۔ ... نے ملک بدر سیاسی مجرموں کے ساتھ ... [illegible] ... نواز شریف واپس ملک آئے۔ بے نظیر صاحب کو قتل کروا دیا گیا۔
امریکہ کے اشارے پر آصف علی زرداری کے ساتھ ایک خفیہ ڈیل کی۔ نواز شریف کو ... [illegible] ... پرویز مشرف کی ذاتی دشمنی کی بنا ... کے سیاسی
... [illegible] ... آصف علی زرداری کے تمام ... کے کیس معاف کر دیے۔ تمام قتل کے کیس معاف ... ۶۵ ارب
کی ضبط شدہ رقم واپس کی۔ ... [illegible] ... ختم ... کے لیے بنیادی تعلیم
... بے نظیر کو قتل ... [illegible] ... پیپلز پارٹی کا چیئرمین بنایا گیا۔ ... ملک کے تمام سیاسی مجرموں کو ... کے عرصے ... کے تحت
تمام ... قتل کے کیس معاف کر دیے گئے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

تمام سیاسی مجرم پھر پاکستان کے حکمران بن بیٹھے۔ پہلے فوجی آشیر باد سیاسی سہولتی مجرم مارشل لاء [illegible] سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں مل کے اجتماعی جرائم سے آشنا ہو چکے ہیں۔ وہ ان پیشہ ور مجرموں کو [illegible] ملک [illegible] تعلیم دیتے ہیں۔ خونی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے۔ سول [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] ہو چکے ہیں۔ فوج کے پیدا [illegible] سے پنجہ آزما ہے

۲۹۔ عوام ۹۰-۱۹۸۳ء کا آئین مارشل لاء کا نافذ چاہتے ہیں نہ [illegible] کا اور نہ القاعدہ کا، نہ ہی صوفی محمد کا۔ نہ فرقہ پرست مجرم سیاسی مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا اور نہ ہی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم حکمران۔ یہ ہمارے ملک کے حکمران، عدلیہ کے معزز ججز، خلیم کے نظریات، تعلیمات، ضابطہ حیات اور نبی ﷺ کے عدل و حسن خلق، جمہوری نظام مارشل لاء کے مطیع کارکن کا کہیں ہیں۔ یہ وہ سمجھتے ہیں کہ عوام اپنے وسائل کے حلقہ انتخاب کے [illegible] کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں ہوتے یہ وہ [illegible] زندگی کے عزت، عافیت، دیانت، عدل و انصاف [illegible] فراہم زندگی کی ضمانت نہیں رکھتے۔ یہ وہ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت، اس کے مجرم رہنماؤں، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، ایم کیو ایم اور سیاسی جماعتوں کے مجرمانہ نظام حکومت سے آشنا نہیں ہیں۔ [illegible] نہیں سکتے ہیں تو وہ [illegible] جانے والے [illegible] سے پہلے، برے وقتوں کی بھی پہچان سکتے ہیں۔ مجلس شوریٰ کے نظام کی روشنی میں درست [illegible] کا پابند حلقہ انتخاب سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔

۳۰۔ چار مذہبی سیاسی فرقہ پرست جماعتوں کے رہنما اور سیاسی جماعتوں نے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے رہنماؤں کا ساتھ ہو چکا ہے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلامی نظام کا وقت [illegible] ہو چکا ہے۔

۳۱۔ حکمرانوں کے پاس جان بچانے کے لیے [illegible] کا قانون نہیں ہے۔ وقت نے ووٹ بدل چکا ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرم سیاسی فوجی رہنماؤں کا احتساب جاری ہو چکا ہے۔ ان کی ملکیتیں، ان کے اثاثے، ان کے بنک بیلنس، ان کے شاہی محل، ان کی بلٹ پروف قیمتی گاڑیاں، ان کا ہوائی قومی خزانہ جو انہوں نے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ذریعے عوام سے چھین رکھا ہے۔ وہ بحق سرکار ضبط ہوتا ہے۔ ان کے گلے میں ان کے قلم کے [illegible] آرام کے جرائم کا پھندہ پڑتا ہے۔ یاد رکھو خاک میں اب بھی شہیدوں کا خون سوز حیات کی آبیاری کرتا ہے۔ رشد و ہدایت کا چشمہ جاری ہوتا ہے۔ خیر کا دیپ جلتا ہے۔ جانب منزل قافلے چلتا ہے۔ پاکستان زندہ باد ہوتا ہے۔

۳۲۔ یا اللہ ملت کو یہ دن جلد دکھا۔ آمین

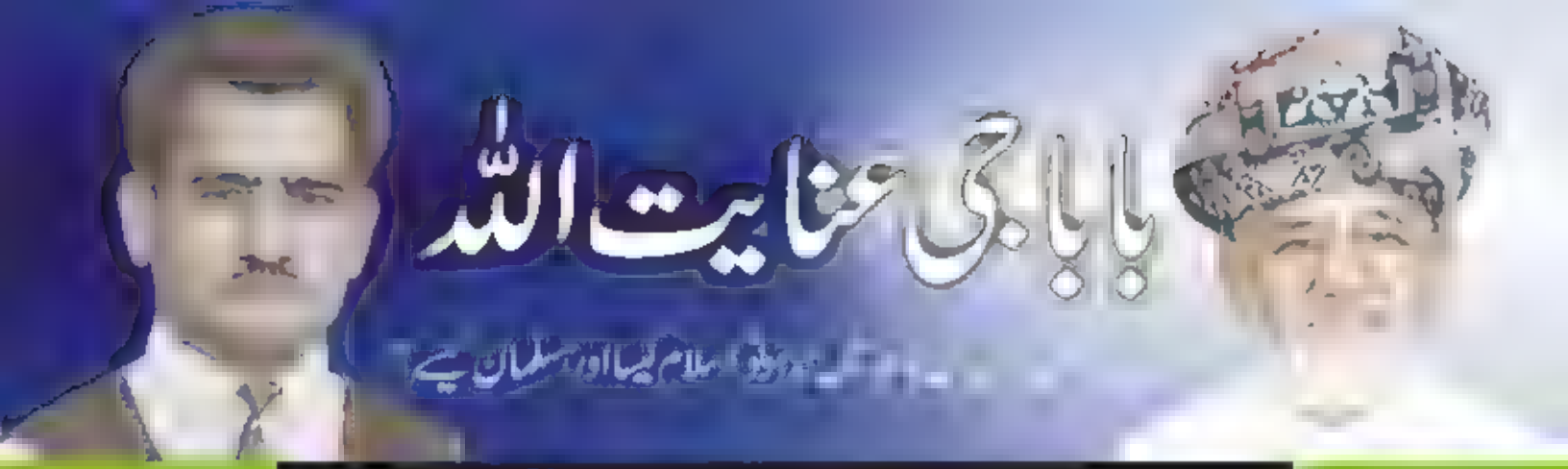

۱۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اس کانفرنس سے خطاب کیا جو سیاسی جرم سلامتی کونسل کے قتل کے نشانے میں رہنے والے ملک میں منعقد ہوئی۔ اس مسجد، مدرسہ کے بارے میں معلومات، معلومات میں سے کم و بیش چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ معلومات کا فوج تک کے فوجیوں تک قتل ہوتے رہے۔ تفتیش کاروں نے محمد کے سلسلے جرم میں اس مسجد کو قتل کرنے والوں کا تعلق ان مسجد والوں کا تھا کہ انھوں نے ملک میں حقوق نسواں کے نام پر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، ملک میں متحدہ و مساوات کو بچانے اور ۹۹ فیصد مسلمان کے بنیادی حقوق سلب کرنے اور ۱۵ فیصد حکمران طبقہ کی مستورات کے عیش و عشرت اور شاہانہ طرز زندگی کو برقرار رکھنے کے خلاف آواز اٹھائی۔ انھوں نے قرآن کے تحت ۱۹۳۰ء کے آئین کے مطابق اسلام کے نفاذ اور متحدہ و مساوات کی بات کی۔ جرم فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حلقہ بگوش نے کی وجہ، تمام تشدد اور قتل و غارت کے ذریعے ان کے خلاف غلط، بے بنیاد، خود ساختہ الزامات کا ان کی شہرت کو روندنے کی کوشش کی۔ ان کی اس کاوش کو طالبان دہشت گردوں، خودکش حملہ آوروں کا قتل و غارت کے ذریعے یک طرفہ قومی مرکزی دھارے پر لانے کی کوشش کو فوج کے ذریعے ان کا صفایا کر دیا۔ بے تحاشا خوراک و پانی بند کر دیا۔ بجلی، گیس کے کنکشن کاٹ دیے۔ پھر فوج کشی کر کے ان کا قتل جاری رکھا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے جرم سیاسی حلقہ بگوش کے خلاف عوام چیختے رہے۔ ان معصوم، بے گناہ بچیوں، بچوں نے اسلام کے خلاف کی ان کی کوشش کو جدید سلحہ اور فضائی بموں سے قتل تک جاتے رہے۔ ملک میں ناری چھپا دی۔ وہاں سے دہشت گردوں کے مرکز سے کوئی نشان نہ ملا کوئی ملکی یا غیر ملکی دہشت گرد اس مسجد سے زندہ یا مردہ حالت میں نہیں پکڑا گیا۔ فوج کے خلاف ایک نفرت انگیز سازش کا آغاز کیا۔ اسی دوران فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو اس کے جرم سیاسی حلقہ بگوش ساتھیوں نے تاحیات صدر بنانے کے فیصلے کیے۔ اس سانحہ کے بعد مشرقی علاقہ جات کے علاقہ کے عوام فوجی ڈکٹیٹر اور حلقہ بگوش کے خلاف کھڑے ہوئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اس مسجد کی طرح ہر وزیرستان علاقہ جات کے فرد کو نشانہ عبرت بنانا شروع کر دیا۔ غیر ملکی ایجنسیوں کے حلقہ بھی اس میں شامل ہوتے گئے۔ امریکہ کے اشاروں پر فوج کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر نے وہاں کے عوام کا قتل عام جدید سلحہ سے کرنا جاری رکھا۔ بھارت، اسرائیل کی مدد سے امریکہ کی سی آئی اے کے ایجنٹوں نے وہاں کی عوام کا قتل جاری رکھا۔ امریکہ نے بھی اس ڈکٹیٹر کے اشارے پر طالبان کے نام پر ڈرون حملے وزیرستان علاقہ جات کے عوام پر شروع کر دیے۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹر اور امریکہ نے افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ بنا کر رکھ دیا۔

باباجی عنایت اللہ

یہ سب کچھ کیوں ہوا اور کن اشاروں پر ہوا کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ اسی دوران شمالی علاقہ جات میں ایک سازش کے تحت ہندوستان کی راہ امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد کے غیر ملکی تربیت یافتہ دہشت گرد مع امریکی اور ہندوستانی کثیر جدید اسلحہ کے لیس پاکستان کی حدود میں داخل ہوئے اور عوام الناس کا قتل جاری کر دیا۔ اس طرح حکمرانوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو ختم کرنے کے لیے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا۔ حکمرانوں اور امریکیوں نے وہاں انسانیت سوز اجتماعی قتل شروع کر دیا۔ ڈرون حملوں، فضائی حملوں اور توپوں کے گولوں سے اس تحریک کو ختم کرنے کے لیے تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ ہر قسم کے جرائم کو طالبان کے کھاتے میں ڈالا اور اس کو وجہ بنا کر بڑی بے رحمی سے وہاں کے عوام کا قتل جاری کر دیا۔ تیس لاکھ عوام ہجرت کر کے ملک کے مختلف شہروں میں پھیل گئے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ رونے کے لیے افغانستان کی جنگ کا دروازہ پاکستان میں کھول دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ اور امریکہ نے پاکستانی فوج کو ایک بدترین خانہ جنگی کی جنگ میں دھکیل دیا۔ اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے وہاں کے اسلام پسند رہنماؤں اور عوام الناس کا قتل جاری کر دیا۔ پاکستانی عوام اٹھ کھڑے ہوئے اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے فوجی ٹولہ کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جس کی سزا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کو غیر قانونی طور پر آئین توڑنے، تمام مجرم ججوں کو غیر آئینی فوجی ڈکٹیٹر کی حکومت کو آئینی حکومت تسلیم کرنے کی سزا بھگتنا ہوگی۔ ان ججوں اور حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے تمام فیصلوں کو منسوخ کرنا ہوگا۔ ان کے جرائم کے کیسوں کی دوبارہ سماعت کرنی ہوگی۔ ان کے این آر او کے کیس، تمام دوسرے آٹھ سالہ مجرمانہ نظام حکومت چلانے کے کیس۔ ملکی خزانہ لوٹنے کے کیس۔ ملک کی سلامتی کے خلاف غلط پالیسیاں مسلط کرنے کے کیس آزاد عدلیہ کے روبرو عدالتوں میں پیش کرنے ہوں گے۔ کسی مجرم کا بچ نکلنا ممکن نہیں ہوگا۔ فطرت کا کمال یہ ہے کہ تمام مجرم جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے حکمران اور اپوزیشن رہنما بنے بیٹھے ہیں۔ این آر او کا پھندہ ان کے گلے میں ڈل چکا ہے۔

۲۔ فوجی حکومت ختم ہوئی۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت تمام پہلے ملک بدر مجرموں کے قتل اور معاشی جرائم کے کیس فوجی ڈکٹیٹر نے ایک ڈیل کے تحت ختم کیے۔ تمام ملکی، ملی مجرم نئے سرے سے امریکی سازش کے تحت ایک خفیہ ڈیل کے ذریعے حکمران بنے۔ ملک کے نئے مجرم حکمرانوں نے فوجی حکومت کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ساتھی حکومتی مجرم ٹولہ کے کسی ایک مجرم کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا۔ بلیٹنر کے قتل کا کیس ختم کر دیا گیا۔ یہ قتل مجرموں کو حکومت کی منزل تک پہنچا گیا۔ مرتضیٰ بھٹو اور دوسرے تمام قتل کے کیس بھی ختم کر دیے گئے۔

ہم نے کُلی چھینے تمام صیہونیوں کا نام و نشان مٹا دیا۔ ان ملکوں میں ضبط شدہ چھپن ارب روپیہ جو غیر ملکی بینکوں میں پڑا رہا ان کا سو حکومت کے خزانے میں جمع ہوں

کو دیا گیا۔ پی سی او ڈکٹیٹر ختم کرکے ایک بیرسٹر کو چیف جسٹس بنا دیا گیا۔ تمام سیاسی مجرموں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے درمیان یہ ڈیل طے پائی کہ کوئی بھی

پارٹی ایک بھی سیاسی مجرم یعنی تم لوگوں کے خلاف آواز اٹھانے کے قابل ہی نہ رہا۔ ۱۹۷۰ سے ان مجرم سیاسی حکمرانوں کے شاہی دور نے جمہوریت کا تسلسل

مجرمانہ نظام حکومت ملک و ملت پر مسلط کر رکھا ہے۔ ان مکروہ لٹیروں، قاتلوں نے ملک دشمن قوتوں کی ملک پر اجارہ داری قائم کی۔ یہ چودہ سیاسی

جماعتوں کے رہنما سب اور عوام کو تقسیم کرنے کے ملک و ملت کے مجرم ہی ہیں یا غداری۔ اور حکمران جو اپوزیشن کے لیڈران وہ جمہوریت کے مجرمانہ

نظام حکومت کے وہ سبکے مجرم ہیں۔ انہوں نے آئین خلیفہ کو جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں بدل کر دین محمدی ﷺ کی وحدت کو ریزہ

ریزہ کر دیا۔ انہوں نے ہی ملت کے سودے اور ان کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرکے ملت کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا۔ انہوں نے ہی حرمت شریف

و قرآن حکیم کی حرمت کے سودے کرکے ان کو سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں بدل دیا۔ ان کا قانون جاری نہیں کیا۔ تمام سیاسی اور غیر ملکی مجرم ملکی خزانہ

و مال، قدرتی وسائل اور دولت اپنے شاہانہ تصرف میں لاتے اور بیرونی ملکوں میں جمع کرتے ہیں۔ ان کا احتساب ایک آئینی فریضہ ہے۔

پاکستان کی سرور عوام کا ایک ہی نعرہ اور ایک ہی منشور ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہم دین حاکمیت و قیام کرنا ان کی دینی ذمہ داری ہے

۔ ملت کی نجات اسی میں ہے۔

۳۔ پاکستان کے چودہ سیاسی رہنما تمام پسندیدہ ملیں کے صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، وزراء اعلیٰ چاروں، گورنر چاروں، وزیر چاروں، مشیر چاروں،

ڈپٹی چاروں، سندھ چاروں، خیبر چاروں، بلوچستان چاروں، پنجاب چاروں، کشمیر چاروں، سیکرٹریٹ چاروں، سابق چاروں، ریاست چاروں، پنشن چاروں، سبھی

ہمارا غفلت میں ملک میں ان کے علاوہ ان مجرموں نے جو رکھا ہے۔ سیاسی حکمران بتاتے ہیں کہ وفاقی حکومت کے وزیروں کی تعداد ۶۰ سے اوپر کی

ہوتی ہے۔ سیاسی پوسٹ کا کوئی شعبہ کے مطابق درست نہیں ہے۔ ایک وزیر مملکت کے روزانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ ملکی خزانے سے مجرم کو ادا

کرنا پڑتا ہے۔ لاکھوں روپیہ ماہوار وزیر کے اخراجات بنتے ہیں۔ تمام صوبوں کے ایم پی اے، ایم این اے، مشیروں، وزیروں، سیکٹروں، وزراء

سمیت گورنروں کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے مراعات یافتہ شاہی خاندانوں کی تعداد بچوں اور نسل کی شاہی طبقاتی شاہانہ

طرز زندگی شاہی سرکاری بے شمار سہولتیں، ان گنت محل، سرکاری کاریں، سرکاری جہاز، دوروں کے سرکاری خرچے وغیرہ

بابا جی عنایت اللہ

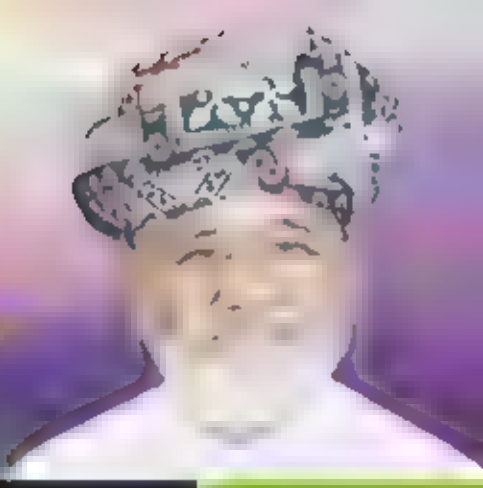

ان مینوں، شاہی پروٹوکول سٹاف، ان کی اتنی ہی شاہانہ مراعات، ان کے حکومتی سرکاری عہدوں کا اضافہ، ان کی شاہی تنخواہوں کا اضافہ، ان کے تمام شاہی اخراجات کا بجٹ کون برداشت کرتا ہے۔ کیا ان حکومتی مجرموں کے شاہی اخراجات کو ختم کر کے ایک عام آدمی کے اخراجات کے مطابق حکومتی خزانہ سے ادا کر کے بقایا رقم ملک کی اجتماعی ترقی پر صرف نہیں کی جا سکتی۔ ان کے برعکس عوام الناس میں سے کسی ایک فرد کو ملکی خزانہ سے ایک پائی تک نہیں ملتی۔ ان کی خاطر سولہ کروڑ عوام ہی نے ملکی خزانہ مہیا کر کے خود اس معاشی عدل کش چتا میں جلنا ہوتا ہے۔ کیا یہ حکم خداوندی ہے۔ کیا چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما بتانا پسند فرمائیں گے کہ ملک کا تمام خزانہ ان کے تصرف میں آتا ہے۔ ملکی خزانہ جو ان کے تصرفانہ اخراجات سے بچ جاتا ہے اس کو قرضوں کی شکل میں آپس میں کون تقسیم کر لیتا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، اندرونی بیرونی تجارتی ادارے، فلور ملیں، شوگر ملیں، گھی ملیں، ریونٹ فیکٹریاں، سٹیل ملیں، ہر قسم کا کاروبار جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ان چودہ سیاسی رہنماؤں، ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، وزیروں، مشیروں، پارلیمنٹ سیکرٹریوں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان یا ان کے رشتہ داروں کی ملکیتیں ہیں۔ ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی جو شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں کی نذر ہو جاتا ہے جو خزانہ بچ جاتا ہے وہ ان کی ملکیتوں میں بدلنے کا نظام اور سسٹم ان سیاسی مجرم رہنماؤں نے مسلط کر رکھا ہے۔ کیا یہ تمام استحصالی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حیات دین محمدی ﷺ کا مظہر ہے یا نمرود، فرعون، شداد، ہامان، یزید کا؟ کیا سولہ کروڑ عوام کو کوئی مراعات دی گئی ہیں۔

۴۔ کیا سولہ کروڑ کسانوں کے کھیتوں کی پیداوار اور انتیس فیصد محنت کشوں، ہنرمندوں کی پیدا کردہ مصنوعات کو نظام ٹیکس کے ذریعے چھین لینے کے لیے یہ ملک بنایا تھا۔ کیا عوام الناس میں سے کوئی ایک فرد بھی ان کے حکومتی ایوانوں، محلوں کے عبرتکدوں میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیا ملکی وسائل، خزانہ، آئی ایم ایف کے قرضوں سے عام آدمی ان کی طرح ایک پائی بھی حاصل کر سکتا ہے؟ کیا یہ ملک انگریز کے پروردہ جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور غداروں کے لیے ہی بنایا گیا تھا؟ کیا یہ ملک انگریز کی محکوم عوام کو ان کے تیار کردہ جمہوریت کے آمرانہ مجرمانہ نظام حکومت ان کے استحصالی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکمرانوں کے لیے بنایا تھا۔ کیا پاکستان سے صرف انگریز کو نکال کر ان سیاسی مجرموں اور انگریزوں سے بدتر قاتل فوجی ڈکٹیٹروں، ان کی جمہوریت کے نظام اور حکمرانی کے لیے بنایا تھا۔ ان مجرموں کا احتساب ضروری ہو چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ہی ہاتھ میں نہ ہو تو [illegible] کیسے!

۵۔ یا مشرقی و مغربی پاکستان سیاستدانوں کے دولت مند بننے کے لیے بنایا تھا۔ یا یہ ملک مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کے لیے بنایا تھا۔ یا یہ ملک چار صوبوں کے چار وزرائے اعلیٰ، سب ٹاروزیر و مشیر، چار گورنر، چار مزید، مسلیاں وران کے ممبران، چار سپیکر، چار ڈپٹی سپیکروں کے لیے بنایا تھا۔ کیا یہ ملک سینیٹرز کی ضمانتیں ضبط کرنے کے لیے بنایا تھا۔ یا یہ ملک مشرقی و مغربی پاکستان کے ۸۷ ایم این اے، چودہ وزیروں، چار مشیروں کی بجائے صرف پاکستان کے لیے تیس سے زیادہ ایم پی اے، تین سینیٹروں، سب ٹاروزیروں، ان گنت وزیروں، چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنروں، چار سپیکروں کے عہدوں کے ضمانتی حصرات کے لیے بنایا تھا۔ یا یہ ملک اکثر مراعات یافتہ شاہی ملازمانہ نظام یہ ورعدیہ کے طبقہ کے ظلم و جبر کی چکی میں مرتب کرنے کے لیے بنایا تھا۔ کیا پاکستان کی معیشت پر قبضہ و عوام کو غلام بنانے والے حکومتی ٹولہ و طبقہ کے لیے بنایا گیا تھا۔ کیا ملک ان مجرم حضرات و ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری بے کار یوں، خوبصورت ڈیوریشن سے مزین محلوں، شاہی پروٹوکول، سب ٹاران مینوں، ان گنت بیت المینوں کی عزت نفس کی تذلیل کے لیے بنایا تھا۔ یا یہ ملک ان معاشی دہشتگردوں کی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کی تعمیرات کے لیے بنایا تھا۔ کیا یہ ملک ان تاجر حضرات، بلیکیوں، مگرمچھوں، ذخیرہ اندوزوں کی عیاشیوں و پانی کا تناسب بار بار بڑھانے کی سزا کے معاشرے کا معاشی خون چوسنے و پینے کے لیے بنایا تھا۔ خوف خدا کرو! ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نام لو۔ ورنہ سولہ کروڑ دہشت گردوں سے تم بچ نہیں سکتے۔ وہ تمہارے گھروں میں گھس چکے ہیں

۶۔ کیا یہ ملک خدا و رسول ﷺ کی بھیجی کتاب قرآن حکیم میں بے حرمتی کے لیے بنایا تھا۔ یا جو قرآن و اسلام کے شاہد یات، حدیث و مساوات، عدل و انصاف کی بات کریں، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، ہم جنسی کی بات کریں، ان دہشت گردانہ مطالبات ہے۔ یا جو حضرات حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کی مجرم حکومتی کابینوں کے مجرمانہ نظام و راستوکے کے ذریعے اپنے ہی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کے عہدے میں رہیں ان کے علاوہ اپنے ہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے لیے ملک کے تمام مراعات یافتہ اکثر سرکاری شاہی عہدے وقف کر لیں ورنہ پس میں بانٹتے جائیں۔ پورے ملک میں ان چھ ہزار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے علاوہ کسی ایک خاتون کو بھی اس نظام حکومت کا ممبر نہ بنانا۔ یہ یہ مجرمانہ جبراتی نظام حکومت عملی عوام کا معاشی قتل نہیں کرتا اور یہ کھلی دہشت گردی نہیں ہے۔ یہ یہ ان گروہ کا کیس نہیں ہے۔ سب مجرموں کو تحفظ کون اور کیسے دے گا۔ میڈیا آزاد ہے؟

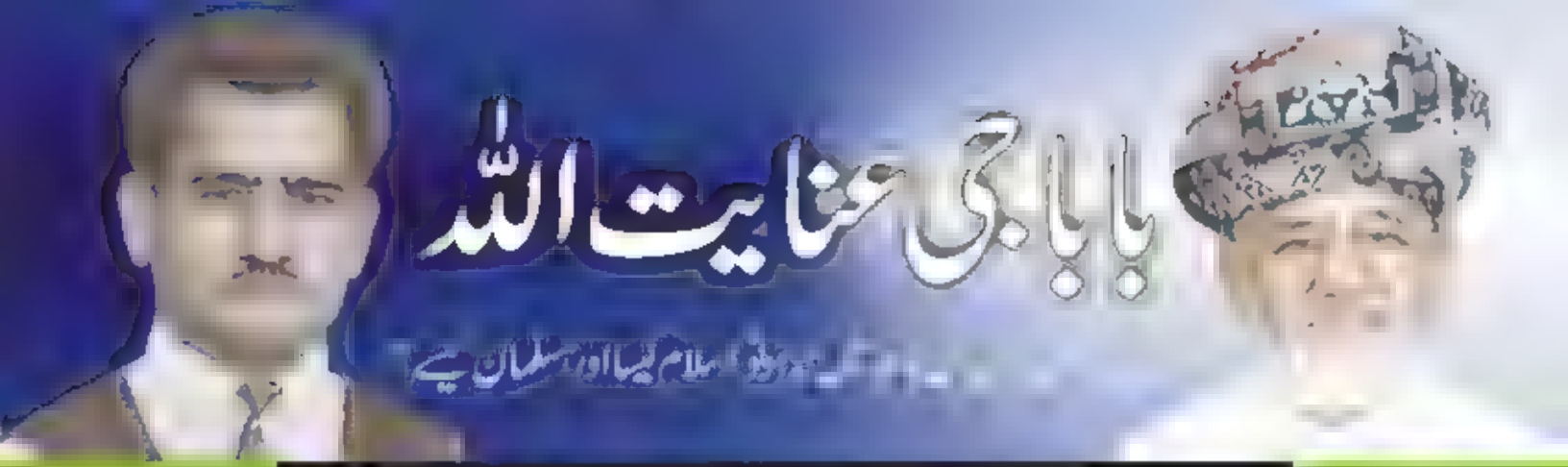

۷۔ یہ ملک صرف سکوتی و ملکا ہے۔ ی طرح ہیشنل ملٹی قدر پر بھی ی و ی جارہ ی مسلط رہے ی۔ ن کے خلاف آواز اٹھانے والے عوام کو دہشت رد بنا ر ں کا نشانہ ی مر تا ی قتی رنا ں کا روزمرہ کا پیشہ بنا رہے گا۔ یا ں کا نظم و جبر کے ذریعے پی حلم ئی لوگوں کو قابو رکھنے کے سوا ور کوئی مقصد ہے۔ ملک کے عوام ۳۔۱۹ کے عا ی آئین کے نافذ العمل ہونے کی بات کرتے ہیں ور یہ حلم ن عوام کو اس قدر بیوقوف بنانے کے لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس قدر جھوٹ کو ا نے عوام کو دہشت رد ور دعوت پسند دہشت پسند بنا تے چلے آرہے ہیں۔ اب سارا روز اہل وطن دہشت رد ن چکے ہیں یہ فوجی ڈکٹیٹر جس جی چاہتا ہے پی ور فیہ ملکی یجنسیوں کے دہشت رد وں سے ریموٹ کنٹرول سے حملے رواکر اس علاقہ کے عوام کو طالبان ور بدترین دہشت رد کہیں بنا دیتا۔ ارے وں حملوں سے عوام کا قتال روزمرہ کا معمول بنا ہوا ہے یہ اب بھی تمام سیاسی رہنماؤں کا اپنے حلم ئوں ور مر یکی قتل کے خلاف خاموش رہنا ایک مجرمانہ رویہ ہے۔

۸۔ یہ عوام کو صل صورتحال سے گاہ ن ان کا فرض ہے۔ یوں پتہ چلتا ہے کہ یہ روزمرہ کی غارتی پر پارلیمنٹ پوزیشن کا منہ بند رکھنے ور رحمان ملک کو شاباش دینے رکھی ہے۔ رحمان ملک بی اموش کے ساتھ ن ۔ ظاہر ور ہے بنیادی خبریں سنانے کے عادی ہو چکے ہو تحریک دہشت رد ر نے کے لیے علاقے کے علاقے تباہ ور رہے ہو عوام ن اس وشہ پسند بنا حلم ئی کب تک رتے جائے۔ عوام سے معافی مانگ وہ ن تمام سے باز آجاو۔ وہ روزمرہ عوام ۳۔۱۹ کے آئین ور عوام کے نمائندے دہشت رد وں سے ٹیبل پر بیٹھ کر اس مسئلہ کا حل کالیں وہ ورنہ پر وہ شرف بنتے دیر نہیں لگتی۔ فوج وہ روزمرہ عوام کے پیوت ہیں ور عوام ہیں۔ ان وجوں میں ندر و بازو جاو۔ کتنے فسوس کی بات ہے کہ ۱۹۷۱ سے لیکر ۱۹۷۳ تک ملک کا مجرم سیاسی ور فوجی حلم ن و ۲۶ سال تک ملک کا آئین تیار کرتا رہا ور ۱۹۷۳ سے لے کر آج تک ۳۷ سالوں سے یہ آئین پاکستان ٹی سا عوام کے غلاف و یہ مجرمانہ سلوک تاثر دیے جارہا ہے۔

۹۔ جنرل یانی ور اس کے کور نمائندوں کے لیے محفوظ ریہ ہے کہ وہ اس خانہ جنگ کو ختم کرنے میں پنا ہم رول ادا کریں۔ ٹیبل پر بیٹھ کر شمالی علاقہ جات ور سوات روز اہل وطن محب وطن فوج ور ن کی نسلوں کے مطالبات ور خواہشات کے مطابق ۳۔۱۹ کے آئین ور اسلام کا نفاذ کروا جائیں۔ اس آئین کے نفاذ سے تمام معاشی ور معاشرتی حلم ئوں کے ورق ذیل تمام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تمہارا نام عوام روز عوام ور آنیوالی نسلوں کے لیے روز زبان بنا رہے گا۔ سمجھے؟

بابا جی عنایت اللہ

۱۰۔ کیا پاکستان ان جاگیردار، سرمایہ دار، نوکر کے سیاستدانوں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے لیے بنایا تھا تاکہ وہ ملی مجرم مشرقی اور مغربی پاکستان کو جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے جرائم کی وجہ سے الگ کر دیں۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنائیں اور اپنی حکومتی استحصالی فوج کی تعداد کو اپنی مرضی کے مطابق بڑھائیں۔ اس پھیلاوے ملکی وسائل خزانہ چاٹتے جائیں۔

۱۱۔ کیا پاکستان انگریز کے مفتوحہ ملک اور اس کی محکوم عوام کو جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے حکمرانوں اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انتظامیہ اور عدلیہ کے استحصالی حکومتی اداروں جن کے ذریعے وہ ہندوستان کی عوام کو محکوم، غلام، قیدی اور ان کے بنیادی حقوق سلب کرتا تھا، کے لیے بنایا گیا۔

۱۲۔ ان کے لیے حاصل کیا تھا یا ان کے استحصالی معاشی اور معاشرتی جرائم کا تدارک کرنے، غلامی اور محکومی کی زنجیریں توڑنے اور اسلام کے غلامی کی خاطر حاصل کیا تھا۔

۱۳۔ کیا پانچ لاکھ انسانوں نے جام شہادت ان کے جمہوریت کے نظام تعیش کے لیے نوش کیا تھا۔

۱۴۔ کیا جن پانچ چھ لاکھ مسلمان خواتین کو ہندوؤں سکھوں نے یرغمال بنایا تھا اور وہ ان کی اولادوں کو جنم دے چکی ہیں ان کی عصمت و عفت کو جمہوریت کے مجرم سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکمرانوں کے لیے لٹایا گیا تھا۔

۱۵۔ کیا پاکستان ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکمرانوں ہی کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر مشیر، سپیکر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان بنانے اور ان کی ہی ۵۱ فیصد مستورات کو ملک کے تمام شاہی مراعات یافتہ عہدے سولہ کروڑ عوام پر حکومت کرنے، خزانہ لوٹنے اور قرآن حکیم کی تعلیمات اور نظام حیات کو ختم کرنے کے لیے بنایا تھا۔

۱۶۔ کیا پاکستان وفاقی حکومت کے ستر وزیروں کی فوج کے لیے اور ان کے ساتھ بے شمار شاہی مراعات یافتہ حکومتی طبقہ کی فوج کے لیے بنایا تھا تاکہ وہ سولہ کروڑ عوام کے حقوق غصب کرتے رہیں۔

۱۷۔ کیا پاکستان کے وزیروں پر روزانہ ایک لاکھ اخراجات خزانہ سے خرچ کرنے کے لیے بنایا تھا

بابا جی عنایت اللہ

۱۷۔ یہ پاکستان کے وزیروں پر روز نہ ایک لاکھ روپے خرچ ہوتے تھے تاکہ وہ خزانہ سے چوری کر سکے۔

۱۸۔ کیا سو روز عوام کو ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ایک روپیہ روز نہ سے مہیا کرنے کے لیے بنایا تھا

۱۹۔ یہ پاکستان کا صدر مملکت شاہی محلوں میں رہنے والا پچاس کے شاہی ٹولے کو دنیا کے تمام ملک سے بھیک مانگنے کے لیے بنایا تھا۔

۲۰۔ یہ ان شاہی مکتبوں کے لیے وہاں کے شاہی محلوں میں جہاں ہر قسم کی عیاشانہ زندگی میسر ہوتی ہیں۔ ان کے شاہی اخراجات ملکی خزانہ سے ادا کرنے کے لیے بنایا تھا۔

۲۱۔ ہر کیبنٹ وزیر کے پاس سے گزرے تو اس حکومتی کرنسی کی خاطر جب تک ملٹ پروف نمبر قیمتی کاریں خریدنے کے احکام جاری کرتا حکمرانوں کا وطیرہ بن چکا۔ دوسری طرف اپنی فوج اور عیسائی ملکوں سے شہریوں کا نام لے کر بے گناہ معصوم، بے ضرر بچوں، مستورات اور اہل وطن کا قتل عام کرنا ملک و ملت پر ظلم عظیم کا دور جاری ہیں آخر کب تک یہ ظلم ہوتا رہے گا کب تک حکمران ان شاہوں کی قیمت وصول کرتے رہیں گے۔ کیا ڈرون حملے، خودکش حملے، ٹارگٹ کلنگ کے نام پر طالبان کو تلاش کرنے کے نام پر ختم کرتے رہیں گے۔ کیا ان معصوم، مجبور، زخم خوردہ، بے بس لوگوں، بچوں کی قبر میں اپنے پیاروں کی موت سے دوچار لوگوں سے پشاور، راولپنڈی، لاہور، کراچی یا کوئٹہ یا اسلام آباد یا حکومتی شاہی ایوان یا کوئی ملک کا حصہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ ایوان خانہ جنگی میں کاروبار اور ملکی معاشیات تباہ نہیں ہو رہے۔ یہ روز معاشی تباہی کے باعث ٹوٹ نہیں رہا تھا۔ یہ سلامتی ہو۔ ملک کو غیر کے خلاف کوئی جنگ لڑے بغیر ملک و ملکی سیاسی قوت، ملائی دنیا کے دشمنوں کے ہوتے ہوئے کیا چاہتا ہے۔ اہل وطن کے بیدار ہوں، جان نثار قلم کاروں، کالم نویسوں، ٹی وی کے تجزیہ نگاروں کو جاگنا ہوگا ملت کی رہنمائی کی طبیب جماعت کا فریضہ ادا کرنا ہوگا۔ کاش بیداروں کو ظلمت شب میں روشنی کی بات رہی ہوگی۔ اپنی عوام کو بیدار اور اصل حقائق سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

۲۲۔ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ امریکہ کی زیر قیادت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے چند سیاسی مہروں سے ڈیل کر کے ان کی زیر نگرانی مرضی یہ ضرورت کے تحت امریکہ نے جمہوریت کے نام نہاد نظام حکومت کے مہروں کی حکومت بنائی۔ پاکستان کے مہر حسن نواز امریکہ کے بین الاقوامی جمہوریت پسند دہشت گردوں کے زیر سایہ ہیں جو اس حکومت امریکی مقاصد کے حصول کے لیے جو دہشت گردی۔ امریکہ نے فوجی ڈکٹیٹر سے اپنے مقاصد پورے کیے۔ جمہوریت کے نام نہاد نظام حکومت لوگوں کو دی ہوئی ہے ۹/۱۱ کے بعد امریکہ اسلام کے نام کو تباہ و برباد کرنے کے لیے مسلمانوں کا قتل عام جاری رکھا ہے۔ امریکہ کے لیے یہ جنگ عراق، افغانستان، ایران اور پاکستان میں جیتنا بہت مشکل ہے۔ ہندوستان اور اسرائیل کی مدد امریکہ کی سی آئی اے کے زیر قیادت غیر ملکی دہشت گردوں سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں بم دھماکے کروا کر پاکستان کی عوام اور اسلام کے نام لیوا لوگوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ملک کے اندر حضرت محمد ﷺ کی ملت جہاد اور تعلیمات کی اور دینی تعلیمات کی ضرورت ہے۔ اب وقت آگیا ہے عراق، ایران، افغانستان، ترکی اور پاکستان کے لوگ اکٹھے ہو کر جہاد جاری رکھیں۔ اپنے مسلمانوں کا قتل ہونے کے بعد ایک مرکز پر اکٹھے ہو کر صف بندی کر لیں۔ امریکہ کی تحریک پیدا ہو۔ تجارت کا رخ چین، روس کی طرف موڑ دیں کہ امریکہ اور یورپ کے تحت کی ممالک سے دہشت گردی ختم نہیں کر سکتے۔ ان کی عوام جنگ نہیں چاہتی۔ ان ممالک کے عوام ان کو بین الاقوامی دہشت گردی کی اجازت دیتے ہیں۔ نہ چین ایسا چاہتا ہے اور نہ ہی روس، روسی ریاستیں اور نہ ہی ہندوستان ان مغربی ممالک کے ورلڈ آرڈر کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں۔ نہ ہی امریکی عوام اپنے حکمرانوں کی مفاد پرستی کی خاطر اپنی فوج کا قتل چاہتے ہیں۔ فوج پاکستان ملک و ملت کی آن اور شان ہے۔ فوج پاکستان کے اداروں کو بچانا ضروری ہے۔ اب صرف فوج ہی ہے جو ملک و قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ فوج ان کا ہم وطن ہے۔ امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کی موساد اپنے ایجنٹ پاکستان میں داخل کر کے پاکستان کے حقوق اور کمزوری کی وجہ سے مسلمانوں کا قتل کروا رہے ہیں۔ ان کو فوری طور پر بند کروانا ہو گا۔ دنیا کے امن کے لیے ایک اچھا قدم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ دنیائے عالم کو امن کی دولت سے مالا مال کرے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] میں [illegible]!

۱۔ پاکستان کا تمام [illegible] تمام ملکی و غیر ملکی قرضے۔ ملکی بجٹ کے پانچ ارب ڈالر، ۳۸ ارب ڈالر [illegible] موجودہ قرضے [illegible] شب و روز زندگی بسر کرنے والوں کے نظام حکومت کے اخراجات کے تصرف میں آتے ہیں۔ ان کی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں اور ملکیتوں میں بدلتے جاتے ہیں۔ ساڑھے نو ارب ڈالر [illegible] چودہ سیاسی [illegible] کے [illegible]، [illegible] مشیروں، وزیروں، [illegible] سیاسی [illegible] وزیر اعظم یا صدر پاکستان کے [illegible] چودہ سیاسی [illegible] ملت کو گروی رکھ دینے والے ملک کا تمام [illegible] ملکی و غیر ملکی قرضے، بیرونی غیر ملکی کثیر المالی امداد، علاوہ ازیں ۷۸ ارب ڈالر کے [illegible] ملکی بجٹ کے قرضے [illegible] شب و روز [illegible] جمہوریت کے [illegible] نظام حکومت کے مجرم [illegible] ہیں۔

۲۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے [illegible] قانون سازی کے ذریعے معاشی، معاشرتی قدر کے قوانین [illegible] زندگی بسر کرنے، عوامی معاشی خون چوسنے کے لیے، رشوت، کمیشن، کرپشن کے ذریعے لوٹ مار مچانے کے لیے حسب خواہش مرتب کرتے ہیں۔ [illegible] کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ پولیس، رینجرز اور افواج پاکستان کی سپاہ کے ذریعے ان قوانین [illegible] کی سختی سے پابندی کرواتے ہیں۔ [illegible] کے خلاف [illegible] اسلام کے نفاذ کی بات کرنا ایک جرم [illegible] کے لیے باعث [illegible] عوام الناس کو ان چودہ سیاسی استحصالی رہنماؤں اور غاصب فوجی ڈکٹیٹروں کے [illegible] کے ذریعے دہشت گرد، طالبان، رجعت پسند، [illegible] ان کو کچلنے کا عمل جاری ہے ہوئے ہیں۔ پاکستانی سولہ کروڑ عوام، ملک کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے محکوم، غلام، قیدی اور باغی بن چکے ہیں ان کو نوشتۂ وقت پڑھ لینا چاہیے۔

بابا جی عنایت اللہ

۳۔ پاکستان کے عام مزدور عوام کے بنیادی حقوق کو چھیننے، ان کی آواز کو دبوچنے، ان کی آواز کو دبانے کے لیے جمہوریت کے خرمانہ نظام حکومت کا مسلط کردہ، انتظامیہ، عدلیہ کا جابر، قاتل اور ظالم ٹولہ جو کہ پورے ملک کی عوام کو محکوم رکھنے کے لیے مسلط کیا گیا ہے۔ جس کو چلانے والے جمہوریت کے شاہی خاندان کے عیاش اور بے رحم حکمران یا نوآبادیاتی طبقہ سے ملحقہ انتظامیہ، عدلیہ کا تربیت یافتہ ہوا جو ہر ملک اور ہر ملک کی فوجی اکیڈمی سے فارغ التحصیل ہوکر ان کے حکومتی اختیارات کی بات نہ کرو۔ ان کے پاس جو بے پناہ سرکاری دفاتر اور رہائشیں، ان کی شاہی طبقاتی تنخواہیں، ان کی تعداد میں شاہی سرکاری گاڑیاں، سرکاری ڈرائیور، پٹرول کے اخراجات کا ذکر نہ ہی اچھا ہے۔ ان کے تحفظ کے لیے ان مہینوں کی فوج، سرکاری گاڑیوں، جدید ہتھیاروں، بے تحاشا تنخواہیں، ان کے سرکاری کچن کے صاف کے اخراجات کی بات مت پوچھو۔ یہ جمہوریت کے خرمانہ نصب نظام حکومت کا شاہی جابر حکومتی خرمانہ اور ان کا نظام اور سسٹم کا مراعات یافتہ شاہی انتظامیہ، عدلیہ اور فوجی اکیڈمیوں کا تعلیمی طبقہ ملک کے عوام کی زبان کھینچنے اور ان پر تشدد کرنے کے لیے مسلط ہے۔ جمہوریت کا یہ بے رحمانہ معاشی حکومتی نظام ملک کے سارے عوام کے معاشی خون سے ہولی کھیلتے ہوئے معاشی طور پر پانچ ہزار خاندان اور عیش و عشرت محلوں اور شاہی محلوں میں زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں۔ جن کا ماہانہ ایک وزیر کے کم از کم ایک روز کے اخراجات ملکی خزانے سے عوام کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ دوسری طرف جمہوریت کے خاندانی نظام حکومت کا حصہ بن کر یہ عوام کو تنگ دستی، بے روزگاری، مہنگائی، بے پناہ ٹیکسوں، بجلی کے بلوں کے ناقابل برداشت بوجھ سے اور وقت کی روٹی سے محروم کرتا چلا آرہا ہے۔ مجبور و محکوم عوام بھوک اور ننگ سے تنگ آکر اپنی بیویوں کو فروخت کرنے اور خودکشیاں کرنے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔ عوام کے ان عیاشوں کے ٹیکسوں کے روپوں سے یہ ہزاروں رشتے پیس، ریجنر فوج کے لیے بنائے گئے ہیں جو کہ مزدور بھوک سے مرنے والے دہشت گرد، جہالت پسند، طالبان ان معاشی اور معاشرتی مجرموں کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ وفاقی حکومت کے ماتحت وزیر کی فوج، وفاقی حکومت میں جرنیل کے ملکی خزانہ کو ان کی ملکیت بنا دینے کے منصوبوں کا وطیرہ ہے۔ اسی طرح تمام صوبوں میں معاشی درندوں پر مشتمل وزیروں کی فوج ملک میں اتنا مچائے جا رہی ہے۔ جب فوجی ڈکٹیٹر کی حکومت ختم ہوئی تو اس وقت ۲۶۵ گاڑیاں وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس میں کھڑی تھیں۔ وہ جتنی بھی عوامی ملکیت تھیں اور غنڈہ مزدوں کے پاس تھیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۴۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا حکمران طبقہ مسلم امہ کے مفاد اور قومی سلامتی کے تقاضوں کو جمہوریت کے سیکولر مذہب کے طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے اپنی تہذیب کو بدھ مذہب کے طبقات میں بدلتا جا رہا ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت بالکل فاشسٹ، نازیت، غاصب نظام حیات کا تخصیصی طبقاتی نظام رائج کرتا ہے۔ جس سے مسلم امہ، اس کی نسلوں کو برہمن وشودر، حاکم ومحکوم، آقا وغلام، صدر وزیر، ڈکٹیٹر وبیٹ مین کے تخصیصی کلچر میں کنورٹ کیے جا رہے ہیں۔

۵۔ حکمران طبقہ جمہوریت کا نظام حکومت چلانے کے لیے اس کے نظریات، نظام حیات، اس کے طبقاتی تعلیمی نصاب کی تعلیم وتربیت سے طبقاتی شاہی حکومتی کارندے تیار کرتا اور ان کے ذریعے عوام وعوام کو قیدی، غلام، محکوم بناتا چلا جاتا ہے۔

۶۔ ملک میں سول معاشی نظام کے نرسری سے یونیورسٹی تک کے معاشی ماہرین تیار کرتے ہیں جو ملک کا معاشی نظام چلاتے ہیں۔ جس کے ذریعے یہ قرضہ جات حاصل کرتے ہیں۔ ملکی خزانہ لوٹتے اور اپنی ملکیت بناتے چلے جاتے ہیں۔ ہر روز نئے گروکا یا مجرمانہ نظام بناتے اور عوام کا استحصال کرتے جاتے ہیں۔

۷۔ اسی طرح جمہوریت کے مجرمانہ سیاسی نظام کے پارلیمنٹ وغیرہ بیوروکریسی اور فوج کے مجرم سیاسی رہنما بھی طبقاتی تعلیمی اداروں سے نرسری سے یونیورسٹی تک کے سیاسی سکالر تیار کرتے چلے آ رہے ہیں۔

۸۔ انتظامیہ وعدلیہ کے ماسٹر مائنڈ برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروانیس کے مغربی تعلیمی نصاب وطبقاتی شاہی تعلیمی اداروں سے حکومتی مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی عیش تخصیصی ارکان تیار کرتا ہے جو ملک کا انتظامیہ وعدلیہ کا نظام چلاتے ہیں۔ حکومتی وسیاسی مجرموں کے جرائم کا تحفظ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ انتظامیہ کا دردِ جھوٹے کیس تیار کرنے کے جرائم کا کہانی نہیں ہے۔ یہ عدلیہ کے منصف بارہ بارہ سال تک این آر او کے مجرموں کے کیسوں کو تھامیں رکھتے اور سرکاری خزانہ سے شاہی مراعات اور شاہی تنخواہیں وصول کرتے، شاہانہ زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ عدلیہ کا منصف تاحیات روزوں کا قانونی جرم جاری رکھتا ہے۔ یہ ہیں تمام منصفین این آر او کے مجرم نہیں!

بابا جی عنایت اللہ

۹۔ پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت کے مذہب کا حکومتی نظام کلچر ہے جو قرآن حکیم کے ظہریت کے خلاف ایک فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری اور فحشی کا گھناؤنا جرمانہ نظام حکومت ہے۔ یہ جمہوریت کا جرمانہ نظام حکومت قرآن حکیم کی تعلیمات پر اور پردہ داری کا تحفظ نظام حکومت نہیں ہے۔ جس سے بے حیا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ قبل ازیں پاکستان میں مستورات کے لئے الگ تعلیمی نظام جاری تھا جو ختم کر دیا گیا ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط حکومت جمہوریت کے جرمانہ دین میں نہیں جس کے ذریعے ۵۱ فیصد مستورات حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کے جرم حکومتی دور نے اپنی ہی مستورات وحکومت ورمعاملات یافتہ طبقہ میں شامل کر لیا ہے۔ یہ ۹۵ فیصد حکومتی دور معاملات یافتہ طبقہ نے ۵۱ فیصد مستورات وحکومت ورمعاملات یافتہ طبقہ میں شامل ہو کے ملک کے وسائل پر قابض ہو کر ۹۵ فیصد محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کی محنت ومشقت کی کمائی پر شب خون مار رہے ہیں۔ یہ ۵ فیصد جرمانہ مستورات میں سے ایک وجہ اس میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ معاشی جرم کا سبب ہے۔ اس کا روکا جانا ممکن نہیں ہے۔ یہ اس سرکاری طبقاتی نظام سے بھی دوگنا زیادہ بھیانک ہے جس نے ۹۵ فیصد معاشی جرم کو روکا نہیں جا سکتا۔ یہ جمہوریت کا جرمانہ نظام حکومت طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشی نظام اور طبقاتی معاشی ضابطہ حیات، طبقاتی حکمران اور طبقاتی محکوم معاشرہ تیار نہیں کرتا۔ یہ ملک کے ۹۵ فیصد عوام کا جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت کے تعلیمی اداروں سے تیار کیا ہوا حکومتی دور معاملات یافتہ شاہی طبقہ کے ۵ فیصد روشن خیال کا نام سیکولر کلچر ہے۔ یہ جمہوریت کے جرم مدد کے جرم سیاسی رہنما قرآن حکیم اور نبی کریمؐ کے احکامات کے برعکس کے جرم اور جمہوریت کے غرکے یکجنوں کاروں کو نہیں رہے۔ یہ غلط خوبیدہ ملت کو تباہی کے لئے پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ شر کے غر کو خاتمہ کرنے اور بھٹکی ہوئی ملت کی رہنمائی کے تقاضے پورے کرنے کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں۔ خوبیدہ ملت کو یہ رہنما بالکل حق کا طلب فیصلہ ہے۔

باباجی عنایت اللہ

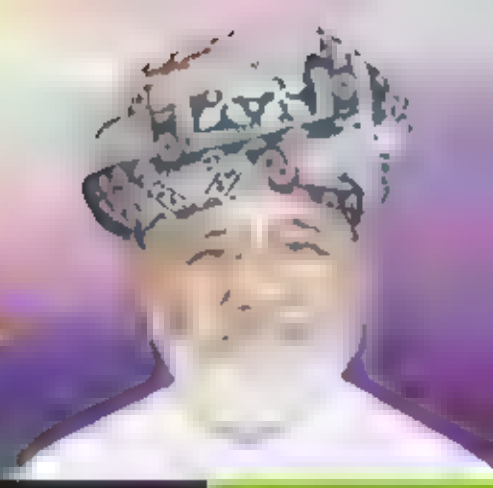

۱۰۔ کیا پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے حکومتی رہنماؤں کا ولولہ، میرا سپاہ، انتظامیہ، عدلیہ کا مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ اہل وطن مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو بتا سکیں گے کہ کیا جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت قرآن حکیم کے نظام حکومت کا نعم البدل ہے۔ یا اس کو ختم کرنے، اس کی تہذیب کو کچلنے اور صفحہ ہستی سے مٹانے کا سیاسی مجرمانہ نظام حکومت ہے جو کہ روز اہل وطن پر مسلط ہے۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کی اطاعت کرنے کے بعد ہم قرآن حکیم کے باغی اور حضور نبی کریم ﷺ کے گستاخ، بے ادب بن نہیں جاتے۔ اس کا مجرم کون ہے؟ کیا احکام حق سے بے وفائی اور قرآن حکیم سے بغاوت مسلمانوں کا شیوہ بنا نہیں دیا گیا۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم حکمرانوں نے ایسا کرنے پر کوئی روز اہل وطن اور ان کی نسلوں کو مجبور بنا نہیں رکھا ہے۔

۱۱۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ذریعے مجرم حکمران اہل اسلام کو دین محمدی ﷺ کا منکر بنا کر جمہوریت کے کردار و تشخص میں بدلتے جا نہیں رہے۔ کیا اہل وطن ملت اسلامیہ کے فرزندان جمہوریت کے کفر کے ضابطہ حیات میں تبدیل نہیں کیے جا رہے۔ کیا اہل وطن، صاحب بصیرت علماء، مشائخ کرام، ملک کے اساتذہ کرام اور دینی ادارے چلانے والے تمام ائمہ کرام، دینی کارکنان، روحانی پیشوا اپنی آراء سے رہنمائی فرمائیں۔

۱۲۔ کیا جمہوریت کے غاصب مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے استحصالی نظام حیات اور اس کے استحصالی مجرم حکمرانوں سے نجات پانا وقت کی بنیادی ضرورت نہیں ہے۔ اہل گلستان کو جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کو ختم کرنا اور نظام مملکت چلانے کے لیے خوابیدہ ملت کو جگانا ہوگا۔ تاکہ ملک میں خانہ جنگی کو روکا اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کا نفاذ کیا جا سکے۔ یا اللہ ملک وملت پر رحم فرما۔ اہل پاکستان کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کا کوئی راستہ عطا فرما۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہاتھ میں نہ ہو تو [illegible] کیسے!

۱۔ یہ کوئی شخص اس فطرتی سوچ سے اجتناب نہیں کر سکتا ہے کہ مسلم معاشرہ کو قرآن حکیم جیسے ربانی صحیفہ اس کے نظریات، اور اس کے عقیدہ کی تعلیمات، اس کے قانونی، عدلی، اخلاقی، سماجی، روحانی معاشی اور معاشرتی قدروں کے تعلیمی نصاب سے محروم رکھا جائے۔ اس کی جگہ مسلم معاشرے کو جمہوریت جیسے کفر کے نظام عقائد، نظریات، نظریہ حیات معاشی اور معاشرتی قدروں اور نظام عدل و انصاف کے تعلیمی نصاب کی تعلیم و تربیت دی جائے تو اس معاشرے کی شکل، ہیئت، اور روح کس کو تیار ہوگا؟ ظاہر ہے کہ وہ نظریاتی ملت، قوم، ملک اور نظریاتی ریاست کے عوام ہوں گے جو اسلام کے منکر اور اس سے بیوفائی کے مرتکب ہوں گے۔ قلبی، عقیدتی، روحانی، دینی، مذہبی، معاشی اور معاشرتی تضاد کا شکار ہو جائیں گے۔ پاکستان اور اس کی عوام آج وقت جمہوریت کے جابرانہ نظام حکومت اور دین محمدی ﷺ کے تضاد کی جہنم تاک پنجہ میں جل رہی ہے۔ اس کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

۲۔ پاکستان کے سوا بروز فرد اور اس کی نسلیں اپنی زندگی قرآن حکیم کی دینی تعلیمات، دینی عبادات، دینی نظام حیات، دینی خلوت و جلوت، دینی اخلاقیات اور سنہ حسنہ کی روشنی میں بسر کرنا چاہتے ہیں۔ دین محمدی ﷺ کے عدل و مساوات اور عدل و انصاف کے نظام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنانا چاہتے ہیں۔ تاہم ملک و ملت کے جمہوریت پسند پڑھے لکھے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان کے پیروکاروں سے، مسلمین سے، پیغمبر زمانہ، وزیر اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کا ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور قانون ساز اسمبلیوں کا تحریر جتنا ہوا ہر فرد عوام کو مجلس شوریٰ کے نظام سلطنت کی بجائے جمہوریت کے تعلیمی نظام حکومت کی زنجیروں میں متحد رکھنا چاہتا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، اموال و دولت اور ملکی خزانہ کو جمہوریت کے تعلیمی جابرانہ نظام حکومت کے زیر اثر جاری رکھنا چاہتا ہے۔ ملک کا برسر اقتدار طبقہ شاہی حکومتی و شاہی مراعات یافتہ طبقہ اپنے عیش و عشرت اور تصرفانہ نظام حیات اور آمرانہ نظام حکومت کو کسی قیمت پر ترک کرنا نہیں چاہتا۔ حکومتی اختیارات کی بنا پر وہ حسب دل و مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک میں کاس بیل کی طرح پھیلتا اور سب چھپا جا رہا ہے۔ جو ذرائع بچ جاتا ہے اس کو اپنی ملکیتوں میں بدل لیتا ہے۔ ملکی معاشیات پر ان کی مکمل اجارہ داری مسلط ہے اور بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ سولہ کروڑ عوام کو ملکی خزانہ سے ایک پائی تک نہیں دی جاتی۔ عوام اس وقت روٹی اور ضروریات حیات کی محرومی کی وجہ سے کیف ناک زندگی سے دوچار، بیروزگاری اور فاقہ کشی کی وجہ سے خودکشیاں اور خود سوزیاں کرنے پر مجبور ہو رہی ہے جبکہ ملکی خزانہ، اموال و دولت، ذرائع آمدن اور ہر قسم کی پیداوار اور مصنوعات حکومتی و شاہی ملکیت بنتے جا رہے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

میلوں کا بوجھ وربلوں میں بے پناہ ضافے ورمہنگائی کی دیتیں ملت کو سول نافرمانی کی طرف تھیل رہی ہیں۔ ی وجہ سے ملک تاریکی کی لگ میں جل رہا ہے۔ اہل وطن کا ین سلام ہے ور۳۔۹ کا مین بھی ہے۔ ئیلین ملیں حلہ ن سلام ور سلامی مین کے باغی بن چکے ہیں۔ یہ کب تک سلام کے غلامی بات کرنے والوں کو طالبان یا دہشت رد بنا کر ن کا قتال جاری رکھیں گے دہشت سے دور ورفیہ سلامی نظام میت کی پابندی روتے رہیں گے ں کے ں گئے جا چکے ہیں

۳۔ جمہوریت کے حکومتی شاہی والہ ورمراعات یافتہ طبقہ کی زندگی کا مشن یک ہے۔ وہ قیمت پر ملک کے مادہ رور عوام کے وسائل، ں وں و دولت، ذرائع آمدن ور ہر شعبہ زندگی پر ن کے حقوق غصب کرنے، ن کو محکوم بنانے، اقتدار پر قابض رہنے، حکومتی باقی کا تاج پہننے، شاہی محلوں کی تعیش کی زندگی بسر کرنے، زر، زن ورزمین پر قابو پانے ور جنسی کھیل کھیلنے، ملک کی تجارت پر قابض رہنے، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، سرمایہ داری نظام پر مکمل کنٹرول رکھنے، جاگیرداری سسٹم سے زمین مافیا کی مانڈلی کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھنے، ملک کو یک قید خانے میں بدلنے، جمہوریت کا غاصب ور مارشل لاء کے جبر کا حکومتی نظام ور سسٹم مسلط کرنے پر قادر مطلق بن رہنا چاہتے ہیں۔ ں لیے حکومتی والہ ورمراعات یافتہ شاہی طبقہ سلام ور سلامی مین کے غلاف سے رہتے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے سیاستدانوں، فوجی جنیلوں ورمراعات یافتہ شاہی طبقہ کی منحوس اقتدار ور حکومت کا حصہ ہے۔ سیاسی ورفوجی حکومتی والہ ورمراعات یافتہ شاہی طبقہ یک جان ور دو قالب ہیں۔ وہ یک دوسرے کے لیے بے ضرر ورعوام ناس کے حقوق چھیننے ور مستقل نظام مسلط کرنے ورعوام پر غاصبانہ نظام حکومت چلانے کا طریقہ کار مسلط کرنے کے مجرم ہیں۔ قرآن حکیم کی نظریاتی وحدت کو جمہوریت کے منشوروں ورعوام کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرنا ں کی حکومتی حکمت عملی ہے۔ حکومتی والہ کی زندگی کا مقصد عین ملک میں علم معاشی، معاشرتی مساوات کا نظام ور سسٹم مسلط کرنا، حلہ رور عوام ناس کو مستقل طبقاتی زنجیریں پہنانا، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ں وں و دولت ور ملکی خزانہ پر ملیت بنانا، اس کو اپنے شاہانہ تصرف میں رکھنا، اقتدار ور حکومت کو مستقل بنیادوں پر قابو رکھنا ان کی تحقیق ور حکومتی حصول کی فطرتی بنیاد ہے۔ حلہ رور عوام کو یک مرتبہ پر کھا ہونا ہوگا ۳۔۱۹ کے مین کے مطابق ملک میں سلام کا غالب عمل میں انا ہوگا جو اس بیماری کا واحد علاج ہے۔ سو رور عوام کو بید رہونا ور جاگنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

۴۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں صنعتوں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں، رشوت خوروں، لٹیروں، کے شاہی محلوں۔ ان کے سرکاری صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزرا کے سی ہاؤس، گورنر ہاؤس، چیف منسٹر ہاؤس، کمانڈر انچیف ہاؤس، کور کمانڈر ہاؤس، ڈویژن ہیڈ کوارٹرز، بریگیڈ ہیڈ کوارٹرز، ضلع ہیڈ کوارٹرز، تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ان کے شاہی دفاتر، ان کے شاہی سرکاری محلوں، ان کے سرکاری کالونیوں، ان کے شاہی وزیروں میں بنگلوں، ان کے شاہی وزیروں، ان مینوں، ان کے سی سرکاری صنعتوں اور ان کے مراعات یافتہ جتھہ اور ان کے خدمت گذار سرکاری سی سی ملازمین اور ان کی عیش و عشرت کے نظام حیات کا نام پاکستان نہیں ہے۔

۵۔ پاکستان تو ستر فیصد کسانوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور نیدہ پوش الحاج الامداد محمد الرسول اللہ کے کلمہ گو عوام کا ملک ہے۔ جمہوریت کے خزانہ نظام حکومت کے عدل و انصاف سے محروم ہونے اور حوصلے ٹوٹے ہوئے انسانوں کا ملک ہے۔ ان کے علاوہ قیدیوں، بیواؤں، بیروزگاروں، بوڑھوں، ننگے پاؤں، ننگے جسموں، ننگے سروں، ضروریات حیات سے محروم بیمار ہوئے انسانوں کا ملک ہے آسمان کے سائے تلے زندگی کے ایام گزارنے والے بیروزگاروں، خوراک سے محروم خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے مفلوک و مجبور، محکوم و بے بس اہل وطن کا بھی ملک ہے۔ جمہوریت کی حکومت کے چھ سو تنخواہ خرچ کرنے والے اور سو کروڑ عوام کا ملک ہے۔ یہ ان حکمرانی و دیوان کے سرکاری مراعات یافتہ جتھہ کی ورثت یا ملکیت نہیں ہے۔ یہ ان حکومتی و ان کے سرکاری مراعات یافتہ جتھہ نے پاکستان کو اپنی ملکیت بنا رکھا ہے۔

۶۔ ملک کے سوا کروڑ مسلمانوں کی جمعیت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر وحدت میں منعکم ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک یعنی نوے سال تک برطانیہ نے جمہوریت کے خزانہ نظام حکومت کے قانونی شکنجوں کے ذریعے ایک محکوم ملک و قوم کو معاشی و معاشرتی زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ملک کے غداروں، غاصبوں، رشوت خوروں، مجرموں نے ملک کو لوٹا۔ جاگیردار، سرمایہ دار نے جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر عوام کے گلے میں اس طرح پھندا ڈالا ہوا ہے۔ ان کی زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اسلام کے خلاف بات کرنے والے سو کروڑ عوام کو یہ حکمران لادین، طالبان، رجعت پسند، دہشت گرد، بنیاد پرست کا القاب دیے جا رہے ہیں۔ عوام بیدار اور ان کے ظلم و جبر سے بیزار ہو چکے ہیں۔ ملک نانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر شپ بچانے کی خاطر اس کے اشارے پر امریکہ نے افغانستان کی جنگ جیسا پاکستان کے اندر داخل کر دی ہے۔ عوام کو پوس ہونا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

۷۔ اسلام دشمن فوجی ڈکٹیٹر اور مجرم حکمران ٹولہ نے امریکہ کے ساتھ مل کر پاکستان کی عوام جو اسلام کے عادلانہ نظام کے لئے جدوجہد کر رہی تھی، پر دہشت گردی کی جو بہیمانہ قتل و غارت شروع کروا دی عوام نے اس مجرم فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی ٹولہ کو مسترد کر دیا۔ امریکی ڈالر کے تحت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو بچانے، اپنی چاکری قائم رکھنے کی خاطر یہ بزدل اور بے ضمیر حکمران ٹولہ جو اسلام کا نام لیتا ہے، اسلام کے نام پر بنائے گئے ملک میں اسلامی قانون کی بجائے امریکی قانون کی پاسداری کرتے ہوئے دہشت گردوں کے ساتھ بات چیت کا ڈرامہ کھیلتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کر لیتے۔ یہ ان حکمرانوں نے بھی امریکی اشارے پر وہی قتال کا عمل جاری رکھا۔ فوجی ڈکٹیٹروں یا جمہوریت کے نام نہاد نظام حکومت کے تحت ہوں۔ یہی چند ملکوفتی مجرموں کا مختصر ٹولہ ہے جو اہل وطن فوج اور ان کی نسلوں کو دہشت گرد، طالبان، رجعت پسند، انتہا پسند کہہ کر ان کا قتل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ واقعات و حالات ان مجرم سیاسی رہنماؤں اور ان کے بیسیوں بار زید بکر اور نظم یہ ضرورت کے جمہوریت کے تحت نام نہاد حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ تمام مجرم سیاسی رہنما، تمام مجرم فوجی ڈکٹیٹر اور ان کے تحت کی حکمران پناہ گاہ میں اپنے ہاتھوں میں سیاہ عوام کی عدالت میں کھڑے ہیں۔ ان کے جرم کا پھندہ ان کے گلے میں فٹ آ چکا ہے۔ عدل کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں!

۸۔ حکمرانوں نے اپنے آپ کو اپنے محلوں میں پابند کر کے پولیس، رینجرز اور فوج کے ذریعے اپنے محلوں کو جانے والے تمام راستوں کو بند کر رکھا ہے۔ پولیس، رینجرز اور فوج کب تک ان کی حفاظت کرتی رہے گی۔ ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ تمام ذاتی ہوئی دولت اور ناجائز طریقوں سے کمائی کی ہوئی جائیدادیں فوری طور پر جمع کروا دیں۔ ملکی خزانہ سے عیاشانہ زندگی بسر کرنے کے جرائم ختم کر دیں۔ کب تک یہ کھوکھلا نظام خراج بٹورنے والے وزیروں ملک کے عوام کا معاشی قتل جاری رکھیں گے۔ کب تک یہ وزیروں کی فوج وفاقی حکومت کو چلتی رہے گی۔ کب تک تمام کے تمام یہ وزیر و مشیر بنتے رہیں گے۔ کب تک صوبوں کا تعلیم و صحت کا بجٹ کھاتے رہیں گے۔ کب تک یہ ماں دولت کے حصول کی خاطر دست و گریباں رہیں گے۔ کب تک عوام کا امریکہ سے مل کر قتل کرنے والے حکمران ٹولہ اور طالبان کی گولیوں سے بچتے رہیں گے۔ کب تک صدر مملکت ان وزیروں کے لئے روزانہ کے زرمبادلہ کی بلٹ پروف گاڑیاں خرید کر ان کی جانوں کو بچاتے رہیں گے۔ کب تک مریکی پالیسی کے تحت حکومتی ٹولہ عوام کو دہشت گرد، رجعت پسند، مذہب پرست، انتشار پرست اور طالبان کا نام دے کر ان کا قتل کرتا رہے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

[illegible]

کب تک حکومتی نوکر چاکر اہل وطن کو ہجرت کی دھمکیوں میں مبتلا رکھتا جائے گا۔ کب تک حکومت نوکر پنجابی سپاہ اور پنجابی عوام کا قتل ایک دوسرے سے روا رکھتا رہے گا۔ کب تک حکومتی نوکر عوام کی خون پسینے کی خیانت کی قیمت مراعات سے وصول کرتا رہے گا۔ کب تک حکومتی نوکر ملکی معیشت کو خانہ جنگی کی تباہ کاریوں کا ایندھن بناتا رہے گا۔ کب تک پچیس کروڑ عیش حکومتی اشرافیہ کو ماتحت رعایا صدر مملکت پچیس مراعات یافتہ وزیر اعظم کو غیر ملکی دورے کرتے پھریں گے۔ کب تک صدر مملکت پچیس پچیس ہزاریوں کے شاہی خرچ کو برطانیہ، امریکہ اور دوسرے ممالک کے عوامی شاہی خرچ والے ہوٹلوں میں ٹھہرتے اور دعوتیں دیتے رہیں گے۔ کب تک ان کے شاہی اخراجات پاکستانی خزانے سے ہوتے رہیں گے۔ کب تک ایئر لائے، رسد، ایئر فورس کے مجرم حکومت بھی ریل کے ورثے پیس بھی ختم ہوتے جائیں گے۔ کب تک پاکستانی جماعتوں کا قرآن حکیم کے منحرف رہنماؤں کا مجرم حکومتی ٹولہ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کو پاکستان پر مسلط رکھتا جائے گا۔ کب تک صوفی محمد، مولوی عمر، [illegible] ان، پاکستانی فوقہ پرست ملکی سیاسی جماعتوں کو رجعت پسندوں، طالبان کا نام دے کر قرآن حکیم کے نظریات اور تعلیمات کو پس پشت ڈالتے رہیں گے۔ کب تک ان کو ختم کرنے کی بجائے قرآن حکیم کے نظریات، ضابطہ حیات، عقل و علم، ثقافت و دیانت، اخوت و محبت، خدمت انسانیت، احترام انسانیت، حسن خلق سے سرشار مسلمان اور ان کی نسلوں کو مجرم بنایا جائے گا۔ ان کو روکنا ضروری ہے ورنہ مزید ملک و ملت کو نقصان پہنچائیں گے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے پروردہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں پر مشتمل پروردہ سیاسی مجرم [illegible] الیکشن کر حکومت چلاتے ہیں تو پھر مذہبی سیاسی فرقوں کے علماء کو ملک کا نظام مملکت کیوں نہ چلانے دیں گے۔ یہ فرقہ پرستوں کو ختم کرنے کی بجائے قرآن حکیم کی سرکاری سرپرستی ختم کیے جا رہے ہیں۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ مانگنے والوں کو طالبان، رجعت پسند اور دہشت گرد کہنا ظلم ہے۔ یہ ہے عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت، اس کے مجرم حکومتی ٹولے اور پروردہ سیاسی جماعتیں جو ہمارے ملک کو تباہ و برباد کر چکے ہیں۔ ان کو ان معاشی، معاشرتی دہشت گردوں سے نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ ملک میں خانہ جنگی کا مجرمانہ فساد بند کریں۔ پاکستان کے اہل بصیرت سیاسی فرقہ پرست فرقوں کو ختم کریں۔ ٹیبل پر بیٹھ کر اس خانہ جنگی کو ختم کریں۔ قرآن حکیم کی روشنی میں ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کریں۔ ورنہ کوئی بھی تمہارے آشیانوں کو خاکستر کرنے کے لیے بیتاب ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملک و ملت کو محفوظ فرمائیں اور حکومتی ٹولے کو راہ ہدایت بخشیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

۱۔ پاکستان میں ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک انگریزوں کا مسلط کیا ہوا جمہوریت کا نظام حکومت جاری ہے۔ آج بھی پاکستان اور اس کے عوام کی طرح سیاستدانوں اور انگریزوں کی باجگزار فوجی اشرافیہ کے سکوتی وسائل کے معدنیات یافتہ جبتہ کی برکت میں زندگی کی بنیادی سہولتوں میں تڑپتے، پھڑکتے بدترین حالات سے دوچار ہیں۔ پاکستان جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم حکومتی وسائل کی ملکیت اور سود در سود عوام کے قیدی، غلام محکوم اور مجرم بن کر رہ گئے ہیں۔ حکمران طبقہ سیاسی، مذہبی رہنماؤں کے کمیشنوں کے ممبران، ان کے مشیر، وزیر خزانہ، وزیر مالیات و محاصل، وزیر اعظم، صدر پاکستان جمہوریت کے کل کے نظام حکومت کی مجرمانہ حکمت عملی کی روشنی میں سود در سود عوام پر حکومت کرتے اور ان کا معاشی، معاشرتی، دینی قتل کرتے، حقوق کو چھینتے اور ظلم و جبر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کا قلع قمع کرنے کی بنیادی ضرورت ہے۔

۲۔ آج بھی فوجی اشرافیہ اور اس کے حکومتی وسائل اور اس کے معدنیات یافتہ جبتہ نے بلیوں کو باغ کی طرح انسانی قتل کا محل، ان مسجد اسلام آباد اور ملک کی تمام مساجد کے معصوم و بے گناہ نمازیوں، انکے دینی طلباء طالبات کا جاری رکھا ہے۔ آج بھی قرآن حکیم کی تعلیمات اور اس کے کلچر کو ختم کرنے کے لیے عراق و مشرقی مقبوضات میں طالبان کے نام پر معصوم و بے گناہ مسلمانوں کا قتل جاری ہے۔ تمام مسلمان ممالک سے غلامی کی بات کرنے اور جمہوریت کے خلاف آواز اٹھانے کے جرم میں وہاں اپنی بستیوں سے قتل و فرار ہونے پر مجبور کر رہے ہیں۔ آج بھی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم اور جابر حکمران بارسوخ زرخرید اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ تحفظ سے اقتدار تک رسائی حاصل کرنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آج بھی پورے سیاسی جماعتوں کے رہنما، لکیر کے فقیر، معاشی اور معاشرتی قاتل رہنما قرآن حکیم کے نظریات کو ختم کرنے اور انسانی حقوق کو پامال کرنے حکومت اور اقتدار کے حصول کی خاطر ایک دوسرے سے گلے مل چکے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اور قرآن حکیم کے سیاسی نظریہ حیات پر جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ممبران، ان کے نظریات، ضابطہ حیات پر مکمل کاری ضرب کی طرح مسلط ہے۔ اقتدار کی جنگ پر سود در سود مسلمان، ان کی نسلوں کو غلامی کی بے رحمی کا مجرم بنائے جا رہے ہیں۔

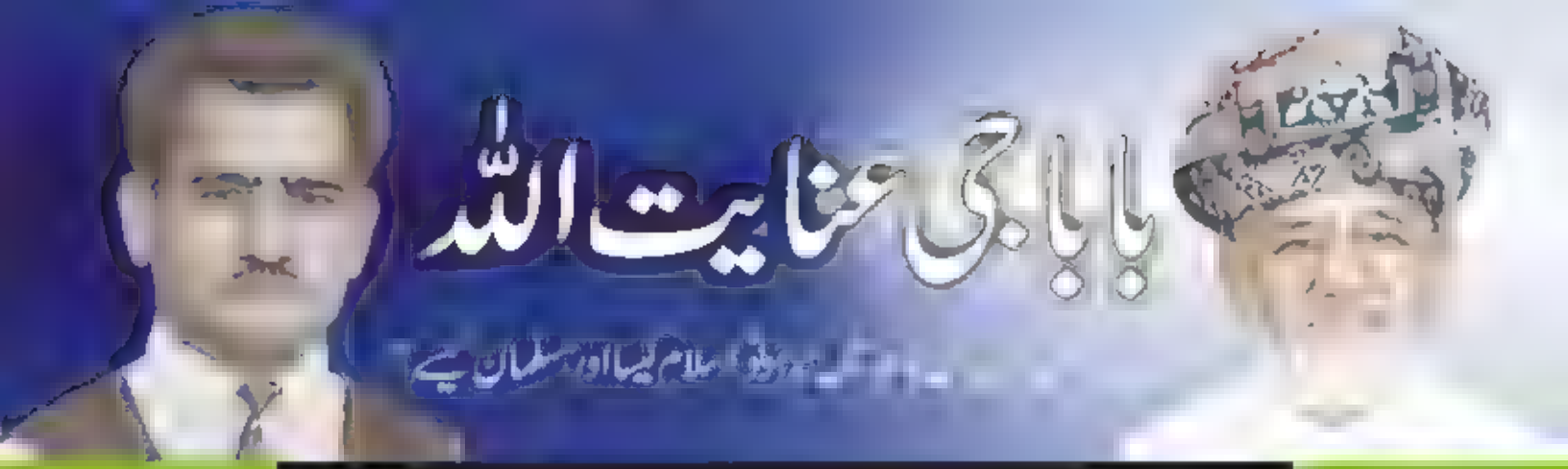

۳۔ آخر میں ان عوامل و محرکات کا ذکر کیا جائے جس نے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا یہ مجرم حکومتی ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ اس طرح مورخ سلطنت پر قابض ہوتا ہے۔ مجرمانہ معاشی، معاشرتی تخصصات کی قانون سازی کرتا ہے۔ اپنی مخلوط انتخابی پالیسی کے ذریعے اس وسیع پیمانہ پر عوام پر مسلط رہتا ہے۔ حکومتی ڈھانچہ پر سرکاری مراعات یافتہ طبقہ کے ذریعے آئین تعلیم، اس کے نصابات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے اور اس کی تہذیب کو ختم کرتا چلا آرہا ہے یہ ڈھانچہ ۱۹۴۷ء کے سامراجی آئین کے ماتحت عملی طور پر کارگر ہو چکا ہے۔ آخر میں یہ معلوم کریں کہ برصغیر تک جمہوریت کا یہ حکومتی مجرمانہ طریقہ کار ہے جس سے تمام نظریات، پروان چڑھتے، مجرم حکومت کرتے اور اپنے تمام کے نشان چھوڑتے رہتے ہیں عوام کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں۔

۴۔ اہل وطن یوں نہ آگاہی حاصل کریں کہ خرابی بنیاد ورت کا قانون جمہوریت کی اس معاشی اور معاشرتی بیماری کا نام ہے، اس موذی مرض میں کون مبتلا ہوتے اور ان کے خون جگر سے شفا پاتے ہیں۔ عوام اور مسلمانوں کو یوں نہ بتایا جائے کہ جمہوریت آئین تعلیم کے خلاف ہے اور نظام تعلیم کا بنیادی ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت تمام مالی لیروں، رہزنوں، معاشی، معاشرتی قاتلوں، ہر قسم کے تمام پیشہ مجرموں کی پناہ گاہ بن چکا ہے۔ اہل وطن کے خاص و عام کو یوں نہ آگاہ کیا جائے کہ جمہوریت کے مجرمانہ بنیادی رہنما آئین تعلیم کے نظریات کی وحدت کو سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے مجرم ہیں۔ اہل پاکستان کے عوام کو یوں نہ دھوکہ دیا جائے کہ ملت کی جمعیت کو جمہوریت کی جماعتوں میں تقسیم کرنے سے ملی وحدت ختم ہو جاتی ہیں۔ جمہوریت کا تحفظ ذوالفقار علی کے قتل پر چار دیواری قائم رہتا ہے۔ ملی و ملکی دفاع، فروغ تمدن اور نظام تعلیم و تعلیم کے دشمنوں پر قابض ہو جاتا ہے مراعات یافتہ نظام تعلیم کے طبقہ کو شاہی سرکاری سہولتیں دے کر ان کے ذریعے ملی خزانہ کو ملت اور عوام کو محکوم بنا کر ان کا معاشی اور معاشرتی قتل کرتا رہتا ہے۔ عوام سے سخت احتجاج بھی چھین لیتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۵۔ ملت اسلامیہ کے اہل بصیرت افراد کا فرض بنتا ہے کہ وہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور خاص کر مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے وضاحت طلب کریں!

ف۔ یہ کڑوے اور میٹھے سمندر کے پانی کا ذائقہ اور تاثیر ایک جیسی ہوتی ہے۔

ب۔ کیا اسلام اور جمہوریت کا مجرمانہ ضابطہ حیات اور استحصالی نظام حیات ایک ہی ہے یا ان دونوں میں فرق اور تضاد پایا جاتا ہے۔

پ۔ یا جمہوریت کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت قرآن تعلیم کی تہذیب کا حصہ ہے یا پھر وہ پاکیزگی اور عفت کے پاکیزہ اصول وضوابط کا پیغمبر ہے۔

ت۔ یا جمہوریت کی سیاست استحصالی نظام حیات کو فروغ دیتی ہے یا قرآن تعلیم کے عادلانہ نظام حیات کی پاسداری کرتی ہے۔ اس کا جواب پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما علی پاکستان دیں۔ یا جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے یہ مجرم رہنما قرآن تعلیم کے باغی اور ملت کو فتنہ میں مبتلا کرنے کے مجرم نہیں ہیں۔

ٹ۔ یا جمہوریت کا طبقاتی تعلیم نظام طبقاتی معاشرہ تیار کرتا ہے۔ جس سے طبقاتی معاشی تقسیم اور طبقاتی حقوق نظام جنم لیتا ہے۔ حاکم محکوم کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔

ث۔ یا یہ طبقاتی نظام تعلیم قرآن تعلیم کی تعلیمات کا حصہ ہے یا اس کے خلاف عمل جنگ ہے۔

ج۔ یا حکمرانوں نے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے تحفظ کا استحصالی طبقہ کا تحفظ یہ اور یہ کاشتی مراعات یافتہ طبقہ کے ارکان کو تیار کرنے کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے اور مغرب کے قانونی مشاورں کا تیار کیا ہوا قانونی تعلیمی نصاب برٹش، امریکن، انڈین، جیوری پروڈینس کی سرکاری یا اوقاف مسلط رہیں رکھی۔ کیا ان باتوں پر ان کی جوابدہی ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات، اس کے تعلیمی نصاب پر جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے کفر کے نظام کی سرکاری یا اوقاف مسلط کرنے کا قرآن حکیم ہی سے مزاحمت کی ہے۔ ۲۰ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلوں کو جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے کفر کی طاعت کا پابند نہیں بنا رکھا۔

بابائی عنایت اللہ

ج۔ یہ جمہوریت کے مخرمانہ نظام حکومت کے سیاسی جماعتوں کے رہنما بتانا پسند فرمائیں گے۔ جب تعلیمی اور تجارتی زندگی کا تعلیمی نصاب، تعلیمی درجے، تعلیم و تربیت، علم و عمل سرکاری طور پر تابع فرمان جمہوریت ہو۔ اس کے تیار کردہ کارکنوں و سرکاری ملازمین حاصل ہونے قرآن عظیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی درجے اور ان سے تیار ہونے والے تعلیمی کارکن کہاں سے تیار ہوں گا قرآن عظیم کے کارکن کہاں سے میسر ہوں گے جو ملک کا نظام مملکت چلائیں گے یا یہ حضرات قرآن عظیم کے باغی اور دشمن نہیں ہیں یا انہوں نے اسلامی ریاست میں عوام الناس سے قرآن و ایمان چھیننے کا عمل جاری نہیں رکھا ہوا ہے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے غلامی بات کرنے والے مخرمین یا یہ حکومتی نظام مخرمہ ہے۔

۲۔ یاد رکھو! یہ دور رب سے مخرمہ پوری دنیا زندہ انسان کے تعلقوں میں ڈوبے ہوئے ہیں جو اسلام اور بنی نوع انسان کے دشمنوں کے غیر ہیں جو قرب ہی کے راستوں پر چلنے میں مصروف ہیں۔ جو جمہوریت کے مخرمانہ نظام حکومت کے ظلمت مدہ اور اس کے حمایتیوں کی تاریکیوں کو نور ہدایت سے منور کرنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔

۳۔ جمہوریت کے مخرمانہ نظام حکومت کے نظریات کا مخرمدی خون دین محمدی ﷺ کا پاس پس ملت اسلامیہ اور بنی نوع انسان کو مرید دھوکہ دینے کے قابل اب نہیں رہا۔ اس کی عیاری کی قوت سلب ہو چکی ہے۔ وہ نکلے ہو چکے ہیں۔ اس جمہوریت کے خوابوں جو کل یہاں ہیں۔ جن کی سمجھ میں یہ بات آ چکی ہے۔ ان کے لیے یہی سچ کا کاذب ہی سچ صادق کا فرق ہے۔ اس قافلے کو اس تمام باطل اور تباہ کن حالات و واقعات سے نکلنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا۔ ملت کی جمعیت کو بچانا ہوگا۔ دین محمدی ﷺ کی روشنی میں اسلامی مملکت تیار کرنا ہوگا جس سے ملک و ملت کے ہر فرد کو معاشی و معاشرتی عدل مہیا ہو سکے۔ حقوق و مساوات و عدل و انصاف کے بنیادی حقوق جس سے عام ایک جیسے مہیا کرنے کے سبب میسر ہوں۔ انسانی حقوق کو ایسے احسن طریقے سے کیا جائے کہ قوم، عالم اور بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ تہذیبی قافلہ کا کلچر ادب و خدمت، خلوص و محبت، عفو و درگزر، انسانیت کے لیے بے ضرر و منفعت بخش ہونے کے پیغمبری خوشبوؤں سے مہکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ بھولی ہوئی ملت کو راہ راست کی منزل کا مسافر بنائیں۔ اس منزل کا تعین ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت اسلام کے نفاذ سے ہی ہو سکتا ہے۔ یا اللہ ہمیں ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ العمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

babageenayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے سیاستدان، فوجی ڈکٹیٹر، حکمران ایک ٹولہ کے خلاف مجرمانہ روپ ہیں
ان کے حکومتی مقاصد ایک، ان کا جمہوریت کا انتخابی نظام ایک، وہ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں

پاکستان کا سیاسی، فوجی، کیڈٹ حکمران مجرمانہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ نظام یہ مراعات یافتہ طبقہ ذرائع ابلاغ، عدلیہ، ملٹری، بیوروکریسی کے ذریعے ملکی وسائل کو خطہ میں پیش آنے والے حقائق و عوام الناس سے چھپاتے چلے آ رہے ہیں جو کہ ذرائع ابلاغ اور مشتہری کے اداروں پر حکمرانوں کی مکمل چارہ داری ہے۔ عیاری، مکاری، مکر و فریب اور مختلف سیاسی چالوں سے یہ طبقہ عوام کی رائے کے حقوق کو مسخ کرتے ہیں۔ انھوں نے معصوم، بے گناہ اسلام پسند عوام کا قتل جاری کر رکھا ہے۔ اپنے محسنین و مجرمانہ تمام ملزمان کو معصومیت کا پاس پناہ حاصل ہوں کا حیلہ بن چکا ہے۔ عدلیہ کے غلط فیصلوں کے خلاف جھوٹے، بے بنیاد مقدمات کا اندراج، بیوروکریسی کے بدعنوانیوں و پالیسیوں کے ذریعے شاہی مراعات یافتہ طبقہ، اپنے اقتدار اور مقاصد کے حصول کی خاطر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنا، ان کے حقوق سلب کرنا، ان کی آواز کو طاقت کے ذریعے دبانا، اپنے اقتدار کا تحفظ کرنا حکمرانوں کی سیاست کا حصہ بن چکا ہے ۱۹۴۷ء سے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت مجرمان کے مجرم حکمران ۱۹۷۳ء تک ملک و غیر آئین کے چلاتے رہے۔ عدلیہ کے غلط فیصلوں عوام کے بنیادی حقوق کو دبانے سے پیش رہے۔ ۱۹۷۳ء میں عدلیہ کی رہنمائی میں آئین مرتب ہوا۔ اس کے بعد آج تک عدلیہ کے غلط فیصلے پیش ہیں۔ جو بھی ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتا ہے۔ اس پر رجعت پرست، شدت پسند، طالبان دہشت گرد کا نام دے کر قتل جاری کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح حکمران ٹولہ نے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا قتل جاری رکھا ہے۔ طالبان و غیر طالبان بنا کر عوام کو دہشت زدہ بنایا جا رہا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت میں اس کا مجرم حکمران ٹولہ اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر ایک مرکز پر اکٹھا ہو چکا ہے۔ ان مجرموں کے مقاصد کی منزل ایک ہے۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو انھوں نے دہشت زدہ بنا رکھا ہے۔ یہ قاتل ٹولہ چاہتا ہے کہ عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ فوری طور پر عمل میں لے آتے لیکن یہ ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ یہ ٹولہ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کی بقا کے لیے سیکولر، روشن خیال، اعتدال پسند عوام کو رجعت پسند، طالبان، دہشت گرد کا مجرم بنا کر ملک میں خانہ جنگی جاری رکھے ہوئے ہیں جو امریکہ، انڈیا، اسرائیل جیسی اسلام دشمن عالمی طاقتوں کو عراق، افغانستان جیسا قتل کا گھناؤنا کھیل کھیلنے، ان کے زیر سایہ اقتدار، حکومت پر قابض رہنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستانی سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلیں نہ رجعت پسند ہیں نہ طالبان، نہ ہی مغرب کی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم سیاسی رہنماؤں یا ان کے مجرم حکومتی ٹولہ کے عقیدت مند ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ مشرقی پاکستان کی طرح فوج و عوام میں نفرت کا بیج بو رہا ہے۔ عوام یہ نہیں چاہتے۔ عوام ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اس کا مراعات یافتہ عیاش طبقہ قوم کے خیر خواہ صداقت کا چند مٹھی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین کی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسے!

۲۔ مشرقی پاکستان میں جمہوریت کے سیاسی، فوجی حکمرانوں کے استحصالی نظام حکومت ان کے ظلم و جبر، عدم مساوات اور عدل و انصاف کو ختم کرنے کی پالیسی وجہ انتشار بنی جو بغاوت کا رخ اختیار کر گئی۔ غلط اور استحصالی پالیسیوں اور ظالمانہ نظام حکومت کا تدارک کرنے، اس کا درست حل تلاش کرنے کی بجائے مجرم حکمرانوں نے پولیس، رینجرز کی طاقت کو استعمال کیا۔ جب حالات قابو سے نکل گئے تو پھر فوج کشی تک نوبت پہنچی۔ آپس کی چپقلش کی وجہ سے دشمنوں نے حالات سے فائدہ اٹھایا۔ ہندوستان نے امریکہ کے اشارے پر اپنی فوج مشرقی پاکستان میں داخل کر دی۔ اس دور کے طالبان یعنی مکتی باہنی نے ہندوستان کی فوج سے مل کر پاکستانی فوج کو شکست دی اور اس کے نوے ہزار فوجی قیدی بنائے۔ عوام الناس کا قتل عام ہوا۔ سیاستدان اور حکمران چن چن کر قتل کیے گئے۔ پاکستان کے سیاسی رہنماؤں اور فوجی ٹولے کے مجرم حکمرانوں نے اس المیہ سے سبق سیکھنے کی بجائے ایسا کرنا انھوں نے اپنا حق سمجھ لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک آج بھی خاک و خون میں ڈوبا ہوا ہے۔ افواج محاذ پر لڑتی ہے۔ ان کی غلط پالیسیوں نے پشاور، لاہور، راولپنڈی، ڈی جی خان، کراچی غرضیکہ پورے ملک کو محاذ بنا رکھا ہے۔ ان مجرموں کی وجہ سے سولہ کروڑ عوام، پولیس، رینجرز اور افواج کی سپاہ کا قتل جاری ہے۔ اب تک پولیس، رینجرز اور فوج ان حکمرانوں کا تحفظ اور عوام کا قتل کرتی رہے گی۔ یہ جنگ حکمران ٹولہ جیت نہیں سکتا اور نہ ہی بچ سکتا ہے۔ اہل قلم، تجزیہ نگار، اہل بصیرت دانشوروں کو ملک و ملت کی حفاظت کا اہم رول ادا کرنا ہوگا۔ یا اللہ ان کو شہ یثرب ﷺ کے گلستان کے تحفظ کی توفیق عطا فرما۔ آمین

۳۔ مغربی طاقتوں نے پاکستان کے خلاف افغانستان کو ایک عالمی فوجی چھاؤنی بنا لیا ہے۔ دراصل پاکستان کی سرزمین میں حکمرانوں کے استحصالی نظام حکومت کے انتشار نے ملک کو تباہی کی طرف دھکیل رکھا ہے۔ ان ناعاقبت اندیش مجرم حکمران ٹولہ کی وجہ سے ہندوستان کی راء، اسرائیل کی موساد، امریکی کی سی آئی اے کے تیار کیے ہوئے دہشت گرد ہماری فوج سے دست و گریباں ہیں۔ ملک نازک گھڑی سے گزر رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ امریکی پالیسی کو پیش کر کے عبرتناک حالات سے ملک کو دوچار کر چکا ہے۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان بنا دیا۔ امریکہ اور اس کے بیرون ممالک کے دہشت گرد ایجنٹوں اور حکمرانوں نے جدید اسلحہ سے شمالی علاقہ جات میں اسلام پرست عوام کا اجتماعی قتل شروع کر دیا اور اپنے فوجی بھی ان کو ختم کرنے کے لیے اس قتل میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان حالات سے تنگ آ کر شمالی علاقہ جات کے تیس لاکھ عوام ہجرت کر کے ملک کے دوسرے علاقہ جات میں پہنچ چکے ہیں۔ کتنے ہی مارے گئے کتنے ہی اپاہج ہوئے اس کا حساب کون دے گا۔ یہ قتال کس کے کھاتہ میں درج ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے سیاستدان، فوجی ڈکٹیٹر، حکمران ایک خول کے مختلف مگر مانند روپ ہیں
ان کے سیاسی مقاصد ایک، ان کا جمہوریت کا انتخابی نظام ایک، وہ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں

مریکہ اور پاکستانی حکمرانوں کی اس جنگی حکمت عملی سے ملکی حالات اور معاشیات کا کیا حال ہو چکا ہے وہ بھی کسی سے چھپا نہیں۔ اب یہ جنگ پھیل چکی ہے اب بھی وقت ہے عقل جائے واپس پر پہنچ کر اپنے شاہی عزائم اور ملکی بربادی کو روکنے کا عزم کرے اس مسئلہ کو حل کرو۔ مریکی حکمرانوں اسلحہ بردار اہل وطن عوام کو شر پسند دہشت گرد طالبان کا نام دے کر ان کا قتل عام اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں وہ بھی تمہارے تمام تحفظات کے باوجود تمہارے محلوں اور ایوانوں تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خونریزی جناب مریکہ اس کے اتحادی اور پاکستانی حکمران کسی طرح بھی جیت نہیں سکتے تم عوام کا اجتماعی قتل کر سکتے ہو تمہاری توپوں کے گولے مریکہ کے ٹاورز تو گرا سکتے ہیں اور بندوق کی گولی۔ نہ ہی تم دہشت گردوں کو ختم کر سکتے ہو اور نہ ہی ختم کر سکتے ہو تم عوام کا اجتماعی قتل کر سکتے ہو لیکن اسلام کے خلاف بات کرنے والے دہشت گرد نہیں پیدا کر سکتے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ فوج اور اہل وطن کے درمیان جنگ مریکی حکمرانوں کے لیے اچھا ہے اور نہ ہی ملکی عوام کے لیے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت اور اس کا حکمران ٹولہ پاکستان سے ملک ریت کی دیوار بن چکا ہے۔ ملک کا بکھرنا یقینی ہونا اس عمل کا فطری تقاضا ہے۔ اس مسئلہ کا حل ٹیبل پر بیٹھ کر مذاکرات میں ہی بہتر ہوگا۔

پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق قرآن حکیم کے دستور کے خلاف ملک میں کوئی قانون سازی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کوئی مغربی جمہوریت کی سمجھ بوجھ کا پاس کرہ معاشی، معاشرتی اور دینی تخصیصی قانون ملک و ملت پر نافذ العمل ہو سکتا ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف مارشل لاء کے فوجی سیاسی ملکی غدار اور ملک دشمن حکومتی ٹولہ کا قانون سازی کرنا اور ان کو جبراً مجرمانہ قانون نافذ العمل کرنا، ملک کا بدترین اور سب سے بڑا جرم ہے۔ یہ کیسا قانون ہے جس کے تحت ملک کے تمام مجرموں کو اپنے معاشی معاشرتی اثاثے بلیک منی، بینکوں، کارخانے، تجارتی مراکز، ملکی ملکیتوں پر قبضہ اور حکومت کی ٹیکس پر قابض ہونا، ملکی و بیرونی ملکی غدار ملک دشمن ہونا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان مجرموں کی حیثیت بنا دینا، سب قسم کے قرضوں کو معاف کرنا، ملکی آئین توڑنا، ملکی غداری کا مرتکب ہونا، آج تک ملک پر فوج کی ٹیکس پر بالجبر حکومت کرنا، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنا، مریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو اپنے بیرونی ملک افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے اپنی بیس مہیا کرنا، پاکستان کو مریکہ کی فوجی چھاؤنی بنانا، پچھلے ۸ سال سے معصوم بے گناہ افغانستان کے عوام کا قتل عام ہونا، بلوچستان کے نواب اکبر بگٹی، بلوچ رہنما اور بلوچ طلبہ کا قتل ہونا، افغانی، پاکستانی عوام اور عارفہ صدیقی کو دہشت گردوں کا نام دے کر مریکہ کے حوالے کرنا، یہ سب ایسے جرائم ہیں جو قابل معافی نہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

روس کی شکست کے بعد موجودہ افغانستان میں اسلامی نظام مملکت کا نفاذ، کا افغانستان کو سامراجی تہذیب کا ہیرو بنانا، مغربی جمہوریت کے بوسیدہ تعصبانہ، مادہ پرست فلسفہ کے تخلیق کردہ نظریات کی شکست مریدکے کا ماسٹر مائینڈ حکمت نیٹک کی بین الاقوامی سطح پر حکومتی جارحیت پر شب کاری تھی جو نکوبرداشت نہ ہوئی۔ امریکہ اور کے مغربی ممالک کے حواری والے نے افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ علاقہ پر حملہ کر کے اہل کتاب قوم یہود کی متوں اور نئی بنائی کتابوں کی قیمات، خلاقیات، نظریات اور ان سے تیار ہونے والی تہذیب اور نظام حیات کی برتری ثابت کرنے کی ہے۔ یہ جنگ تمام اہل کتاب پیغمبران، نئے بنائی نظریات، قیمات، خلاقیات کے خلاف ہے یہ کاریک طرف ہیں۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے مادہ پرست فلسفہ کے تخلیق کردہ نظریات، قیمات، خلاقیات کا قلیل تعداد پر مشتمل مغربی جمہوریت کا ماسٹر مائینڈ حکمت نیٹک حکومتی ٹولہ دوسری طرف ہے۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم عوام نہیں مادہ پرست فلسفہ کے تخلیق کردہ مغربی جمہوریت کے نام نہاد الیکشن، انکے اسمبلی ممبران کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور سے مخلوط حقوقی تعلیمی اداروں کے تیار کردہ ایم پی اے، ایم ایم اے سینیٹرز، مشیر، وزیر، وزراء اعلیٰ، گورنر، پیٹرز، نیب، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی سکاروں، نگی وادیوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، نظام شاہی کے مشوروں کی جارحیت مسلط ہے۔ انکا تخلیق کردہ تعصبانہ نظام حکومت، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی گرفت میں ہے۔ پاکستان میں موجودہ خانہ جنگی قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین اور اسلام کے خلاف جنگ ہے۔ اہل بصیرت، اہل دل سیاستدانوں اور سیاسی ورکروں کے لیے غور و فکر کا لمحہ ہے۔ خدارا آپ اپنے آپ اور اپنی نسلوں کو، اپنی سولہ کروڑ عوام اور ملک و ملت کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ اللہ تعالیٰ اہل وطن کو یہ سمجھنے کی توفیق دے۔

س۔ کیا سیاسی جماعتوں اور مذہبی فرقہ پرست سیاسی جماعتوں کے رہنما یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت قرآن حکیم کے نظام مملکت کے مطابق یا منافی ہے؟

ب۔ کیا جمہوریت کے حکومتی ممبران اور اسلامی جمہوریت کی مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ کے طریقہ کار میں کوئی مطابقت ہے۔ کیا جمہوریت کا الیکشن کا طریقہ کار اسلامی یا غیر اسلامی ہے۔ کا جواب حکومتی ٹولہ اور نظام حیات، فوجی شاہی طبقہ اہل وطن مسلمہ کو دیں۔؟

بابائی عنایت اللہ

پاکستان کے سیاستدان، فوجی ڈکٹیٹر، حکمران ایک ٹولہ کے خلاف برسرِ پیکار ہیں
ان کے سیاسی مقاصد ایک، ان کا جمہوریت کا انتخابی نظام ایک، وہ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں

پ۔ یہ مغربی جمہوریت کے طریقہ انتخاب یا الیکشن کے لیے میدوار پنا نامزد پیش نہیں کرتا۔ یہ بابائی جمہوریت کا انتخابی طریقہ کار کی اجازت دیتا ہے یا اس مصلحت، انتخاب کے [illegible] پابند بناتا ہے کہ وہ اپنا نمائندہ کا چناؤ کریں۔"

ت۔ یہ مغربی جمہوریت کے طریقہ انتخاب میں صرف سرمایہ دار، جاگیردار، بابائی مافیا، بے پناہ مال و دولت والوں، فیکٹریوں، کارخانوں کے مالک، مطلب، بلیک مارکیٹنگ کے تاجر، ٹاؤٹ اور رشوت خور، بیشن خور، ملکی خزانہ کے رہزن اور مختلف بابائی گروہ کے چھ سرغنہ اور ان کی اولادیں ہی مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں بابائی نامزدگیاں حاصل کرنے کی وجہ سے حصہ لے سکتی ہیں۔ یہ حقیقت نہیں ہے کہ مغربی جمہوریت کے طریقہ انتخاب پر چھ سرمایہ دار معاشرتی معاشرتی دشمنوں کی اجارہ داری قائم ہے اور ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور غیر مسلم ان الیکشنوں، حکومتی پالیسیوں، ملکی و مالی وسائل سے محروم رہتی ہیں۔ اس مغربی جمہوریت کی طرز انتخاب کے حصول کے لیے صرف یہی بنیادی خوبیاں اور یہی بنیادی صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں۔ ان مالی و مالی خوبیوں اور مال و دولت کی حامل بابائی بنیاد پر یہ دو پارٹیاں پاکستان پر فیصل ۳۰ سال سے اور عوام پر بالجبر حکومت کرتا چلا آرہا ہے۔ انہوں نے اس طریقہ کار سے عوام کے اس کو سیاسی جماعتوں اور نئے منشوروں میں تقسیم کر کے ملت کی بھیت کو ریزہ ریزہ کر رکھا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور غیر مسلموں کو مغربی جمہوریت کے ان حکومت کا قیدی، غلام، مجبور و محکوم بنا رکھا ہے۔ مسلم امہ کو بابائی جمہوریت کے ان مملکت اور بابائی جمعیت کی بجائے [illegible] محمد رسول اللہ کے پرچم تلے [illegible]

ٹ۔ اس کے برعکس بابائی جمہوریت کے ان مملکت کے تحت مسلمان کا چناؤ کا طریقہ کار قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے مطابق نبی رحیم ﷺ کے [illegible] خلق، خلق حمیدہ کے قریب ترین، ۱۸ کروڑ علیس اقلیتیں خدا پرستی کے مالک فہم و فراست، دیانت، خلوت و محبت، عدل و مساوات، ایثار و تدبر، عفو و درگزر و عدل و انصاف کے قریب ترین زندگی کے وارث اور علی ہدایت کے فیصلہ کا چناؤ یا انتخاب عمل میں لانا فرض، دینی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس سے علی انسانی خوبیوں کے وارث اور بہترین اوصاف کے مالک انسان دوست فیصلہ کا چناؤ عمل میں آتا ہے۔ بابائی ان مملکت کے مطابق کوئی رشی، بدیانت، بد زبان، بے ایمان، شرابی، زانی اور بدترین صفات کا کوئی فرد اس نظام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

بابا جی عنایت اللہ

ث۔ کیا یہ درست نہیں کہ مغربی جمہوریت کے ذریعہ فرعونی خصلت کے افراد اور دین محمدی ﷺ کے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت پیغمبران کے بہترین دینی اوصاف کے مالک افراد کو امور سلطنت کو پا جاتا ہے۔

ج۔ کیا یہ درست نہیں کہ مغربی جمہوریت کے طرز حکومت سے ملت کو سیاسی رہنماؤں کی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کا ایک ہی منشور ہے۔ اس کو کوئی سیاسی رہنما یا فوجی ڈکٹیٹر بدل نہیں سکتا۔ مغربی جمہوریت ملت کو منشوروں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ مسلم امہ کو قرآن حکیم کے منشور کا باغی اور منکر بنا کر رکھ دیتی ہے۔ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کی منافقت کی زندگی پر گامزن کر دیتی ہے۔ کیا یہ درست نہیں کہ پاکستانی مسلم امہ کی دینی جمعیت اور نظریاتی وحدت کو مغربی جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے نظریات اور منشوروں میں بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ ملت سیاسی فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔

چ۔ کیا یہ درست نہیں کہ جمہوریت کا طریقہ انتخاب مادی وسائل، افرادی قوت کا ایک بدترین آمرانہ نظام ہے۔ فرض کرو ایک ایم این اے کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں۔ اس حلقہ میں چودہ سیاسی جماعتوں کے نمائندے انتخاب میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ لے کر الیکشن جیت کر قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری تیرہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے ۸۰ ہزار ووٹ حاصل کیے ہیں۔ وہ ان ۸۰ ہزار مختلف سیاسی جماعتوں سے منسلک افراد کا نمائندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح حلقہ انتخاب کے ۸۰ ہزار افراد پر ایک آمر مسلط ہو جاتا ہے۔ تمام ملک کے آمر قومی اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں اور ایک آمروں کا حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ، ضرورت اور لوٹ کھسوٹ جیسے جرائم پنپتے اور ہر دور انہی مجرموں کا ہی دور حکومت ہوتا ہے۔ جو ملک و ملت کو معاشی، معاشرتی المیہ کے کینسر میں مبتلا کرتے آ رہے ہیں۔

ح۔ یہی اسمبلی کا حکمران ٹولہ ایک ڈمی سی اپوزیشن بنا کر اسمبلی کے ذریعے ہر قسم کے قرآن حکیم کے خلاف قوانین پاس کرتے، بڑی مہارت سے مسلم امہ کے سولہ کروڑ افراد پر مسلط کرتے چلے آ رہے ہیں یا مجرم فوجی ڈکٹیٹر آرڈیننس کے تحت احکام پاس کرتے رہتے ہیں جو نہ دین محمدی ﷺ اور نہ ہی انسانی فلاح پر مشتمل ہوتے ہیں۔ طبقاتی حکومتی نظام انہی اسمبلیوں کے مجرم ممبران کا تیار کردہ ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت انہی مجرم اسمبلیوں کے رہنماؤں کا دین محمدی ﷺ کے خلاف کثرت رائے سے پاس کردہ قانون ہے۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کا مجرمانہ فعل انہی اسمبلیوں کے استحصالی ممبران کے نصیب کا حصہ بن چکا ہے۔ لعنت کا طوق قیامت تک ان کے گلے میں پڑ چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

ن۔ ... علاوہ زیں اکثریت فیصد فوقیت نشستوں کے نام پر اپنی ... مستورات بمقتضائے صنعت کا حصہ ... یہ نشستیں مغربی ممبران کی حکومتی طاقت کا مظہر ہے۔ ملک میں حکومتی ... مراعات یافتہ طبقہ کے فوجی شاہی، مسند شاہی، افسر شاہی متمام ملک میں جیسا نام ... ملکی معیشت کو ... کی تعریف کے قصوں کا تذکرہ ... پڑھ ... اور اپنے مراعات یافتہ عیش طبقہ کے شرمناک برداشت کرنا ملک ... ملت کا مقدر ... ممبروں کے ... ہے۔ ... مجرم ممبران نے ہی بنا رکھا ہے۔ ان جرائم کے بارے میں ان کے خلاف بات کرنا اور اسلام کے ... کی بات کرنے، اعتدال و مساوات کا نظام قائم کرنے، ستر فیصد کسانوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں کو حکومتی ... تک رسائی کی بات ... ان کا ... کا ... کا ... کا ... ملکی دولت کو ... کے ذریعہ نکل جانا ... مجرم ممبروں کے قوانین کا حصہ ہے۔ ... ضرورت کے تحت تمام معاشی و معاشرتی قوتوں کو ... مجرم معاف کرنا، پھر حکومتیں پیش کرنا ... ممبروں کی ... حکومتی تجارت کا حصہ ہے۔ ملک کے تمام ... سال، دولت، ... ملکی تجارت پر یہی ... ممبران قابض ہوتے جاتے ہیں۔ ملکی ... ان کی تنخواہوں و شاہی و کاری سہولتوں کے ... بات پر ... رہتا ہے۔ مشاورتیں، ... اور تمام حکومتیں ... ممبروں کے مجرموں کے ذریعے خریدی و فروخت کی جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کے تمام معاشی و معاشرتی ... ... ممبروں کے ذریعے ختم کیے جاتے ہیں۔ ممبروں ملک کے تمام ... بن چکی ہیں۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ... ... وزیر، مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، سپیکر، گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی ایوانوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام جو ... ۱۹۷۳ء کے ... اور اسلام کے ... کی بات کرتے ہیں۔ وہ اس جیسی استحصالی ٹولہ کے گستاخ، بے ادب، باغی، رجعت پسند، طالبان، دہشت ... مجرم بن چکے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام کے نزدیک مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ ان کا مجرم ہے۔ جو ملک اور ملکی معیشت پر قابض ہے۔ ان کے ظلم و جبر کی وجہ سے عوام الناس اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے، ایک دوسرے کے قاتل بن چکے ہیں۔ ان جرائم کا تدارک ملک و ملت کی سلامتی کی ضمانت ہے۔

د۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم سیاسی رہنماؤں کے مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنما ہمیشہ اس نقطہ پر اسلام کے خلاف وجہ ... رکاوٹ پیش کرتے ہیں کہ ... مذہبی سیاسی فرقہ کی جماعت کے مطابق ... کا نفاذ عمل میں لائیں۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت میں تو چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے منشور موجود ہیں۔ اگر چودہ فرقوں کے منشوروں کی ایک حکومت بن سکتی ہے تو چار فرقوں کے ایک ہی قرآن حکیم کے ... مین منشور، نظریات، تعلیمات کی حکومت نہ بننے کا جواز پیش کیا جاتا ہے۔ ان مجرموں کے پاس قرآن حکیم ... ۱۹۷۳ء کے ... اور ... کے خلاف کوئی جواز نہیں ہے

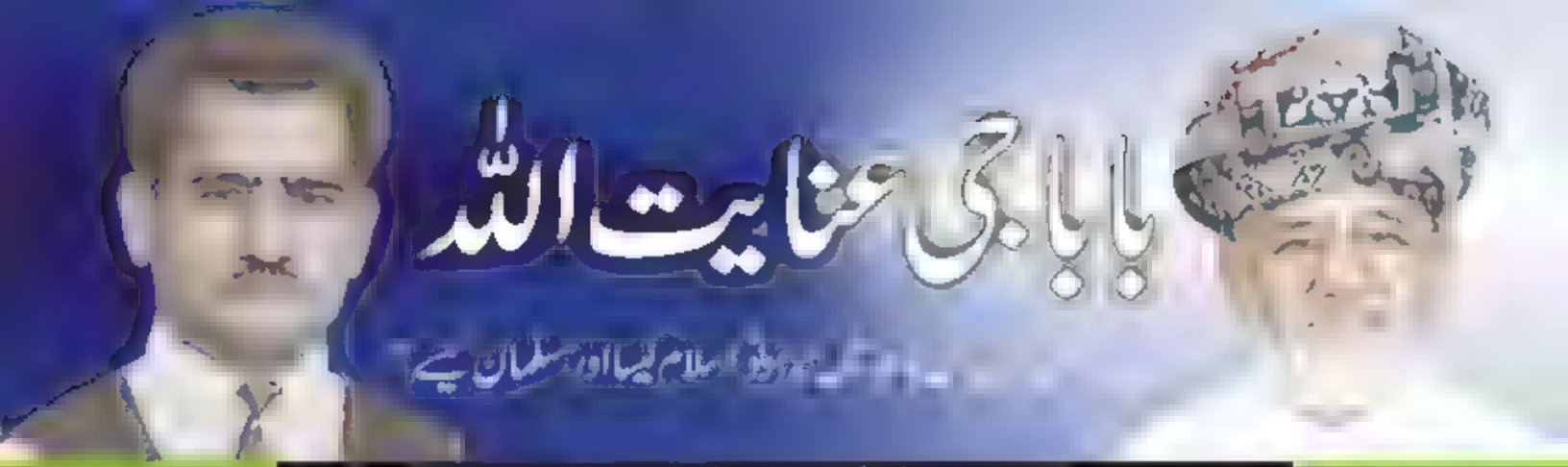

۵۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے پروردہ سیاسی جماعتوں کے مجرم سیاسی رہنماؤں نے ملک و ملت کے ساتھ دھوکہ کر کے مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے پروردہ غیر اسلامی ظہرانی منشوروں کے فوقوں میں تقسیم در تقسیم کر کے عوام کو ان پڑھ اور سیاسی جرموں سے فوجی ڈکٹیٹر جرم حکمرانوں سے وہ تمام سیاسی حقوق جو ملکی ملیشیں اس وقت تک واپس نہیں لے سکتے جب تک وہ ان تمام سیاسی جماعتوں کو چھوڑ کر ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ العمل کرنے کے لیے یک زبان ہو کر کہتے کہ موجودہ تمام سیاسی مجرم رہنما، تمام مغربی جمہوریت پسند مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاستدان اور فوجی ڈکٹیٹر نہ بن چکے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر کے خلاف تیار کاروائی کرتے ہیں جبکہ یہ تمام مجرم فوجی ڈکٹیٹرز ان کے ہی پیدا کردہ مجرم ہیں فوجی ڈکٹیٹر کے زیرِ سایہ یہی سیاسی مجرم مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے تمام حصے حصص بنتے رہتے ہیں۔ یہ فوجی ڈکٹیٹر کے زیرِ سایہ یہی مجرم سیاستدان حکمرانی کے مزے لوٹتے ہیں۔ عوام سے ووٹ کے تمام حقوق چھن جانے کے بعد عوام بے بس ہو چکے ہیں۔ جب کوئی سیاسی رہنما فوجی ڈکٹیٹر سے عوام کو ووٹ کے حقوق واپس دلانے کے قابل نہیں رہا۔ عوام سمجھ چکے ہیں کہ یہ تمام سیاسی رہنما فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھ مل کر عوام کو لوٹتے رہے ہیں۔ وہ ایک ہی مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم ہیں۔ یا اللہ سورۃ الحجرات کی روشنی میں وحدت دین و مرکزیت ملت عطا فرما۔ یا اللہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاسی نظریات و پروردہ سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤں کے طاغوتی منشوروں سے اہل حق و نجات عطا فرما۔ یا اللہ ملت کے عوام و خواص کو ملک کے تمام مسائل و مصائب بلکہ شر انگیز اور تمام فتنوں سے محفوظ رکھ کر اپنے قبضہ قدرت سے واپس لینے کی طاقت و توفیق عطا فرما۔ یا اللہ ملت کو یزیدیت کے بلیغی چینلوں سے جو ان کی ملت میں داخل ہو چکے ہیں ان کی منافقت و کفر سے آگاہی و بیداری عطا فرما۔ یا اللہ پاکستان کے مسلمانوں کو دینی منافقوں اور یزیدی چینلوں سے جو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو ملت اسلامیہ پر مسلط کیے بیٹھے ہیں ان دینی منافقوں اور مجرموں سے نجات کا کوئی سبب بنا۔ یا اللہ اہل پاکستان کو ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے تحت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے اور قرآن حکیم کی روشنی میں نظامِ مملکت چلانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ یہ بات درست نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے جمہوری نظام کے تحت قرآن حکیم کا نیک نامی اور عدل مشہور ہے۔ اس میں کوئی پریشان جماعت نہیں ہوتی۔ ہر مجلس انتخاب کے لیے ہمیشہ نامزد پیش رہتا ہے اور نامزدگی کی مجلس کا نام سلیکشن ہے یہ تحریر رہتا ہے۔ حلقہ انتخاب کے عوام کا دینی فرض بنتا ہے کہ جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف و صفات موجود ہوں قرآن حکیم کی خوبیوں سے بہرہ ور ہو۔ امور مملکت چلانے کے لیے اعلیٰ بہیت کا وارث ہو۔ ایسے شخص کا انتخاب کرنا ان کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے۔

۲۔ یہ بات درست نہیں کہ مغربی جمہوریت کا نظام مملکت چلانے والے عوام کا طرز حیات اور قرآن حکیم کے مطابق اسلامی ریاست قائم کرنے والے اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے ممبران کا طرز حیات ایک دوسرے سے متضاد اور متصادم ہوتا ہے۔ جمہوریت کا قبیل ساختی مجرموں اور عوام کا شاہی مراعات یافتہ نظام یہ دو علیحدہ علیحدہ طبقہ ہائے عوام الناس کے حقوق متحصل مخرمانہ نظام حکومت کے ذریعے غصب کر کے اپنی شاہانہ زندگی گذارتا اور عیش دیتا ہے۔ دوسری طرف عوام الناس محکوم عوام الناس تک حق حکومت بیروزگاری کے ہاتھوں تنگ آ کر خودکشیاں خودسوزیاں کرتا رہتا ہے۔ ایسا زمانہ حکمرانوں اور عوام الناس کے درمیان نفرت و نفاق، فرقہ واریت، شورشوں، بغاوتوں، دہشت گردیوں اور خانہ جنگیوں کو جنم دینے کا زمانہ ہوتا ہے۔ ہر جگہ لاقانونیت کی منڈی بن جاتی ہے۔ دشمن اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مغربی جمہوریت کے جابر، غاصب، استحصالہ نواز یہ کا یہ نفاق نظام ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ دوسری طرف اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے ممبران علمی و عملی صلاحیتوں سے لیس ہوتے ہیں۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے پیکر ہوتے ہیں۔ وہ متحصل نظام پر ٹوٹتی بجلی اور مخلوق خدا کے حقوق کے محافظ ہوتے ہیں۔ وہ سماجی وابستگی کے پیکر اور انسانیت کے لیے بے غرض اور منفعت بخش ہوتے ہیں۔ وہ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے عمل کی فضیلت سے آشنا ہوتے ہیں۔ وہ خدمت خلق کی برکات کے عارف ہوتے ہیں۔ وہ عدل سے کام لے کر احسان کے عمل کی فضیلت سے بھی آگاہ ہوتے ہیں وہ خوف خدا اور خشیت الٰہی کی بجائے قلیل شہوات کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسانی حقوق کے تحفظ سے ہی انسانی تہذیب کو تقویت ملتی ہے۔ اس دور میں مغربی جمہوریت کے دین بیزار نظام حکومت کے حکمران میڈیا اور فوج کی طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کر کے خوفناکی، عیش و عشرت اور ملک کو اس نہج پر لے جاتے ہیں۔ فوج کے ذریعے جمہوریت کی بساط لپیٹ کر اپنی آمریت کی بنیادیں قائم کرتے ہیں۔ فرعونی نظام حکومت کے تقاضوں اور دین ابراہیمی علیہ السلام کے تقاضوں کا تضاد تمام عمر کے دینی بگاڑ کے زوال کا سبب بن چکا ہے۔ اس کا تدارک آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی امت کی ذمہ داری ہے۔ جو اس ملک اور اسلام کو عوام نے بنایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور حسن سلم سے حفاظت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۴۔ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے چند کورز کمانڈر ز روز کے سیاسی حکومتی معاملات نے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ذریعے مرد وزن کو ان کے مخلوط نظام حیات سے کاری طور پر مسلط کر دیا ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے نظام نے قرآن حکیم کے عائلی ضابطہ حیات، اس کے پاکدامنی اور عصمت وعفت کے پاکیزہ طیب نظام حیات کو ختم کر کے ماں بہن، بیوی بیٹی اور مستورات کو مخلوط معاشرے کے ذریعے عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کا مادر پدر جنسی آزادی کا نظام ملک پر مسلط کر دیا ہے۔ پاکستان میں عملی طور پر ریاست یہ کہہ رہی ہے کہ حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کا مستورات کے لیے عائلی ضابطہ حیات، اس کے پاکدامنی اور عصمت وعفت کی حفاظت کے نظام حیات کو ختم کر کے مغرب کی طرح مسلم معاشرے کو جنسی آزادی اور زنا کاری کے کلچر کا کھلے عام حصہ بنا دیا ہے۔ حکمرانوں نے اقتدار اور دنیاوی عیش وعشرت اور ہٹ دھرمی خاطر اپنی ماؤں بہنوں، بیویوں کو حکومتی پنڈال میں داخل کر دیا ہے۔ اس کے ماہ وسال نے ملت کے علماء اور عوام کو جمہوریت کے مخلوط نظام حیات کی بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا کاری کی پتاں جھنگ کر قرآن حکیم کی قطعیات، اس کے نظام حیات کی حرمت وعظمت کا ختم کر دیا ہے۔ ان کا دینی اور معاشی تحفظ اور زوال علماء اور عوام پر منکشف ہو چکا ہے۔ ان کا ورثہ کے تمام کے خاتمہ کا وقت آ چکا ہے

۵۔ جس طرح مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا قبیل ماجرم ہونے ملک کے علماء اور عوام کے تمام مالی، تجارتی آمدن، مال ودولت اقتدار کی نوک پر تحفظ نظام حکومت کے مراعات یافتہ حکمران طبقہ کے ذریعے اپنی ملکیت اور ورثہ بنا لیتا ہے۔ اسی طرح حقوق نسواں کے نام پر مخلوط معاشرہ دیا ہے کے ماں بہن، بیوی بیٹی کے مقدس جسم، اس کی پاکیزگی اور طہارت، شرم وحیا، اور اس کی عصمت وعفت کو لوٹنے کا جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا اس کے مجرم ممبران نے قانون پاس کیا۔ اس قانونی جواز کی روشنی میں مسلم امہ اور اس کی ملتوں کی عصمت وعفت، شرم وحیا، زندگی، پاکدامنی اور پاکیزگی کے طیب نظام حیات کو ان رہزنوں نے لوٹنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین یا کسی ضابطہ حیات کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم ممبران نشانہ بنائے اور نہ ہی ختم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لیکن مغربی جمہوریت کے مجرم ممبران اور مجرم حکمرانوں نے دین محمدی ﷺ کے خلاف جمہوریت کے ممبران کی نشاندہی کے ذریعے ملک میں جو دین باطل ضابطہ حیات مسلط کر کے دین محمدی ﷺ اور معاشیات پر ایک رہزن کی طرح ڈاکہ ڈال دیا ہے۔ یہ دین محمدی ﷺ اور نبی کریم ﷺ اور مسلم امہ کے مجرم ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۲۔ یہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں نے حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر ملک کے سارے مظلوم، مقہور، غریب و تنگ دست، بیروزگار، نہ وریت حیات سے محروم، خانہ بدوش، خود سوزیاں کرنے والے بیروزگار، بے بس مفلس عوام الناس پر برسے ہوئے قریب و قریب ۵۰ فیصد کے حقوق پر ایک بہت بڑا معاشی و معاشرتی ڈاکہ ڈالا ہے۔ پہلے برطانوی، مرعوبیت زدہ نظام حکومت کا چھ سات ہزار مستحصل و مراعات یافتہ طبقہ یہ ورعایہ کا مائنڈ شاہی جبتہ ملک پر حکمرانی کرتا اور خزانہ لوٹتا تھا اب اس حکومتی و ملکی ۵۱ فیصد مستورات کے لیے ممبرز، ممبرین اے، ایم پی اے، پارلیمنٹری سیکرٹری وشیہ، وزیر دوفیہ، وزرائے علی، وزیر اعظم، گورنر و صدر کے حکومتی عہدے وقف کر دیے ہیں۔ اسی طرح ان کے علاوہ ان کے مراعات یافتہ شاہی جبتہ کی مستورات عدلیہ اور انتظامیہ میں حکمرانی کا چارج سنبھالتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ کوئی ان سے پوچھ سکتا ہے کہ جمہوریت کے مجرم ۵۰ فیصد حکمرانوں کے شاہی عطوفی امتیازات و مراعات اور اب ان کی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی شاہی اخراجات کس نے برداشت کرنے ہیں۔ کیا انھوں نے ملک میں ریفرنڈم کے ذریعے یہ قانون سولہ کروڑ عوام سے پاس کروایا ہے یا مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکومتی ٹولے کے کسی ممبر نے زخم پاس کروایا ہے۔ یا یہ تنخواہ، بھتے، مراعات و معاشی فائدے کا کیس بھی ان تمام دیگر طرح ان مجرموں کے خلاف قابل سماعت نہیں! کیا ان کی اس ۵۱ فیصد حقوق نسواں کی پالیسی کی وجہ سے ملکی و مالی، معاشی، فارن ایکسچینج، تجارت و زراعت پر ایک بہت بڑا ڈاکہ ملکی خزانہ کو ہمہ وقت پڑنے کا عمل جاری نہیں ہو گیا۔ یہ اس حکومتی پالیسی کی وجہ سے سارے عوام و غربت، تنگ دستی، بیروزگاری کی وجہ سے خودکشیاں، خود سوزیاں کرنے اور فاقہ کشی سے بچنے کے لیے عصمت و عفت کو فروخت کرنے پر مجبور و بے بس نہیں بنا دیا گیا ہے۔ کیا یہ سارے عوام کو اس لئے بھی جمہوریت کے جبری قانون کی روشنی میں مسلم مرد و عورتی ملازمتوں کی بھیک و بھوک و روزگار کے لیے ان کو بھوکا رہنے پر مجبور نہیں کر دیا گیا۔ کیا حکمران مستحصل ٹولہ اور مراعات یافتہ مائنڈ عدلیہ و انتظامیہ کے شاہی طبقہ کے بے پناہ شاہی اخراجات کا بوجھ سارے عوام کی ذمہ داری بن نہیں چکا ہے۔ کیا یہ عیاش حکومتی ٹولہ و غاصب شاہی مراعات یافتہ طبقہ ظلم ڈھانے والا حکومتی مائنڈ جبتہ ملک کے مالی، معاشی، فارن ایکسچینج، تجارت و زراعت، فارن ایکسچینج آمدن و ملکی خزانہ کو اپنی نعمت سمجھ کر لوٹنے و عیش و عشرت کی حکمرانی کی زندگی بسر کرنے میں مگن نہیں ہے۔ کیا یہ سارے عوام و ورکنگ کلاس اپنی بھوک ننگ، غربت و تنگ دستی، عزت و ناموس کی مرثیہ خوانی میں مبتلا نہیں کر دی گئی ہے۔ اس سے بدترین ظلم و کیس ان مجرموں کے خلاف اور کون سا ہو سکتا ہے۔ یہ مجرمانہ نظام حکومت ان کو فوری طور پر ختم کرنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن پہ کوئی چھینٹ نہ ہو قاتل کا تو کیسے مسیحا نہ کہیں لوگ تمہیں کیسے!

مسیحائے وقت | صفحہ 8b

ے۔ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو دہشتگرد، رجعت پسند، دہشت گرد، طالبان بنانے کا فیکٹری جاری ہے۔ ملک خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔ اسلام، اس کے ماننے والوں اور طالبان دہشت گرد کا نام لے کر فساد کا فیکٹری جاری رکھنے کا ٹارگٹ دیا جا رہا ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، جس کے لئے فوجی سیاسی حکومتی و ملکی و مالی اور خارجہ پالیسی پر اپنی اجارہ داری اور اپنی حکومتی رٹ مسلط نہ رکھے وہ ختم کرنے کے لئے خلیج وار ۱۹۹۳ء کا آئین اور ملکی جمہوریت کا نظام مملکت کا نظام یہ باطل غاصب مجرم فوجی سیاسی حکمران کو بھی رکھ سکتا ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت، اس کے مجرم حکمران اپنی اقتدار، اسلحہ اور عالمی، اور اپنی معدنیات، اپنی ملٹیشیاں اور خارجہ کو بھی واپس کرنے کو تیار ہو جائیں اور اپنی حکومتی باقی کو ختم کرنے کو تیار ہو گا۔ یا مغربی جمہوریت کے اسلحی ممبران کا تحفظ، اور مجرمانہ نظام حکومت اور اس کا مجرم حکمران دہشت گرد ہے یا اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے یا اپنے بنیادی حقوق کا مطالبہ کرنے والے عوام دہشت گرد ہیں۔ جب تک ملک میں مارشل لاء نافذ پر مسلط فوجی سیاسی غاصب حکومتی ٹولے کے نظام حکومت کی حکومتی اجارہ داری ختم نہیں ہوتی آئین خلیج وار ۱۹۹۳ء کے آئین کے مطابق سیاسی نظام مملکت کا نظام مکمل نہیں۔ نہ ہی کالا یا گورا عدلی طبقاتی، تفاوتی معاشی و معاشرتی مخلوط مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت ختم ہو سکتا ہے۔ نہ ملک کے حل طلب مسائل اور تعلیمی و دیگر پالیسیوں کی اجارہ داری ختم ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس تعلیمی ترقی کی بنا پر ملک کا تمام حکومتی ٹولہ اور فوجی افسروں پر مشتمل تمام مراعات یافتہ طبقہ کے دہشت گردوں کی حکومتی اجارہ داری ختم ہو سکتی ہے۔ جب بھی عوام انکے خلاف آواز اٹھائے گی حکومتی ٹولہ اور تمام اپوزیشن سیاسی پارٹیوں کے اسلحی ممبران مکمل ایک زبان ہو کر شروع ہو جائیں گے کہ یہ ظالم مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی آئینی تبدیلی یا ملک دشمن پالیسیوں یا مخلوط نظام حکومت یا مخلوط نظام حکومت یا ملکی و مالی اور خارجہ پالیسی کی اجارہ داری یا ٹولہ در عوام کی حکومتی یا رائج وقت تعلیمی قوانین یا ملکی خلاف ملک دشمن ملکی آئین توڑنے اور ملک دشمن کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولے کے خلاف کوئی کارروائی یا مقدمہ چلانے کا قانون یا بارلیمنٹ کے مجرمانہ سسٹم یا ٹولہ در عوام کی حکومتی کو ختم کرنا ضروری ہے تو وہ الیکشن ہاریں، اسلحی ممبران بنیں اور اسلحی ممبران کے دو تہائی ووٹ حاصل کریں تو پھر ملکی پالیسیوں یا تعلیمی قوانین یا ملکی آئین کو بدلا جا سکتا ہے۔ جبکہ پاکستان اور پاکستانی عوام پر ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کورکمانڈرز اور انکے چھ سات ہزار مغربی جمہوریت کے قومی سیاسی حکومتی ٹولے کی اجارہ داری مسلط ہے۔ نہ تو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

بابا جی عنایت اللہ

[illegible]

بابا جی عنایت اللہ

۹۔ یا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف و مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا ۹۹ فیصد مردوں کا حکومتی ڈھانچہ اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مختص ان کی ہی مستورات کا حکومتی بیلوں میں اضافہ کے ساتھ ملکی معیشت کا بوجھ اور ملک میں حکومتی خرچہ اور حجم کا بل سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھا دیا گیا۔ یہ ہے پاکستان میں مارشل لاء کے فوجی سیاسی حکومتی ڈھانچے کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے مجرموں کی ایک ووٹ کی بھی حمایت نہیں ہے۔ یہ پاکستان کا ۹۹ فیصد مردوں کا جاگیردارانہ، ملکی ۵۱ فیصد مستورات کے ملکی وسائل پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں کی تعداد، فوج سے ریٹائرمنٹ کے وسائل، مال و دولت، اور آمدن بھی مختص ہیں اور حکومتی بیلوں کا ایک بھی طرح بوجھ نہیں چلی۔ یہ ان کے شاہی مراعات کو برداشت کرنے کی خاطر ملکی وسائل اور ٹیکس کے علاوہ بیرونی شاہی بینکوں سے ۳۱ ارب ڈالر قرض مزید لیتے ہیں پڑے ہوئے اور عوام کو برداشت کرنے ہیں۔ اس کے علاوہ ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی بیلوں شاہی محلوں، نسوں قیمتی گاڑیوں، شاہی تنخواہوں، بے شمار شاہانہ شاہی مراعات کو مہیا کرنے کے لیے سول اور عوام اور ملکی نسلوں کو ہمیشہ کے پابند بنا دیا۔ علاوہ ازیں سول اور عوام کو حکومتی بیلوں، حکومتی اداروں، حکومتی ڈھانچے، حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقے کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی حکومتی بالادستی، ملکی آمدنی سے محروم نہیں رکھا۔ یہ پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ڈھانچہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج میں خاص ملکی ریٹائرمنٹ کمیشن رشوت کا ۵۱ فیصد حصہ نے کا باعث بنا نہیں دیا ہے۔ یہ سول اور ملٹری مسلم اور ملکی نسلوں کو غربت، بیروزگاری، روزمرہ ضروریات زندگی سے محرومی اور روزمرہ رشوت، کمیشن، ریٹائرمنٹ کے معاشی معاشرتی دوزخ میں دھکیل نہیں دیا گیا۔ کیا بجلی، گیس، تیل، دوسری تمام اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کے بے پناہ اضافوں سے عوام کا کچلا ہوا معاشی خون ان حکومتی معاشی درندوں نے پینا شروع نہیں رکھا۔ جب تک یہ مرد و زن پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ڈھانچہ اور نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ملکی باقیات پاکستان پر قابض رہیں گی۔ پاکستان میں عدل و مساوات، عدل و انصاف کو ختم کرتے عوام دشمن کا معاشی معاشرتی قہر جاری رکھیں گے۔ جب تک پاکستان میں اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کا ستیاناس نظام حکومت رائج رکھا جائے گا۔ پاکستان میں قرآن حکیم ۱۹۷۳ء کا آئین توڑنے والے ملک غدار ملک دشمن پاکستان مسلط کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈر، کابینہ سیاسی حکومتی ٹولہ ملک پر قابض رہے گا۔ پاکستان میں کب تک اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن کی بجائے مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن پر حکومتی ٹولہ کی حکمرانی نافذ رہے گی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب تک حکومتی ادارے اور پاکستان کے اسمبلی ممبران مل کر ان تحصیلوں کی حکومت کے ذریعے ملک پر ناجائز قبضہ جاری رکھیں گے۔ جب تک فوجی سیاسی حکومتی ادارے عوام کو اسمبلی ممبران کے ذریعے بیوقوف بناتے رہیں گے۔ جب تک [illegible] دینی علوم کو چھپاتے رہیں گے [illegible] حکومتی ادارے مغربی جمہوریت کے شکنجوں سے [illegible] پر قابض رہے گا۔ جب تک فوجی سیاسی حکومتی ادارے مختلف سازشوں کے ذریعے عوام کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ جب تک فوجی ڈکٹیٹر اور [illegible] کافوجی سیاسی حکومتی ادارہ ملک کے خلاف [illegible] کو جاری رکھے گا۔ جب تک مارشل لاء کا حکومتی ادارہ [illegible] ۱۹۵۸ء سے [illegible] جب تک یہ فوجی ڈکٹیٹر اور جمہوریت کے مجرم [illegible] حکومت کے مجرم صدر مملکت اور [illegible] وزیر اعظم [illegible] کا تعلق [illegible] حکومت جاری رکھتے چلے آئے۔ جب تک [illegible] تحصیلوں کی حکومت جاری رکھیں گے۔ جب تک یہ [illegible] جب تک مارشل لاء کے فوجی ڈکٹیٹر [illegible] حکومت کافوجی سیاسی حکومتی ادارہ پاکستان کے [illegible] رہیں گے۔ جب تک یہ مجرم فوجی سیاسی حکومتی ادارے [illegible] عوام کی ملکیتوں کو اپنی ملکیتوں میں [illegible] جب تک یہ [illegible] تحصیلوں کی حکومت کے مخالف رہتے رہیں گے۔ جب تک یہ پولیس، رینجرز اور فوج پاکستان [illegible] کی حفاظت [illegible] کرتے رہیں گے۔ جب تک یہ پولیس، رینجرز اور فوج [illegible] عوام کو [illegible] دہشت گرد بنا کر ان کا [illegible] قتل کرتے رہیں گے۔ جب تک حکومتی ادارہ مغربی پاکستان کے ایم این اے کے اسمبلی ممبران کی تعداد ۳۹۰ سے بڑھا کر ۹۰۰ تک بناتا رہے گا۔ جب تک فوجی سیاسی حکومتی ادارہ مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے کر [illegible] حکومتیں تیار کرتا رہے گا۔ جب تک حکومتی ادارہ [illegible] وفاقی سطح [illegible] کی حیثیت سے اسمبلی ممبران [illegible] صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے، گورنر، وزرائے اعلیٰ کے وزیروں، مشیروں کی [illegible] تعداد [illegible] مراعات یافتہ شاہی طبقے کے اخراجات کو چھپاتا اور بڑھاتا جائے گا۔ جب تک حکومتی ادارہ مغربی پاکستان کے [illegible] وزیروں، مشیروں کی تعداد [illegible] بڑھاتا جائے گا۔ جب تک حکومتی ادارہ [illegible] کے مراعات یافتہ شاہی طبقوں کی تعداد [illegible] تک بڑھاتا اور ہر قسم کے [illegible] کو چھپاتا جائے گا۔ جب تک حکومتی ادارہ ملک میں رشوت، کمیشن، کرپشن، غداری [illegible] کرتا، چھپاتا اور مجرم [illegible] نافذ کرتا جائے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب تک خلوتی جرنیل مجرمانہ قوانین کے تحت ملکی اداروں سے دور رہتا ہے گا۔ جب تک خلوتی مجرم ملکی اداروں کو اپنے پنجے میں اپنے شاہی خاندان کی خدمت کرتا رہے گا۔ جب تک خلوتی مجرم ملکی اداروں کی خرید و فروخت پر کروڑوں کی کمیشنیں وصول کرتا رہے گا۔ جب تک شاہی طبقے کے مجرمین کو ملکی خزانوں کی عیاشیوں سے محروم کر کے سرمایا دار ٹولہ اور اعلیٰ اولادوں کی گرفت ملک اور ملکی اداروں پر مضبوط کرتا اور ملکی ملکیتوں کو اپنی ملکیتوں میں بدلتا رہے گا۔ یوں نہ ملکی سالمیت مسلم رہے گی نہ ملکی اداروں کی ملکیتیں کو سرمایا داروں کے ہاتھوں فروخت ہونے سے بچایا جا سکے گا۔ سرمایا دار ٹولہ اور اعلیٰ اولادوں پر مشتمل فوج شاہی مسلط اور غیر شاہی خلوتی اور ملکی جمہوری ختم کر کے ملک کو ہی دیانتدار اور اعلیٰ ہیت کے فرد کو ٹھیکہ پر دے دیا جائے۔ یا اللہ سولہ کروڑ موحد توحید پرست اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام سے مکمل محفوظ رہ سکے مجرم خلوتی ہو سکے مجرمات یافتہ شاہی طبقہ کو ہی حکمران منتخب کریں۔ مدینی جمہوریت کے نظام مملکت سے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کریں۔ پاکستان میں فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ ملکی باقیات خلوتی یونین خلوتی اداروں سے شاہی مراعات واقعہ خلوتی کاریوں، شاہی طبقاتی تنخواہوں، شاہی مراعات بعد میں شامل تمام نظام مسلط رہ سکیں گے۔ جب تک فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ رشوت، کمیشن، کمیشن کا مناسب نظام مارشل لاء کی پوسٹ پر دو سال تک جاری رہتا رہے گا۔ جب تک فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ ملکی باقیات ملکی عوام کو یرغمال بنانے کا نظام جاری رکھ سکے گا۔ جب تک فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ قرض حلیم ۳۰۔۹ کا ملکی آئین قائم رہے گا۔ ملک دشمن پالیسیاں نافذ رہے گا۔ ملک میں خانہ جنگی مسلط رہے گا۔ سود فروغ دینے کا عمل جاری رکھ سکے گا۔ پاکستان میں جب تک فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ مارشل لاء جاری رہے گا۔ ملک پر نافذ کرتا رہے گا۔ پاکستان میں جب تک فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ ملکی باقیات ان کے مجرمانہ قوانین ہو۔ ملک دشمن خفیہ معاہدوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان دہشت گرد کا نام دے کر عوام کا قتل جاری رہتا رہے گا۔ پاکستان میں جب تک سالمیت مسلم ہو۔ ملکی نہیں فوجی سیاسی خلوتی ہو۔ ملکی اداروں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقے طالبان دہشت گردوں کو پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے رہے گا۔ یہ دہشت گردوں ہیں سالمیت مسلم کے فرزند ملکی نہیں ہیں یہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر، اسکا فوجی سیاسی خلوتی ٹولے کے وزیر مشیر شجاعت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی شجاعت حسین۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے خلوتی جماعت کے کلوتے رہنما شیخ رشید اور دوسرے سیاسی تنخواہی ملکی طالبان دہشت گرد ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

یا ملکی آئین توڑنے والے ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والے ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی و عدالتی ججز ہیں۔ یہ لوگ تک مارشل لاء مسلط کرنے والے ہر دور کے فوجی سیاسی حکمرانوں کو قید کی سزا دینے والے اور خزانہ لوٹنے والے فوجی سیاسی حکومتی و عدالتی ججز دہشت گرد ہیں۔ یہ امریکہ کے اتحادی ممالک کو افغانستان کے خلاف صلیبی جنگ میں مسلم ممالک کے مغربی ممالک کی مین اقوامی فوجی چھاؤنی بنانے والے طالبان دہشت گرد ہیں۔ یہ افغانستان کے پچھتر لاکھ مسلمان مرد عورت بچوں کے قاتل دہشت گرد ہیں۔ یہ افغانستان کے اعضا فضا میں بکھیرنے والے طالبان دہشت گرد ہیں۔ یہ پاکستان میں امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں [illegible] کی مدد کرنے والے مغربی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کا مرتب بنانے والے طالبان دہشت گرد ہیں۔ یا امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کو پاکستان میں دہشت گردی کا جازت نامہ جاری کرنے والے طالبان دہشت گرد ہیں یا ریموٹ کنٹرول کے جدید سسٹم سے لیس تباہی پھیلانے والے طالبان دہشت گردوں کی تنظیمیں تخلیق کرنے والے پاکستان میں خانہ جنگی کو بڑھاوا دینے والے طالبان دہشت گرد ہیں۔ یہ پاکستان میں مسجدوں، مدرسوں، بازاروں، جنازوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے خاتمے، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے قانون کیخلاف آواز اٹھائی ان میں سے بیشتر کا قتل کروا رکھا ہے۔ ان میں طالبان دہشت گرد ہیں تھا۔ بلوچستان میں نواب اکبر بگٹی اور اسکے رفقا کا قاتل کون تھا، طالبان اور دہشتگرد کون تھے۔ فوجی سیاسی حکومتی ججز کی باقیات وردی کے مجرموں نے ان تمام مجرمانہ پالیسیوں، ملکی خزانہ کی لوٹمار کے قوانین اور تمام جرائم کو جوں کا توں جاری رکھا ہوا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا، کالم نویس، اہل قلم کار، اہل بصیرت، دانش وران کے مضامین سے متفق ہوں گے وہ ملک میں مزید خانہ جنگی کا تدارک کرنے کیلئے وردی کے فوجی سیاسی حکومتی ججز کے طالبان دہشت گردوں کو وردی کے مجرموں کو انصاف کے کٹہرے تک پہنچانے، بنایا گیا وہ راست کی منزل کا مسافر بننے کا راستہ دکھائیں۔ پاکستان میں مسلم لیگی جمعیت کم و بیش چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں، چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم ہو کے ملت کی وحدت کو ریزہ ریزہ نہ کریں۔ پاکستان میں چھ سات بڑی جاگیردار [illegible] کا مغربی جمہوریت کا اصل نظام حکومت، کا غاصب حکومتی ٹولہ کا تحفظ کلچر، ملک سرمایہ داری نظام کے مجرمانہ نظام الیکشن پر ملکی اجارہ داری مسلط ہو تو سولہ کروڑ عوام میں سے کوئی کیسے ملکی اسمبلی کا ممبر ورنہ ملکی حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

سے مغربی جمہوریت کے چھ سات ضرر رساں پہلو ہیں۔ اسمبلیوں کے ممبران کے ذریعے پاکستان میں کوئی تبدیلی نہ آئی، کوئی قانون بدلنا، اسلامی نظام کا نافذ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی ایک سیاسی جماعت کی حکومت ختم کرنا اور دوسری جماعت کو حکومت دینا تبدیلی نہیں ہے۔ اس کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔ فوجی سیاسی بن کر وہ بھی مجرم حکومتی ہے۔ اور فوجی سیاسی حکومتی ہے۔ کی باقیات کو زخموں کی حالت سے سنبھلنے کا موقع دینا چاہیے۔ حکومتی وہ اپنی مثالیں ہے۔ رہتا رہا ہے سپریم کورٹ ہائی کورٹ بلڈنگ، وزیر اعظم ہاؤس، صدر ہاؤس، اسمبلی ہال کانسٹی ٹیوشن ورقبہ مارشل طاہر القادری اور عمران خان کے دیوانوں کے ہاتھوں میں ہی دن تک رہا۔ حکومت حکومتی ہے، نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ مجبور ہے بس ان کا رہا ہے۔ صرف شفاف اور خانہ جنگی کا مثل رہا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ہے۔ حضرت نے موقع دیا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نفاذ مملکت کا نفاذ کرنا، ملک میں عدل اور عدل وسماوت، امانت و دیانت کا نظام قائم کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو نافذ کرنے کا راستہ مختصر اور آسان ترین ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر غیر سیاسی، غیر جماعتی، نیک وصالح اور ملی ہدایت کے فرائض ادا کرنے والی مثالی کمیٹیں۔ یونین کونسل سے تحصیل تک اور تحصیل سے ضلع تک ضلع سے صوبہ تک اور صوبوں سے وفاق تک یونین کونسل کا میئر تحصیل کا میئر ضلعی میئر صوبائی میئر وفاقی میئر یعنی ملک کے میئر مومنین کے چناؤ کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔ میئر مومنین یا خلیفہ وقت کی نگرانی حیات، کامیاب حیات ایک سمان، ایک مزدور، ایک محنت کش، ایک ہنر مند، ایک معلم، ایک ڈاکٹر کے مطابق قائم کیا جاتا ہے۔ اس نظام مملکت میں کسی فوجی سیاسی حکومتی کو دخل نہیں جو اہل وطن کے بنیادی حقوق غصب کرے خود زندگی فاعون کی نذر ہیں اور عافیت موت علیہ السلام پسند ہیں۔ میئر سپاہی میئر کا رول ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کا ایک ہی آئین ایک ہی منشور، ایک ہی نظریات، ایک ہی تعلیمات، ایک ہی نظام مملکت کا نظام مسلم ہے۔ اہل وطن مسلم ہے اور کسی نہیں کسی نظام اور سسٹم کو ہرے کار لانے کی پابند ہیں۔ یہ اللہ جمہوریت اور ریاست کا مسلمہ بنیاد ہے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

مخلوق خدا ہے کنبہ خدا کا، خدمت خلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا بنیادی ستون ہے

ا۔ مالک کائنات نے انسان تخلیق فرمائے۔ تمام اہل کتاب پیغمبران پر نازل کتابوں کا ذکر فرمایا سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ پر قرآن حکیم، آخری الہامی کتاب بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت اور رہنمائی کے لیے نازل فرمائی۔ بنی نوع انسان کا عزت و احترام اور خدمت کرنا انسانی فرض بنایا۔ قرآن حکیم کے حوالے سے انسان بہتر سے بہترین قوتوں، خوبیوں اور صلاحیتوں کا مجموعہ ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تعلیم و تربیت اور ان کی اصلاح کرنا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کا حکم فرمایا۔ لیکن حکمران وہ اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایت کے خلاف قتدار اور طاقت کے ذریعے مجبور و بے بس انسان اور پسماندہ عوام الناس کی آزادی کا ضابطہ اور ان کے حقوق مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم منتخب ممبران کی اکثریت رائے سے ختم کرتے آرہے ہیں۔ جب حکمران اپنے حقوق سلب کرنے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال حد سے بڑھا دیتا ہے تو عوام ان کی اطاعت کی بجائے ان کے خلاف بغاوت کرنے اور ان کا قتال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مشرقی پاکستان مغربی جمہوریت کے اسی جرم عظمیٰ کو اور اسکے مجرمانہ نظام حکومت، ان کے ظلم و جبر، عدم مساوات اور عدل کشی سے پیدا ہونے والے انتہائی حالات نے نفرت و مذاق بغاوت و علیحدگی کا راستہ اختیار کیا۔ حکمرانوں نے عوام کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرنے پر پہلے فورس، ریجنل طاقت کا استعمال کیا۔ پھر فوج کشی تک نوبت پہنچی۔ ان مخدوش حالات اور تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے بنگلہ دیش نے اپنی فوج مشرقی پاکستان میں داخل کر دی۔ عوامی مزاحمت کی وجہ سے تقریباً دو لاکھ سے زیادہ فوجی جوانوں کو ان مجرم حکمرانوں کی مجرمانہ استحصالی پالیسیوں اور اپنی حکومتی بالادستی کے حصول کی وجہ سے بنگلہ دیش کی فوج کے سامنے ہتھیار پھینکنے پر مجبور کیا اور تقریباً دو ہفتے بعد فوجی بڑی تذلیل کے ساتھ رخصت ہوئے۔ بنگلہ دیش کی عوامی لیگ کے سامنے اسکے سربراہ جوتے اور منہ پر تھپڑ مارے گئے۔ پاکستان کی فوج کو دنیا کے زمانہ امن کی تاریخ کا سیاہ باب ان مجرموں نے رقم کرنے رکھ دیا۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ جب فوجی یا سول حکومتی ٹولہ اپنے ہی عوام کے خلاف فوجی ایکشن لیتے ہیں تو وہ ملک کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اس وجہ سے بے شمار عوام اور تمام سیاسی رہنماؤں کا قتال ہوا۔ کوئی عادل یا مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا کوئی ایک بھی ذمہ دار اس سانحہ کا ذمہ دار نہ ٹھہرا۔ نہ ہی ملک کو دولخت کرنے کے اس سانحہ کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو سزا دی گئی۔ جن کا خمیازہ ملک و عوام آج تک بھگت رہے ہیں۔ اس سانحے کے مجرموں کی وجہ تک نہ ہی جانچی گئی نہ پاکستان کا ون یونٹ توڑا گیا۔ نہ ایک صوبہ کی چار صوبائی حکومتیں بنائی جاتی، نہ یہ یونٹ کے اہلی ممبران کا پیمانہ رہا جو ہیں آتا۔ نہ یہ مجرموں کا حکومتی ٹولہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ وفاق سے نکل کر صوبوں تک پھیلتا۔ نہ ملکی وسائل ملکی ترقی پر خرچ کی جاری رہتی۔ تو آج یہ ملکی خدا رملک دشمن یہ بے تحاشا استحصالی و اقتدار مراعات نہ پا رہے ہوتے۔

بابا جی عنایت اللہ

۲۔ کسی بھی ملک، ملت یا کسی عوامل مجرمانہ کا تعاقب، ان کا محاسبہ، ان کا قلع قمع، ان کی مجرمانہ سیاسی سرگرمیوں، ان کے ظلم و جبر اور سفاکی کی مرتکب یا فتہ طبقہ کے خلاف کارروائی تمام حکومتوں کے فرائض میں شامل ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیر اعظم شوکت عزیز اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث مسلم لیگ ق کے دیگر لیڈر شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید اور تمام اتحادی جماعتوں نے ملکی مجرموں نے پی سی او فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت بچانے کیلئے اپنے ہی ملک افغانستان کے خلاف امریکہ اور اس کے دیگر مغربی حواریوں کا ساتھ دیا اپنی سرزمین ان کو مہیا کی۔ افغانستان کے معصوم بے گناہ لاکھوں افراد کا قتل عام جو ابھی تک جاری ہے فوجی ڈکٹیٹر کے مجرمانہ حکومتی ساتھیوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے امریکہ اس کے مغربی حواریوں کو خوش کرنے کی خاطر ان کی ہر جائز ناجائز خواہش کو پورا کیا۔ پاکستانی عوام کی اکثریت کی خواہشات اور مفادات کے خلاف اقدامات کئے۔ فوجی سیاسی حکومتی مجرموں کی حکومت چھوڑنے کے مطالبے پر مجبور ہوئے اور حکومت چھوڑنے سے قبل اپنی اور اپنے حواریوں کی جان بچانے کیلئے ایک خوفناک سازش کے مطابق نظریہ ضرورت کے تحت مرحلہ وار کے مطابق پہلے تمام سیاسی نیک نام مخلص محب وطن محب عوام سیاستدانوں کو پہلے جیلوں میں بند کیا، جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا۔ اس کے ساتھ مقدمات کے معاملات طے کیے اور پھر تمام مجرموں نے سر سے حکومت سنبھالنے کے لیے ملک واپس لوٹے۔ مقاصد کے حصول کی خاطر یہ مجرمانہ حکومتی ساتھی پارٹی کے ساتھ چھوڑنے والے فوجی ڈکٹیٹر کے حواریوں نے قتل کر دیا۔ اس ملکی سازش کو بے نقاب کیا۔ اس کا فائدہ پارٹی کے ناپسندیدہ شخص محمد علی درانی اور اس کے ناپسندیدہ فرد کو ہوا۔

۳۔ مرکزی مجرمانہ حکومتی ساتھیوں نے اس سازش کی بجائے محمد علی درانی کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے زیادہ مفید بخش سمجھتے ہوئے تمام معاملات کو ایک ٹیبل کے تحت اس سے طے کیے۔ جس کی بنا پر بڑی عجلت مندی سے زرداری کو پیپلز پارٹی کا شریک چیئرمین بنا دیا گیا۔ اس کے تمام قتل کے کیس معاف کیے گئے اس کی خاطر یہ ساتھی مسلم لیگ کا تعلیمی معیار بی اے سے گھٹا کر میٹرک کیا گیا۔ اس کے مکمل جیسے تمام کیس ختم کیے گئے۔ ۵۶ ارب روپے کی کثیر خفیہ شدہ رقم اور اس پر ہونے والے سود کی قومی خزانہ سے ادائیگی کی گئی۔ ایک قومی مجرم ہونے کا درجہ دلایا گیا۔ اس کی خاطر تمام مجرمانہ سیاسی مجرموں کے تمام ووٹ کیسوں اور قتل کے کیس ختم اور تمام شاہی مراعات بحال کرائی گئیں۔ ان کا مال تو یہ ہے کہ بیانیہ قتل بھی کر دیا گیا اور اس کا تمام خاندان کی جماعت اور اس کے قابل اعتماد قریبی ساتھیوں اور اس کے قریبی رشتہ داروں سمیت خاندان کو بچانے کی بجائے مسٹر ٹین پرسنٹ کمیشن اور رشوت خور شہرت یافتہ بدنام زمانہ مجرم کو پاکستان کی ریاست کا سربراہ بنا دیا گیا۔

بابا جی عنایت اللہ

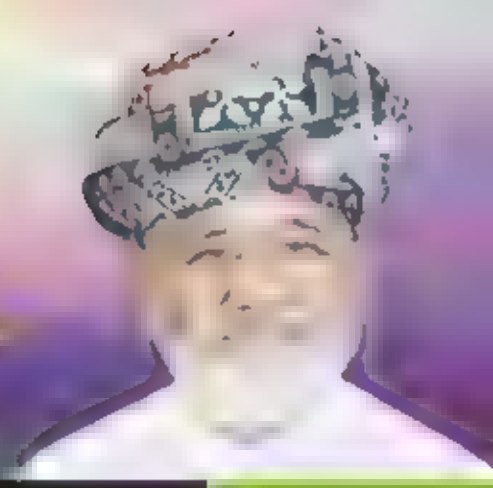

ملک کے تمام سیاسی مجرموں کی ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ لگ گئی۔ ملکی حکومتی عہدے وزارتیں، مشاورتیں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کی بولیاں لگیں۔ حکومت اور اقتدار کے بھوکوں نے حکومت حاصل کرنے کی خاطر بعض صوبوں میں تمام کے تمام ایم پی اے وزیر و مشیر بنا دیے گئے۔ وفاقی حکومت میں ۷۸ وزیروں کی فوج بھرتی کر لی گئی۔ مقاصد کے حصول کے لیے امریکی وزیروں، غیروں نے اہم رول ادا کیا۔ امریکی خواہشات کے مطابق رحمان ملک کو وزیر داخلہ اور آصف علی زرداری کو ملک کا صدر بنا دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور شوکت عزیز کی جگہ امریکہ کو آصف علی زرداری اور رحمان ملک ان سے بہتر نعم البدل مل گئے تاکہ وہ امریکی دہشت گردی کے مشن کی تکمیل کے لیے اپنے ہی عوام پر فوج کشی کا عمل جاری رکھیں۔ پاکستان امریکی سازشوں کا نشانہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ نظریہ ضرورت کے مجرموں کا احتساب کون کریگا! وقت بتائے گا۔

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کی ایجنسی قیادت کے زیر سایہ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے جیسی ایجنسیوں نے پورے پاکستان میں جدید اسلحہ سے انسانی قتال کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ ہر گھناؤنا جرم ان ایجنسیوں کے ایجنٹوں نے کیا اور اس پر طرہ یہ کہ سولہ کروڑ عوام کو طالبان، دہشت گرد اور مجرم بنا کر ان کا قتال اپنی ہی افواج سے جاری کروا دیا۔ سیاسی اور فوجی حکومتی مجرم ٹولہ کی ملی بھگت سے امریکہ نے کھلم کھلا پاکستان کے علاقہ پر ڈرون حملے جاری کر دیے۔ افغانستان کی جنگ کی لوٹ میں پاکستان پر حملوں نے ایسے حالات پیدا کر دیے ہیں کہ پاکستانی افواج کو ان غیر ملکی دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے اپنے ہی عوام کا قتال کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان کی سپاہ کے توپوں کے گولوں اور بندوق کی گولیوں، میزائل کی تباہی اور امریکہ کے تباہ کن ڈرون حملوں کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں کہ وہ ان ایجنسیوں کے دہشت گرد مجرموں کو چن کر ختم کر سکیں۔ پاکستان کے سوات، شمالی علاقہ جات اور اس سے منسلک علاقوں میں عوام کا اجتماعی قتال جاری ہو چکا ہے۔ تیس پینتیس لاکھ انسان اپنی جانیں بچانے کی خاطر اپنے علاقوں سے ہجرت کر کے ملک کے دوسرے علاقہ جات میں پناہ لینے پر مجبور کر دیے گئے۔ حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری کی وجہ سے حقائق کو چھپانے کے لیے بوگس، جعلی اور بے بنیاد خبروں کے پلٹن جاری ہوتے رہے۔ بدقسمتی سے فوج نے علاقہ کے بے شمار عوام کا قتال کیا۔ ان کے علاوہ دینی درس گاہوں کے طلبا کو طالبان کا نام دے کر دہشت گرد بناتے اور ان کا قتال کرتے رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

۵۔ جھوٹے قرآن اٹھانے والے اقتدار کے بھوکے سیاسی درندے اور اپوزیشن لیڈران عوام کے سامنے ننگے ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے کورکمانڈرز کے ساتھ ایک خفیہ ڈیل کر کے ملک میں داخل ہوئے۔ ... عوام سے اصل حقائق چھپائے اور یوں ... کو قتل کر دیا اور اقتدار پر قابض ہو بیٹھے۔ انھوں نے امریکہ و فوجی ڈکٹیٹر کی تمام غلط پالیسیاں جوں کی توں جاری رکھی ہیں۔ ان کا ساتھی گھناؤنا ان کا اس ... فوجی قوتوں کا ہے۔ ملک کے تمام تعلیمی ادارے خاموش کیے جا رہے ہیں۔ جہاں طلبہ ان سے ٹکرا رہے ہیں وہاں پولیس کے ... بھی ننگے ہو چکے ہیں۔ ... حسین نے ایک فارمولا ... فضل الرحمان نے ساتھ دیا ... امریکہ کے ... میں ... ہوئی۔ حکومت سے چپکے سیاسی ... فائدہ حاصل کیا اور خاموشی تھان لی۔ عوام ایک ... ہو جائیں تو یہ بچ سکتے ہیں نہ امریکہ اور اس کے اتحادی اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ امریکہ باری باری مختلف حربوں کے ذریعے ... ممالک ... خانہ جنگی ... تاکہ جوں کے توں نہیں ... جمہوریت کا کفر پھیلا سکے۔ ... خانہ جنگی ... تعلیم و تربیت ... پھیلا سکے۔ امریکہ ... طرح معاشی شکست سے دوچار کرتا ہے۔ امریکہ ... کے اتحادی مغربی ممالک عرب ممالک ... عراق، افغانستان، پاکستان کو اپنا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔ تمام پہلے اور موجودہ حکومتی ٹیمیں ملک کو نقصان پہنچانے اور امریکہ کو خوش کرنے میں کوشاں رہیں۔ یہ سب عیاش اور چور ہیں کہ ... ایک وزیر پر ... حملہ ... ہوتے ہیں۔ عرب شاہ بلٹ پروف گاڑیاں ان کے تحفظ کے لیے خرید ... کے احکام جاری کر دیتے ہیں اور ملکی زرمبادلہ کو لوٹ کھا دیتے ہیں جبکہ حفاظت عوام کو تباہ کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ عوام کب تک ان کے حکومتی تحفظ اور عیاشیوں کی وجہ سے امریکہ کی مسلط کی ہوئی جنگ کا ایندھن بنتے رہیں گے۔ کب تک عوام جھوٹ سے تنگ آ کر خواہشیں اور خواہ مخواہ ... کی مسلط کی ہوئی دہشت گردی کی جنگ میں جلتے اور تباہ ہوتے رہیں گے یہ کب تک بلٹ پروف گاڑیوں میں عیاشیاں لوٹتے پھریں گے۔ ان کی تمام حرکات غاصبانہ اور غیر فطری ہیں۔ ایک طرف تو یہ کمسن معصوم بچے بچیوں اور ... وزن کا قتل کرتے ہیں دوسری طرف ۲۵۰ وزیروں، مشیروں اور شاہی عمارات یا نام نہاد حفاظت کے لیے ... کی قیمتی بلٹ پروف گاڑیاں خرید کرتے ہیں۔ یہ سفید عیاش و ... معاشی اور معاشرتی حالت تباہ کیے جا رہا ہے۔ ... یہ ہے کہ آصف علی زرداری، ملک رحمان وزیر ... اور تمام وزیر و مشیر اس عوامی قتل کو مذہبی شدت پسندوں کے نام سے منسوب کر کے ملک میں خانہ جنگی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق آج تک جو دہشت گرد پکڑے یا مارے گئے وہ سبھی ... ممالک کی ایجنسیوں کے ایجنٹ اور زر خرید دہشت گرد تھے۔ ان کے پاس امریکہ اور ... کی جدید اور تباہ کن اسلحہ پکڑا گیا

بابا جی عنایت اللہ

۶۔ ان خاندانوں کو قوت کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش، محنت، جدوجہد اور ہر ممکن قربانی دینے کی ضرورت ہے عمل کرنا ہوگا۔ اللہ کا نام لے کر اس عمل کو جاری کرنے کے لیے ملک کے تمام علاقوں سے زیادہ عمر کے مرد جو فتنہ و فساد یا دہشت گردی ملک کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت سے بھی قاصر ہوں وہ اس تحریک میں شامل ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ تاکہ اس تحریک کے ذریعے اس سلامتی دشمن کے معاشی اور معاشرتی قوت کو روکا جا سکے۔ اور دنیا کے عالم اور خاص کر مغربی ممالک کے مذہبی پیشواؤں اور تنظیموں کو حق سے آگاہ کیا جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ یہ انسانی قوت جو انسانیت کی تعلیمات کا حصہ ہیں ان کو بتانا ضروری ہے کہ ان کے اپنے ہی ممالک میں سینکڑوں ایٹمی پاور موجود ہیں۔ یہ ایٹمی پاور انسانیت کی تباہی کے لیے کافی ہیں۔ ان ایٹمی پاوروں سے دنیا کی مکمل تباہی کا کوئی دوسرا دشمن اس دنیا میں نہیں ہے۔ ان حملہ آوروں کو روکنا ہے۔ ورنہ اس جہان رنگ و بو پر مخلوق خدا کی تباہی کا یہی حکومتی ہوگا اور ان کے دست بازو کا کام ہائیڈروجن بم کی ایجاد یافتہ جنگ ہوگا۔

۷۔ دنیا کی تمام قومیں اور ممالک کے عوام ان کے آباؤ اجداد کی تاریخ مختلف جنگوں سے یہ جرم بین الاقوامی دہشت گردی، انسانی قتل عام روا چلا آرہا ہے۔ وہ تمام معصوم ممالک، قومیں اور عوام جن کے علم و جہد اور انسانی قتال سے تنگ آکر ملکی فوج کے خلاف گوریلا جنگ جاری، ملکی فوج کا قتل، کا تعاقب اپنے اپنے ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ایک محدود پیمانے کی فوج جنگ کا کامیابی حاصل رہتی ہے۔ یہ گوریلا جنگ تو باقاعدہ فوجی کیسے غیر ممالک میں لمبی لڑائی اور حملہ آور سے بچ نکلنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ عوام اس کا قتال روا دہشت گردوں کا قتل اور قتل دیتے رہتے ہیں۔ اپنی سپاہ کا قتل اور ملکی قتل اپنے ممالک کو نہیں بتاتے۔ بہتر ہے کہ وہ اس جنگ کو ختم کر دیں۔ اب تک یہ اپنے ممالک کی معصوم فوج کی سپاہ، عوام اور عوامی معاشیت کا قتل ان انسانیت کے مجرم سلامتی دشمن اور ان کے بیس دست بازو کے مجرم معلومات یافتہ شاہی جتھہ کو انسانی قتل اور جنگیں جاری رکھنے کی اجازت دیں گے۔ ان ممالک کی عوام اور سپاہ اس بے مقصد جنگوں اور معصوم عوام کے قتال سے نفرت کرتی ہیں۔ اس بیس حکومتی کو ان حملہ آوروں کی حکومتی عیاشی کی خاطر جان دینا، ملکی معاشی اور معاشرتی طاقت کو ان جنگوں میں ضائع کرنا ایک ناعظیم سمجھتی ہے۔ عراق اور اس کے تجاوزی ممالک کے ہی نہیں دنیا بھر کے عوام جنگ سے نفرت کرتے ہیں اور ملکی فوج ان کے ہاں سے ترنے کی بجائے انسانیت، وقار، محبت اور عزت و رحمت سے ان کے دلوں میں ترنے کو ترجیح دیتے ہیں ویسے بھی افغانستان کی گوریلا جنگ جس کی سپاہ خود حملہ آوروں پر مشتمل ہو۔ وہ اس جنگ کی مہارت بھی رکھتے ہوں۔

بابا جی عنایت اللہ

س کو جیتنا ان کے لیے ممکن نہیں۔ امریکہ اور اس کے حواری افغانستان میں صرف ایک محاذ ہی پر جنگ لڑ سکتے ہیں۔ وہ صدیوں سے عوام میں اس کا قتال کر سکتے ہیں۔ وہ خود کش حملہ آوروں کا نہیں۔ ان کے خلاف خود کش حملہ آوروں کے لیے تمام افغانستان ایک محاذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ہر جگہ ان پر خود کش حملہ کر کے ان کی فوج کا انفرادی اور اجتماعی قتال کر سکتے ہیں۔ وہ جب تک اپنی معصوم جانوں کا قتال اس مجرمانہ حکومتی و سیاسی خاطر کرتے رہیں گے، پاکستان کے مجرمانہ سیاسی حکومتی و دفاعی اس سے سبق سیکھنا چاہیے۔ انہیں پر امن طریقہ سے اس مسئلہ کو حل کریں۔ ۱۹۷۳ء کا آئین مارشل لاء کے ماورائے بحال کریں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اس کے مجرم حکمرانوں کے شخصی شاہی اثرات، مراعات اور سہولیات ہزاری صدر، وزیر اعظم، وزراء، مشیر، گورنر، وزیر اعلیٰ، ان کی خاندانی حکومتیں، خاندانی نظام وراثت، شاہی کابینہ، محلوں یا فوں جیسی نمود مراعات، عیاشانہ زندگی، رشوت، کمیشن، کرپشن، بے تحاشا ٹیکسوں کا قتال جیسی ظالمانہ و کافرانہ سرکاری مالی سیاسی مملکتیں میں بدلنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی ان دینی مستورات کو یہ اپنے ہی ایم این اے، ایم پی اے، وزیر، مشیر، گورنر، صدر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی عہدے سے وقف کر دیتا۔ اس کے علاوہ تمام مراعات یافتہ طبقہ کی اپنی مستورات کو تمام سرکاری محکموں کے عہدے سے دے دینا ملکی خزانہ پر ایک بہت بڑا ڈاکہ نہیں تو کیا ہے؟ اپنی ذاتوں، مرضیوں مراعات کا خاتمہ، مراعات پر مبنی کابینہ کی جگہ ملکی خزانہ پر ایک مجرمانہ ڈاکہ نہیں تو کیا ہے؟ کیا یہ ان کے جرائم کے ثبوت نہیں ہیں۔ یہ تمام تر مجرموں کو خصوصی عدالت کے تحت معاف کرنے کا قانون ختم نہیں ہونا چاہیے۔ جب تک یہ اپنے خرچات برداشت کرنے کے بے تحاشا ٹیکسوں سے قرضے وصول کرتے رہیں گے؟ جب تک حکومتی و مراعات یافتہ طبقہ ہر روز پھیلتا کرپشن، کمیشن، رشوت کے تمام فن کی بدولت سے پھیلتا رہے گا؟ جب تک یہ تمام قرضے مہنگائی، بے روزگاری، بھوک، افلاس، غربت، ان کی خون پسینے کی کمائی کو اپنی عیاشیوں اور اپنی مملکتوں میں بدلتے رہیں گے۔ یہ ان مغربی جمہوریت کے مجرموں کا بار بار ریفرنڈم کے مجرمانہ قانون کے ذریعے بار بار مجرموں پر مشتمل حکومتیں بنانے کا گھناؤنا قانون ختم نہیں ہونا چاہیے۔ کیا ان مجرموں کا سختی سے احتساب نہیں ہونا چاہیے۔ کیا جب تک وقت ان کے سر پر آن کھڑا نہیں ہو۔ گردنیں آزمائیں تو ان مجرموں کو فوری طور پر حکومت سے الگ کریں۔ ان کو پکڑیں اور جیلوں میں بند کریں۔ حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب نے یہ نہ کیا تو ملکی عوام ان سب کے خلاف از خود کارروائی شروع کر دیں گے۔ مشرقی پاکستان والے واقعات دہرائے جائیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

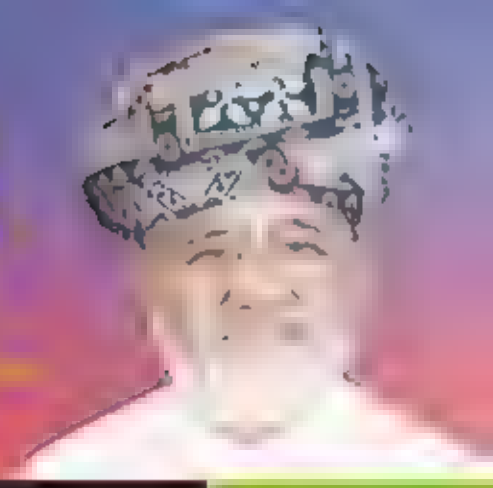

عدلیہ اس خونی طوفان کو روک سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عدلیہ کو توفیق عطا فرمائیں کہ وہ اس آئینہ کا تدارک کر سکے۔ یا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کے متوالے نمرود، فرعون، شداد، ہامان کے حکومتی ولولے کے حصار کو توڑ کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آغوش میں پہنچ کر توحید پرستی، دنیا کی بے ثباتی کا درس، اخوت و محبت کا پیغام مخلوق خدا کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا نظام و سسٹم بحال کر کے راحت دین و دنیا سے مالا مال نہیں ہو سکتے۔ فوجی سیاسی حکومتی ولولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشوروں کو ان مخدوش حالات و واقعات کا جائزہ لینا چاہیے۔ اپنے نظام حکومت کی خوبیوں، خامیوں کو پرکھنا چاہیے۔ اپنے طبقاتی معاشی اور معاشرتی نظام حیات اور ان سے پیدا شدہ مہر تناک حالات کا جائزہ لینا چاہیے۔ صدر مملکت اور ان میں فوجی ڈکٹیٹر اور بیٹ مین کا معاشی اور معاشرتی تضاد ختم ہونا چاہیے۔ جمہوریت کے مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کی تباہ کاریوں، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے کلچر کو ختم کرنے پر غور کرنا چاہیے۔ بارس ٹریڈنگ کے جرائم سے پیدا ہونے والے حکومتی ولولہ اور اس کے مجرمانہ نظام حکومت کا نوٹس لینا چاہیے۔ نظریہ ضرورت کے جرائم کو ختم کرنا چاہیے۔ این آر او کے مجرموں کو فوری طور پر حکومت سے الگ کر دینا چاہیے۔ ملک کے ایسے تمام مجرموں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہیے۔ ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ انتظامیہ، عدلیہ کے قوانین و ضوابط کو قرآن حکیم کی روشنی میں جانچنا اور نفاذ عمل میں لانا چاہیے۔ ان کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ علماء، مشائخ کرام، طلباء اور عوام الناس کا قتال کرنے کی بجائے ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیں تو یہ تمام جرائم از خود ختم ہو جائیں گے اور اپنی موت مر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یا اللہ اپنی مخلوق کو یہ دن دکھائیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

حکومتی بلوچ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکہ کو نوازنے پالیسیاں جاری کر رکھی ہیں اس پر اپوزیشن رہنما مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں

۱۔ آصف علی زرداری نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی سیاسی سفاکی و دہشت گردی کی تمام پالیسیاں پہلے سے بہتر طریقہ سے جاری رکھی ہیں۔ اپوزیشن لیڈرز اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے اس موقع پر خاموشی اختیار رکھی ہے پرویز مشرف نے لال مسجد کے سات سو معصوم بے گناہ طلباء طالبات میں سے پختہ کے قتل کے بعد عسکریت اور شدت پسندی کے دعویٰ پر فوجی کاروائی کا عمل جاری رہا۔ اکیاسی فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملکی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے کے علاوہ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف قانون سازی کا عمل جاری رہا۔ اسمبلی کے حکومتی مجرموں سے اس کی تصدیق اور منظوری لے کر ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔ پی ٹی ای مشاورت کو یم پی اے ایم این اے سینیٹرز، صوبائی وزراء اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے وقف رہے۔ اسی طرح بھی کا ۵۱ فیصد مشاورت کامیابات یافتہ طبقہ بھی ملک کی تعلیمی، صحت، فوج پاکستان پر قابض ہو گیا ان کے اخراجات برداشت کرنے کی خاطر ملک کے خزانہ کا بجٹ ناکافی سے بھی زیادہ ہو گیا۔ گزشتہ ۶ سال سے ۳۸ ارب ڈالر قرض لیا گیا۔ بجلی، پانی، ٹیلے فون، ٹرانسپورٹ کی قیمتیں بھی تین گنا بڑھا دی گئیں کہ عوام مفلوک الحال، غربت اور قرضوں کی مدترین حالت سے دوچار ہو کے رہ گئے۔ مغربی تہذیب کے جنسی آزادی اور غیر ملکی تہذیب و تمدن کو ختم کرنے کا مغربی کلچر ملک میں جاری رہا۔ اس حقوق نسواں اور مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے خلاف پاکستان کے سوات، شمالی علاقہ جات اور تمام ملک سے عوام نے بھرپور احتجاج کیا۔ ان حکمرانوں نے ملک میں عصمت و عفت اور ترقی نظام حیات کے مطابق قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے خلاف کی بجائے بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا کاری کا عمل جاری رہا۔ اس حسین دین شکن اقدامات کو فروغ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے حقوق نسواں کے نام پر عصمت و عفت اور چادر و چار دیواری کے نظام حیات کو ختم کرنے، عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری جیسے غلیظ تعلیم، غلیظ معاشرہ اور مخلوط سوسائٹی کے نظام حیات کو فروغ دیا۔ ان مختلف وجوہات نے ملک میں فوجی سیاسی حکومتی دور میں اہل وطن مسلم امہ کے درمیان نفرتیں پیدا کر دی۔

۲۔ جمہوریت کے نام پر یک طرفہ نظریہ ضرورت جیسے تحفظ سفاکی جرائم، مجرمانہ حرکات سے بچانے کی کوشش کی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی دور نے صدر پاکستان اور ان کے مین پاور، اعلیٰ افسران، وزراء کی کابینات، اعلیٰ عہدیدار، اعلیٰ عدلیہ، اعلیٰ بیوروکریٹ، اعلیٰ فوجی افسران، اعلیٰ پولیس افسران، اعلیٰ سول سروس، اعلیٰ کامیابات یافتہ طبقہ کی شاہی معاشی اور معاشرتی تحفظاتی سہولتوں کے غیر مساوی نظام کو جاری رکھنے اور قرآن حکیم کے نظام حیات کے ظہور یا قیام، اختلاف کو فروغ دیا۔ فوجی سیاسی حکومتی دور نے اعلیٰ شاہی عہدیدار کامیابات یافتہ طبقہ کی شاہی تنخواہوں میں اضافہ اور اپنے پسندیدہ ریٹائرڈ افسران کو اہم پوسٹوں پر بار بار تعینات کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند وردی ماتحت افسران کا سیاسی حکومتی دور کا تحفظاتی نظام حیات ملک و ملت پر مسلط کیا۔ فوجی سیاسی حکومتی دور نے نظام حیات یافتہ شاہی طبقہ کی ظہور یا قیام، اختلافات کو فروغ دیتا رہا۔ اہل وطن کے خلاف ظلم و جبر قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن پر کوئی داغ نہ ہو تو ہر کوئی آپ کا احسان لیتے!

۳۔ اس سے قبل مغربی جمہوریت کے محرمانہ نظام حکومت مارس کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر مشرف کی امریکہ نواز پالیسیوں کے خلاف پاکستان تحریک چیئرمین عمران خان کی حکومتیں مزاحمت کا پرچم لہرا رہی تھیں۔ اس کے علاوہ جماعت اسلامی اور مذہبی جماعتوں کے علاوہ مارس کی مراعات یافتہ بدبودار پیداوار لبرل اور سیکولر جماعتیں بھی مشرف کی امریکہ نواز پالیسیوں کی مخالفت کر رہی تھیں۔ اس سیاسی مزاحمت کے نتیجہ میں فوجی مجرم مشرف کی حکومتی مدت میں کمی ہوتی گئی اور مارس کی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ کی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر مخلوط حکومت میں شامل کرنے اور ملکی وسائل پر قابض ہونے کی پالیسی جاری رہی۔ اس طرح اسلامی تعلیمات کے خلاف عریانی فحاشی، بے حیائی، مذہبی رواداری کا نظام مارس سسٹم ملک پر مسلط کیا گیا۔ یہ تمام اقدامات مغربی مفادات کے تحفظ میں کئے گئے۔ فوجی ڈکٹیٹر مشرف کی حکومتی مدت میں ہی مارس کے مجرمانہ طریقہ کار سے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے خلاف بہت سے اقدامات کئے گئے۔ مارس کے مالک امریکہ کے علاوہ مارس کے ملازمین بھی مشرف کی حکومت کے خلاف تھے۔ مارس کے ملازمین بھی دہشت گردی کی مختلف شکلوں جیسے خودکش حملہ آوروں جیسے دہشت گرد بنا کر فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا حکومتی ٹولہ عوامی قتال کرتا رہا۔ سوا کروڑ عوام نے جب اس کے ظلم و جبر سے جان چھڑائی تو اس کے بعد سے مارشل لاء کی باقیات کا مغربی جمہوریت کا محرمانہ نظام حکومت اس کا فوجی سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ عوامی تحریک کے آگے قدم مزید پیچھے ہٹانے پر مجبور ہے۔ اس لئے مارس کے مراعات یافتہ طبقہ نے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا مذاق اڑانے کی جسارت بھی کی۔ عوام مارس کا قتال جاری رکھا ہے۔ فوجی، عدلیہ اور لبرل ہر قسم کے دہشت گرد پیدا کئے۔ پہلے سیاسی مزاحمت کو مارس کا سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ دہشت گرد، شدت پسند اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر یک طرفہ ان کی شہرت کو خراب کرتا رہا اور اب یہ ذمہ داری مارس کے محرمانہ نظام حکومت کا مجرم سیاسی حکومتی ٹولہ سرانجام دے رہا ہے۔ افغانستان میں مارس کے خودکش مراعات یافتہ فوجی اور ملکی طور پر جنگ مارے جانے کے بعد ان کے حقوق مالیات کے مطالبات کے ساتھ ملین مراعات یافتہ طبقے پاکستان سے عوام سے مل کر جنگ کی نئی حکمت عملی تیار کر رہی ہے۔ انہوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی خفیہ مریکی پالیسیوں کی نقاب کشائی کرنے کی بجائے انکو جوں توں جاری رکھا۔ ان جرائم کی پردہ پوشی کا عمل بھی جاری کر رکھا ہے۔

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جیسے ملکی مجرم اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولے نے مریکہ کے ساتھ یا ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے تھے؟ اس کا مریکہ کے ساتھ پاکستان کی ایٹمی طاقت پر کیا معاہدہ ہوا۔ کیا اس فوجی مجرم نے ایٹمی قوت کے کنٹرول کو سپرد کیا تھا؟ نہیں یا مارس کے تحت ہوئے اپنے ملک کی سرزمین افغانستان کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت کن شرائط پر دی گئی۔ کیا امریکہ کی فوج و سامان مارشل ملک کے مختلف حصوں پر خفیہ چھاؤنیاں بنانے کی اجازت دی جا چکی ہے تو کن شرائط پر۔ جو امریکی بغیر پاسپورٹ کے پاکستان کے جس علاقہ میں مدد کرتے پھرتے ہیں وہ مارس خفیہ پالیسی کے تحت یہ کر رہے ہیں؟ کیا پاکستان کی دینی ارس کا ہوں کے اپنی طلبا کو خودکش دہشت گرد بنانا مارس کے مریکہ مفاد پاکستانی فوج کے قتال کے بعد پاکستانی عوام کا کیا عمل ہونا چاہیے؟

بابا جی عنایت اللہ

[illegible] اسلام کیسا اور مسلمان کیسے

[illegible]

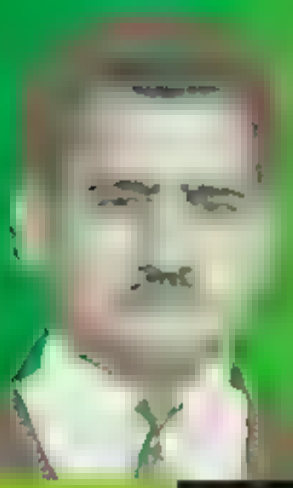

باباجی عنایت اللہ

۵۔ سیاسی حکمران ٹولہ امریکہ کے اشاروں پر ناچتا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی راہ اسرائیل کی مواسا، امریکہ کی سی آئی اے کے ایجنٹوں کو دہشت گردی کی ٹریننگ دے کر پاکستان میں ریموٹ کنٹرول اور جدید اسلحہ سے مسجدوں، خانقاہوں، درس گاہوں اور عوامی مراکز پر حملے کروانے شروع کیے ہوئے ہیں۔ متعلقہ علاقہ کی عوام کو طالبان بنا کر ان کی شہرت کو خراب کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے تمام ادارے اسلام پرست طالبان کے خلاف منفی رول ادا کرتے ہیں۔ فوجی سیاسی حکمران ٹولہ اور امریکہ اس جنگ کی شکل بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں تبدیل کرنے کا عمل جاری کر دیا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکہ نے پاکستانی افواج اور عوام کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے کر کے ایک دوسرے کا قتل جاری کروا دیا ہے۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکمت عملی ملک کے لیے اور ان حکمرانوں کے لیے مہلک بنتی جا رہی ہے۔ عوام کو ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے حقائق کو چھپا کر بیوقوف بنایا جا رہا ہے جب اصل حقائق عوام کے سامنے آئیں گے تو ان کا جینا مشکل ہو چکا ہوگا۔ ملک خانہ جنگی کی آگ میں جلتا جھلستا اور خاکستر ہوتا نظر آئے گا۔ آخر کار افواج پاکستان کی جانثار، غریب، محکوم سپاہ ایک دوسرے کے قریب اور ۱۶ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں ایک ہوتی جائیں گی۔

۶۔ پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکی افواج نے مل کر سوات اور مشرقی علاقہ جات کے لوگوں کو جو اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ ان پر فوج کشی اور ڈرون حملے جاری کر رکھے ہیں۔ وہاں کے مذہبی علماء اور عوام کا بڑی بے دردی سے قتل جاری ہے۔ حکمرانوں نے صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات کے عوام کے گھروں کو تباہ کرنے کا انسانیت سوز عمل جاری کر رکھا ہے۔ وہاں کے عوام اور ان کے عزیز و اقارب کا قتل جاری ہے۔ بے شمار معصوم بچے بچیاں، مستورات، مرد و زن اور بوڑھے انسان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ بیشمار افراد جسمانی اعضاء سے محروم اور اپاہج ہو چکے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ امریکہ کے ڈرون حملے اور پاکستانی افواج کے گولے واقعی ہی مطلوب دہشت گردوں کا قتل کرتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ پاکستانی حکمرانوں اور امریکہ کی فوجی حکمت عملی پاکستان کی تباہی کا باعث بنے جا رہی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ سوات کے علاقہ جات سے تیس لاکھ شیر خوار بچے بچیاں، معصوم مستورات، نوجوان مرد و زن، بوڑھے بوڑھیاں اس جنگ کے دوران ہجرت کرنے پر مجبور ہو کر دربدر ہوئے پڑے ہیں۔ اس جنگ سے ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ اس جنگ کے مقاصد کیا ہیں۔ اس کا آغاز کیوں اور کیسے ہوا، اس کا انجام کیا ہوگا۔ کیا یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔ کیا امریکی پالیسی کے مطابق اہل پاکستان مغربی جمہوریت کے کفر میں تبدیل ہو جائیں گے۔ کیا پاکستانی مسلمان اسلام اور اس کے نفاذ کی بات کرنا چھوڑ دیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

حکومتی فوج نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکہ کو نوازنے کی پالیسیاں جاری کر رکھی ہیں اس پر اپوزیشن رہنما مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں

یہ ایک فوجی ڈکٹیٹر اور پچھتر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے یم پی اے، یم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور فوجی ڈکٹیٹر کی طرح قائم و دائم رہتے چلے جائیں گے۔ یہ مغربی جمہوریت کا نقصان دہ مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے تمام مجرم اسی طرح جاری رہیں گے۔ یہ برس ہا برس تک کے جرم کے مرتکب وزراء اور صدور کی اسی طرح تبدیلی وقوع پذیر ہوتی رہے گی۔ یہ نظریہ ضرورت کے تحت مجرموں کے تمام قتل اور مالی ووٹ مارے جانے کی طرح معاف ہوتے رہیں گے۔ یہ صدارت کو حاصل کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں کے تمام یم پی اے کو مشیر، وزیر، اعلیٰ گورنر، سینیٹر، وزیر اعظم بنانے کا عمل اسی طرح جاری رہے گا۔ جب تک جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مطابق یہ فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ پاکستان کو سیاسی بحرانوں میں مبتلا کرنے کے لیے اور مراعات یافتہ طبقہ کی تعداد بڑھاتا اور ووٹ مارچ تا رہے گا۔ جب تک قوم، عسکریہ اور اسلام کے باغی سندھی، پنجابی، پٹھان، مہاجر، بلوچی، سرحدی صوبوں کے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے سیاسی کارندے مستعمل رہتے رہیں گے۔ جب تک مسلم امہ کے اور عوام اور ان کی نسلیں دین اسلام کی قوت سے محکوم اور غلام بنی رہیں گی۔ جب تک اس مجرمانہ نظام حکومت اور مجرم حکمرانوں کے شاہی خرچات اور عوام پر ٹیکس لگتے رہیں گے۔ جب تک یہ چھتر سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اپنی حکومتی ٹیموں کے ذریعے اور عوام کا خون پیتے رہیں گے اور عوام کو بیوقوف بناتے رہیں گے۔ عوام بیروزگار اور غریب سے غریب تر ہوتے رہیں گے۔ عوام کا اعتماد کھو کر ختم ہونے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ اس جنگ کو ختم کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ملک ہولناک تباہی سے بچ جائے۔

۷۔ جب تک ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، چھتر سیاسی جماعتوں کے حکومتی اور اپوزیشن کے رہنماؤں پر مشتمل ملک کا باغی اور غدار ٹولہ اور ان کے یم پی اے، یم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، چیئرمین، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر، صدر مملکت اور اپوزیشن، نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان میں مسلط رہے گا۔ جب تک فوجی سیاسی مارشل کا دہشت زدہ حکومتی ٹولہ اپنے اقتدار کو قائم رکھنے، پھیلانے، طول دینے اور حکومتی شاہی مراعات کے حصول کی خاطر ملک و ملت کو بحرانوں کے ہولناک دور میں مبتلا کیے جائے گا۔ جب تک حکومتی ٹولہ اصل حقائق کو چھپانے کے لیے حکومتی ذرائع ابلاغ اور طاقت کی بنا پر اسلام اور اس کے نظریاتی بات کرنے والوں کے خلاف جھوٹا، بے بنیاد پروپیگنڈہ جاری رکھے گا۔ جب تک امریکہ اور پاکستانی حکمران، افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے کا عمل جاری رکھیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب تک امریکہ افغانستان میں موجود رہے گا۔ جب تک امریکہ افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں پہنچنے کا ڈرامہ رچائے رکھے گا۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ جب پاکستان کے وہ علاقے پڑیں گے۔ اس کے بعد امریکہ کا جنگ کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ لیکن وہ جنگ ختم نہیں کرے گا۔ امریکہ اور اس کے اتحادی مغربی ممالک تو قومی خلیج کے تیل کی خریداری، قیمتیں امریکہ سے تیار ہونے والی مغربی تہذیب، مغربی جمہوریت امریکہ کے نئی مملکت ورلڈ آرڈر نے پہلے افغانستان اور پاکستان میں اسلام دشمنی کی آگ بجھانے کیلئے جہاد کروایا ہے۔ یہ ملک میں پوزیشن کے رہنما جو اپنے آپ کو مذہبی جماعتوں کے رہنما کہتے ہیں۔ یہ سب فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ، اس ملکی بربادی کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ تمام پوزیشن سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما ملک کو دہشت گردی کا بیدخل نہیں رہنے دیں گے۔ اب ان حالات میں مضمر معنی کی سمجھ آئیں گے۔ اب تک شوکت عزیز مرکزی سپریم وزیر اعظم، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، یہ گروپ کے علاوہ حسین، کلوتی جماعت کے کلوتے رہنما شیخ رشید مرکزی حکومتی وزیر مشیر اور ان کے حواری، قومی اسمبلی کے سپیکر حکومت کی حسین جمیل دین کو نوچتے، ملک کے مال، ملکی ملیشیا مزدور کے جیبوں کو اپنی ملیشیا میں بدلتے رہینگے۔ اب تک ہر کی ہر روز کاروں کی تباہ کاری کی پالیسی کو مسلط کرتے رہیں گے اور ٹارگٹ کلنگ میں بستے رہیں گے۔ ہر روز کے کاپی میں ہزاروں بیس ہزاروں میں بدلنے کا عمل جاری رہیں گے۔ یا ۵۱ فیصد حقوق سول کے نام پر اپنے حکومتی وزیر کی مشورت کو حکومتی پولیس کی ہے، یہ بین الاقوامی بینک مشیر وزیر، وزیر خزانہ، وزیر اعظم، صدر مملکت اور حکومتی وزیروں کی فوج ظفر موج، منصف شاہی، افسر شاہی کو ملی قدر اور حکومت کا حصہ بنانے کا عمل جاری رہیں گے۔ اب تک ۹۹ فیصد اور ۵۱ فیصد اور وزن کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اسکے شاہی طبقے کے ملک دشمن ملکی غدار اور وزن نے ملکی وسائل ملکی ملیشیا، ملکی خزانہ، ملکی زرمبادلہ، ملکی تجارت، رشوت میشن، کرپشن کے تمام دروازے اپنے شاہی پولیس اور شاہی محلوں کے کھول رکھے ہیں۔ کامیاب ترک فوجی سیاسی حکومتی ٹولے کے مجرم رہنما جانتے ہیں۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولے کے ملک دشمن ہوس ملکی غداروں نے اس تباہی نظام حکومت کو ختم کیا ہے۔ طلباء، طالبات اور عوام اس کے خلاف آواز اٹھاتی ہے تو یہ اس مسجد اسلام کی طالبات اور طلباء اور ملک بھر کے دینی مدارس کے طلباء، طالبات اور علماء اور عوام اس کا پولیس، رینجر، فوج پاکستان کے ذریعے قتل عام جاری رکھتے ہیں۔ جب بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے تو حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن رہنما اور اسمبلی ممبران اکٹھے ہو کر ایک جان اور ایک زبان ہو کر کہتے ہیں کہ ملک کے قوانین تو صرف اسمبلی ممبران ہی بدل سکتے ہیں۔

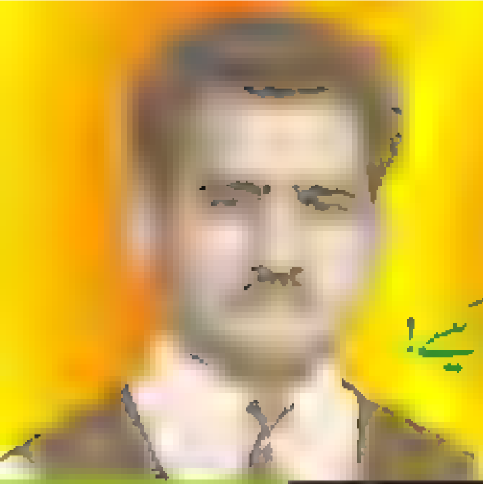

باباجی عنایت اللہ

جب دامن ... میں نہ ہو تو ... کیسے!

یاد رکھو کہ جب سیاستدانوں، حکومتی یونینوں، حکومتی اداروں پر اسمبلی ممبران کی اجارہ داری مسلط ہو تو عوام کب اور کیسے اس باطل، غاصب، استحصالی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو بدل سکتے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ... انتخابات یا انتخابی ... کے نام پر ... یہ فوجی سیاسی حکومتی ... اقتدار اور حکومت کے نشے میں مدہوش ہو چکا ہے۔ اب یہ نام نہاد مغربی جمہوریت کے حکومتی ... صدر مملکت ... وزیر اعظم ... وزراء ... کی جگہ بدلتی جا رہی ہے۔ پاکستان ۱۹۴۷ء کے بعد ... مغربی جمہوریت کے ... نظام حکومت کے غلام، قیدی، محکوم عوام کا ملک نہیں۔ اب پاکستان میں ... مسلم ... نسلیں ... ٹی وی ... اخبار ... اور ذرائع ابلاغ کے تمام مبلغ ملک کو ... کے عذاب سے ... فوجی ... پرویز مشرف کے ... فوجی ... ملک ... ملک کا ... فوجی سیاسی حکومتی ... ملک کے ... فیصد ... فیصد ... مسلم ... نسلیں ... کی طرف ... ہیں۔ ... فوجی ... پرویز مشرف ... فوجی ... مغربی جمہوریت کے ... فوجی سیاسی حکومتی ... صدر مملکت، وزیر اعظم، وزراء ... تمہاری ... عہدوں، حکومتی یونینوں، حکومتی اداروں، ملکی وسائل، ملکی ملکیتوں، ملکی ... ملکی تجارت ... تم کیسے ملکی ... مجرم ہو کہ سولہ کروڑ مسلم ... کے فرزند نہ مانتے تو الہامی کتاب قرآن حکیم اور نبی رحمت ﷺ کے ... تعلیمات ... فوجی سیاسی حکومتی ... تم کب تک ... کو مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تحفظ ... برٹش لاء، امریکن لاء، انڈین لاء ... کے شکنجے ... زندگی گذارنے کا پابند بنا سکتے ہو۔

۸۔ پاکستان ... جمہوریت ... حکومت ... سیاستدانوں کے مجرمانہ حکومتی ... اپوزیشن لیڈران ... حکومتی ... کر مخلوق خدا کی عافیت و خیریت کے مذہبی فرائض ادا ... پاکستان ... مظلوم ... عوام کو اپنے اقتدار اور حصول مقاصد کی خاطر بے گناہ، مجبور و بے بس ... ترقی ... کا قتل ... حکومتی ... عوام ... کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

۹۔ مریکہ کے تجارتی مفادات یافتہ سامراج حکومتی کولہ نے مغرب میں پیغمبر ان کے سامی نظریات کی سامی کتابوں زبور تورات، انجیل مقدس کو ناپید بنا دیا ہے پیغمبر ان کی امتوں کو ان کی سامی کتابوں کے تعلیمی نصاب و نظریات کو سرکاری سرپرستی سے محروم کر کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرمانہ سیاسی حکومتی نشوونما کا تیار کردہ حکومتی نظریاتی مذہب ان پر مسلط کر رکھا ہے۔ انھوں نے پیغمبر ان کی تہذیب کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ پاپائی مذہب و مذہب کی حکومتی بالادستی سے فارغ کر دیا ان کی عبادت گاہوں کو سرکاری سرپرستی سے محروم کیا۔ حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام کی امت کو ان کے مقدس سے محروم کر دیا ہے۔ پیغمبر خدا کی سامی تعلیمات ان کے روحانی زندگی کے نظریاتی تہذیبی ورثہ کو درہم برہم کیا ان کے معاشی معاشرتی سامی اخلاقی نظام حیات و حکومتی سرپرستی سے محروم کیا جمہوریت کے حکومتی کلچر کے خلاقی پستی کے نظام کی بالادستی مسلط کر دی ہے۔ انسانی حقوق کو غصب کرنے، شیطانی نظام حیات رائج کرنے، انسانی قدریں جاری کرنے، غیر ترقی یافتہ و ترقی پذیر ممالک کی عوام کے حقوق غصب کرنے کا انسانیت سوز عمل جاری رکھا ہے۔ عریانی فحاشی، بدکاری بے حیائی، زنا کاری، انسانی حقوق کو غصب کرنے کے تعلیمی نصاب کی سرکاری بالادستی مسلط کر رکھی ہے۔ برے مذموم ابلیسی طریقہ سے مغربی حکمرانوں نے اپنے مذموم سازشی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے پیغمبر خدا کی امت و مغربی جمہوریت کے نظریات، اس کے نتیجہ حیات کی تعلیم و تربیت کر کے مذہب پرستوں کو جمہوریت کے ابلیسی کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری رکھا ہے۔ وہ کافی حد تک اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس کا مراعات یافتہ طبقہ کا پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرمانہ نظریات کے درندے مرد تھاں وغیرہ کے ابلیسی فرعون ہامان شداد کے وارث مسلک ہیں جو ایک فاجر منافق کے طور پر پیغمبر ان کی امتوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ عیسائی امت کے رہنما کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آغوش میں عافیت، راحت، سکون حاصل کرنے کے لیے داخل ہونا، مرنے سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔

والے [illegible] جب تک اس امت کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس کی ہدایت، ان کی تعلیمات اور ان سے تیار ہونے والا کردار [illegible] تھا [illegible] انجیل مقدس کے [illegible] [illegible] کی بدعملی، ظلم و جبر، انسانی قتل کی وجہ سے انسانی دلوں میں نفرت [illegible] فوقیت [illegible] انجیل مقدس کی تعلیمات [illegible] اسلام کا دامن پکڑنا ہوگا۔ یہی اس امت کی سرفرازی کا ذریعہ ہے۔ مغربی جمہوریت کا [illegible] تعلیم یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے [illegible] تعلق نہیں رہا [illegible] مفاد پرست حکومتی ٹولہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] مغربی جمہوریت [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہدایت اور انجیل مقدس کی تعلیمات اور تہذیب کے خلاف اور متضاد مغربی کلچر [illegible] آزاد کردار و شخص تیار کرتا جا رہا ہے۔ مسٹر اوباما اور اسکا مفاد پرست [illegible] یافتہ شاہی طبقہ، امریکی عوام، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی عوام [illegible] انجیل مقدس کی تعلیمات [illegible] انسانیت [illegible] اخوت و محبت، انسانی حرمت اور [illegible] مغربی جمہوریت [illegible] انسانیت [illegible] مخلوق خدا [illegible] پہلے [illegible] جیسی حکومتی ٹولہ مسٹر بش کو بھی پالیسیوں کی [illegible] نفرت [illegible] حقارت [illegible] جاپانی، کبھی جرمن کبھی کورین، کبھی عراقی [illegible] [illegible] جہان فانی [illegible] کسی انسان کی جان [illegible] [illegible] عملی طور پر [illegible] قوانین و ضوابط اور مغربی کلچر [illegible] عیسائیت کے گرجا و کلیسا کے روحانی پیشواؤں [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو ہدایت کا مسافر بنائیں۔ تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے جمہوریت سے محروم عوام کو سلامتی جمہ معرفی حکمت عملی کو بروئے کار لانے کے لیے عوام مسلمانوں کا قتل جاری ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا نفاذ ہے۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، ہم جنسی کو قانونی تحفظ دیا جا رہا ہے۔ فوجوں کی بڑھتی ہوئی بدکاری کا نظام ہے۔ فحاشی، عریانیت، مخلوط حکومت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ عوام کی اکثریت کو حقوق سے محروم رکھنے کے لیے مخلوط حکومت میں شامل کرنے کے بعد بدکاری کا عمل جاری ہے۔ پاکستان کے عوام کو مغربی تہذیب کی لعنت سے بچانے کے لیے ہمدرد تنظیمیں ہیں۔ مغربی تہذیب و مغربی کلچر کے فروغ کا عمل جاری ہے۔ یہ تمام تر ترقی مغرب کی طرف سے ہے۔ ہمارے سیاسی رہنما ہمارے مذہبی پیشوا پاکستان میں عدل و انصاف، مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا فروغ، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا معاشرتی تحفظ جیسے کام پاکستان میں جاری ہے۔ پاکستان میں ملک دشمن سرگرمیوں کا نام روشن خیالی ہے۔ یہ قرآن حکیم کے آئین، شریعت، تعلیمات کے منافی کام ہے۔ امریکہ اور اتحادی مغربی ممالک افغانستان کے خلاف ترقی یافتہ ملک پر جدید اسلحہ اور جدید سائنسی فوج کو لے کر افغانستان میں داخل ہوئے۔ افغانستان کے علماء اسلام ملت کو تحفظ دینے کے لیے جہاد کا اعلان کیا۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے امریکہ کی فوجی سیاسی حکومتی دباؤ سے پاکستان کی سلامتی کو امریکہ کے حوالے کر دیا۔ پاکستان امریکہ اتحادی ممالک کی فوج کو پاکستان میں داخلے کی اجازت دی۔ امریکہ کی بحریہ اور فضائی فوج کی آمد سے پاکستان میں امریکی فوج کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ پاکستان میں امریکی فوج کی تعداد کا تخمینہ ۱۰ ہزار ہے۔ امریکہ کی فوج کی آمد سے پاکستان میں امریکہ کے خلاف نفرت کا لاوا پک رہا ہے۔ پاکستانی عوام امریکہ کے خلاف ہیں۔ فوج پاکستان اور عوام کے درمیان نفرت کی خلیج حائل ہو گئی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پر کئی بار قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ ملک خانہ جنگی کی طرف جا رہا ہے۔ پختون قبائل کو امریکہ کے خلاف جہاد کا مذہبی فریضہ ادا کرنا ہے۔ پاکستان میں امریکی دہشت گردوں کو تحفظ دینے کے نام پر شمالی علاقہ جات کے عوام کو جہاد کرنے، بستیاں نیست و نابود کرنے کا عمل جاری ہے۔ یہ ملک کی خاطر قربانی نہیں۔ پاکستانی عوام قربانی سے دریغ کریں گے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ امریکی دہشت گردوں کو ملک میں داخلہ دینے کا ذمہ دار ہے۔ یہ ملک دشمن سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے پیچھے امریکہ و تحفظات ہیں کرنے والے قرآن حکیم کے آئین کو پس پشت چھوڑنے کا عمل چھپا ہوا ہے۔ یہ عمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولے کے مفادات عمل سے گذرنا پڑے گا۔ وہ تک یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مفادات پاکستانی عوام کی نہیں کوں کا نعرہ لگاتا ہے جب تک یہ عوام دشمن رہے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

۱۲۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے فوجی سیاسی حکومتی و حقوق نسواں کے نام پر ۱۵ فیصد دستورت کے تقدس کو پامال کرنے کا قانون بنا چکے ہیں۔ مغرب کی طرح غیر ازدواجی رشتہ کے زندگی بسر کرنے کا رواج رائج کر چکے ہیں۔ پاکستان میں ۹۰ فیصد مردوں و ۵۱ فیصد خواتین کی دستورت کا تحفظ حقوق نسواں کے نام پر ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ہر روز مزدور کی محنت کو لوٹنے کا عمل جاری رکھا ہے۔ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی پاکستان کی تمام اسمبلیوں کے ممبران این آر او کے مجرم بن چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے کمیٹیوں کے مجرم ممبران مشیر و غیر وزیر وزیر علی، وزیر اعظم، اور صدر پاکستان کا سلامتی و تعاونی تحفظ دینے والی تمام ممالک کی مالک اور اس کے ماتحت ورین کے خلاف قوانین مرتب کر کے یہ سب ورین آر او کے مجرم بن چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا مجرم حکمران کا شاہی محلوں، شاہی یونیفارم، شاہی پنشن شاہی میں شاہانہ نظام حیات کی زندگی بسر کرنے کا عادی ورین آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا مجرم حکمران کا پاسپورٹ کی بجائے نمبر قیمتی بلٹ پروف سرکاری گاڑیوں میں فرعونی طور پر شاہی سواری کرنے کا ورین آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا مجرم حکومتی و ملکی ملکیتی خزانہ و ورثہ ماں کو اپنی ورثہ میں بدلنے کا ورین آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا مجرم حکومتی و ملکی اندرونی بیرونی ممالک جیسی ہوئی تمام ملکیتیں ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، بینک اور بینک بیلنس بھی حکومتی خزانہ سے کھٹے کیے جا چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا ہر بار سرمایہ کے ذریعے ممبران کی خریداری کرتا اور حکومتیں بناتا اور توڑتا چلا آ رہا ہے۔ غیر ضروری ضرورت کے ذریعے ان تمام مجرموں کے تمام قوانین کے تحت ماتحت اور تمام جرائم کے تحت ختم کرتا چلا آ رہا ہے۔ ملک تمام مجرموں کا مددگار بن چکا ہے۔ تمام مجرم باری باری حکومتیں بناتے اور تمام جرائم معاف کرواتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک این آر او کے مجرموں کا شریک مددگار بن چکا ہے۔ علاوہ یہ ایک بہت بڑے امتحان سے گزر رہی ہے۔ کیا یہ مجرم سب بچ جائیں گے۔ ہرگز نہیں! بیشک قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا غلبہ کرنے کی اس کا جواب وقت دے گا۔ یا اللہ اس ملک اور اس کی عوام پر رحم فرما۔ اس خاص مخلص فوجی سیاسی حکومتی ٹولے سے نجات دلا۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو ... مسلمان کیسے!

۱۔ جمہوریت پسند مغربی ممالک کا ... اقوامی ... حصہ حضرتی شاہی ... ان کے ... کا ... حسان ظلم و جبر پر مشتمل جبر ... پالیسیاں مرتب ورمسلط کرنے ... شاہی مراعات یافتہ استحصالی طبقہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین ... سے متعلقہ بائبل کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسے پیغمبران کی تعلیم متون ... کے مذہبی نظریات، نظام حیات، نظام حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمات اور تعلیم تربیت سے محروم کرتے ہوئے ... مغربی ممالک میں ان متون کی ... بات گاہوں کو ختم کرنے کا عمل جاری ہے۔ مغربی جمہوریت کے دانشوروں کا تیار کردہ ... عمل نظریات، ضابطہ حیات، نظام حیات پر مشتمل نظام سلامت ... ان پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط ہے۔ پیغمبران خدا، ان پر نازل ہونے والی الہامی کتابوں، زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس، ان کی متون اور نسلوں پر جمہوریت کی سرکاری ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام پیغمبران اور ان کی متون پر ایک بے حرمتی کا نشان لگی ہوئی ہے۔ جو تمام عمر کے لیے باعث رسوائی ہے ... ان کے خلاف تمام پیغمبران کی عمر ... ہوگا۔

۲۔ جب تک مغربی ممالک کے حکمران پیغمبران کی عمر ... مسلمان ممالک کے حکمران اپنے ... ہدایت کے بعد سلم مدکورین محمدی ﷺ سے ... اور جمہوریت کے بنیادی مذہب کا حصہ بنانے کا عمل جاری رہیں گے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے چاروں نبی علیہ السلام کی متون کو مریم ... کے تمام ممالک کے ... کا ... مراعات یافتہ شاہی طبقہ ان ... میں بھاری ... نفرت و نفاق کی چنگاریاں سلگانے، جنگوں کا ایندھن بنانے، مخلوق خدا کو ذلتوں میں مبتلا کرنے، انسانی حقوق چھیننے، خدا کی خدائی ... بنانے، تیل کے ... ڈالروں میں بدلنے، کمزور ممالک کو تباہ کرنے، خوف و دہشت کا پرچار بھانے، ... خدمت کی روشنیاں ظلم و جبر کے ظلمات میں گم ... جبر پر مشتمل فوقیت قائم رکھنے، دین ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت محمد ... ﷺ کے فرقہ بندیوں، قومیتوں کے ... ت بندوں میں گم ... اخلاق، مخلوق کی نظام سے ... کھینچنے کا ... تم ... ہے ... ہے ... جہان ... کے فنا کے ... جانے میں مصروف عمل رہیں گے۔ جمہوریت پسند حکمرانوں، تمام پیغمبران کی متون ... اہل جہاں کو ... بار بچہ سے ... ہدایت ... شاہی طبقہ ... ان کی ... رفعت ... اقتدار کی صدا ... یا تازہ ... ناقصود ہے۔ عیسوی ملت کی نبض ... ہاتھوں سے نکال کر ... مریم پاک علیہا السلام کی ... کے ... روحانی پیشواؤں کے ہاتھوں میں پہنچانے کے عمل سے ... رہیں۔ خداوند قدوس ان پر ... حقیقت کو آشکار فرمائیں۔ تاکہ پیغمبران خدا کی ... گلستان حیات میں ... باری تعالیٰ و مخلوق خدا کی خدمت ... ادب بجا لا سکیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

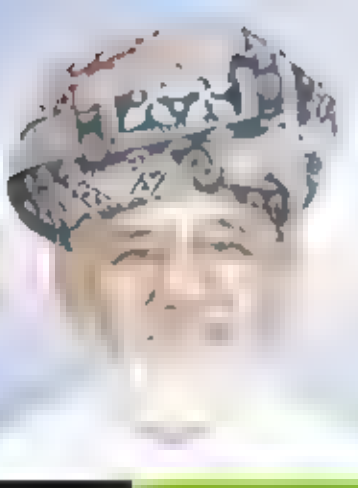

۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان پر نازل کے گئے کتاب پیغمبران کی امت بھی آپ کو ظلم رہنے کے عمل کو دیکھنے کے لیے منتظر ہیں۔ آج بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی امت کے فرزند فواد اور مومن بنانے کے معجزات کی قدیمیں دھانے کے لیے خداوند قدوس کی بہائی قوتیں بہترین سہولتیں کے حصول کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ آج بھی دریائے نیل کو پار کرنے کے لیے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی امت کے فرزند ان دیدہ بینا کے حصول کے لیے بڑی شدت سے انتظار میں منتظر ہے ہیں۔ آج بھی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی امت کے فرزندان کے معجزات مردوں کو زندہ کرنے بیماروں کو شفا عطا کرنے، جنوں کو بھگانے، ننگوں کو لباس پہنانے، حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے کی توفیق کے لیے بہت بڑی شدت سے منتظر ہے ہیں۔ آج بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رحمت العالمین تمام جہانوں کے لیے رحمتوں کا دامن پھیلائے خوابیدہ امتوں اور ان کی نسلوں کو پکار رہے ہیں۔ جو بے عمل و بے مثال فلاح و سکون اور خوابیدہ امتوں کو بیداری اور شعوری کی زندگی عطا کرنے کے لیے نئے نئے راستے روشن کیے دیئے ہیں۔ یا اللہ پیغمبران کی امتوں کو مغربی جمہوریت کے بتوں کی قید سے رہائی عطا فرما۔ رہتی دنیا تک انسان جب تک اس فانی دنیا میں زندگی زمین کے حصول کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں ہوتے رہیں گے۔ وہ جب تک دنیا کی بے ثباتی کے درس کو بھولے رہیں گے۔ وہ جب تک ایک دوسرے کے بنیادی حقوق چھیننے میں مصروف عمل رہیں گے۔ وہ جب تک ایک دوسرے سے نفرت اور ناانصافی کا عمل جاری رکھیں گے۔ وہ جب تک ایک دوسرے کی بات کاٹنے کی بے حرمتی اور ان دیکھی دنیا میں رہتے رہیں گے۔ وہ جب تک نفرت و فساد کی پناہ چاہتے رہیں گے۔ وہ جب تک دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے عمل سے غافل رہیں گے۔ وہ جب تک اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق تمام مذہب سے بالاتر رہیں گے۔ یا اللہ تیری مخلوق جب تک ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے چاروں کتاب پیغمبران کی امتیں اپنے ساتھی، زمین رشتے سے منقطع رہیں گی۔ جب تک عہد نامہ کا شان جہاں پر خیمہ زن رہے گا۔ جب تک خلوتوں کے بتوں کا مائنڈ پیغمبران کی مہر ظلمات کے خداوند سائے پھیلاتے رہیں گے۔ جب تک نمرود، فرعون، یزید کے بیٹ مان دوغلے چہرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کی بیداری رہتے رہیں گے۔ جب تک آپ زمزم کی بیداری سے یہ ملت ورثہ کی نسلیں محروم ہوتی رہیں گی۔ جب تک دنیا کی حرص و ہوس کے حصول میں ملت ابراہیم علیہ السلام گم ہوتی رہے گی۔ دین ابراہیم علیہ السلام کا بدی نظریہ ان کی ملت کے ہاتھ سے نکل گیا۔ جڑ سے نئے گلستان کی روشن کا دل دین سے تعلق رکھتا ہے بھر کی تباہی سے نکل کر خوابیدہ ملت کا بیداری کا فریضہ ادا کریں۔ یا اللہ تیری فوج نشان پر حرف ماورائی فریضہ کو ادا کرنے کا سلیقہ عطا فرما۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس پر یقین نہیں رکھتیں کہ تمام پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے خاندان سے ہیں؟

۲۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس حقیقت سے آگاہ نہیں کہ حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں؟

۳۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس پر ایمان نہیں رکھتیں کہ تمام اہل کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ایک ہی خاندان اور ایک ہی نسل کے فرد ہیں۔

۴۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے درس توحید کے دین اور دینی خصوصیات کے بیج و کردار وراثت نہیں ہیں؟

۵۔ کیا اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں کہ دو صدیوں کی دوریاں مٹنے کے بعد تاریخ ہدایت میں روشنی کے یہ دو مینار پھر سے روشن کرتے رہے؟

۶۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اپنے اپنے دور میں اپنے پیغمبران کی لائی کتابوں اور دینی تعلیمات سے نور ہدایت پانے اور ان سے استفادہ نہیں کرتی رہیں؟

۷۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں تخلیق کے لحاظ سے انسان کو خالق کی تخلیق کی وجہ سے ادب و احترام اور دین کے حوالے سے ان کی صلاح و فلاح کو عبادت نہیں سمجھتیں؟

۸۔ کیا تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں زندگی کے ہر شعبہ میں تخلیق کے حقوق و فرائض ادا کرنے سے لاعلم نہیں رکھی جائیں۔ پیغمبران کی لائی کتابوں کے خصوصیات اور تعلیمات سے محروم نہیں رکھی جائیں تا پیغمبران کی لائی کتابوں اور تعلیمات کا تیار شدہ نصاب کہاں سے دستیاب ہوگا۔ مغربی جمہوریت کی حکومتی بالادستی اس کے تعلیمی نصاب کے تیار شدہ قوانین، نصاب کی کاری ساعت اور اس کے تعلیمی نصاب کی پیروی تمام پیغمبران کے مذاہب کو عملی طور پر ختم کر چکی ہے۔ تمام پیغمبران کی اُمت کے فرد پیغمبران کے منکر، منافق اور گستاخ بنا دیے گئے ہیں۔ وہ ان کی لائی کتابوں کی تعلیمات سے محروم کر دیے گئے ہیں

بابا جی عنایت اللہ

۹۔ یہ تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کو مغربی جمہوریت کے سیاسی نظام کے حوالے کرنے کے بعد ان کے پیغمبران کی تہذیب کو موت کی نیند سلا نہیں دیا۔ جمہوریت کے خرافات، اس کے بلیدی نظام حیات، اس کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں کی تعلیم و تربیت کے بعد تمام امتوں کے پاس پیغمبران کی سماوی کتابوں اور ان کی امتوں کے پاس صرف نام محفوظ ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ تمام امتیں اپنے اپنے پیغمبران کے ناموں کی نسبت سے ایک دوسرے کے خلاف نفرت و نفاق کا بیج حسن مرجانک عہد کے یہ میں بتا دی گئی ہیں۔ ملت ابراہیم سے بے دین کیسے بے وفائی کہاں پہنچتی ہے۔ تمام مسلموں کے ہاتھوں میں مقید دیا ہے دین ابراہیم علیہ السلام کے مل کتاب پیغمبران کی امتوں کا جو پیغمبران سے وفائی کی بنا پر قائم ہو سکتا ہے۔ جمہوریت کے باطل اور خسارہ ضابطہ حیات کی تقلید سے ہیں تمام پیغمبران کی مم ان کے پیروکاروں اور اہل بصیرت فرد کے لیے یہ فکر ہے۔ یہ دینی، دنیاوی، نسانی یہ سے مخلوق خدا کو نجات دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائیں کہ ہم پیغمبران کے خلاف جمہوریت کے نشوونما کے پیدا کردہ فتنوں کو ختم کر سکیں۔

۱۰۔ مذہبی رہنماؤں نے پیغمبران کی امتوں کو ان کی سلوں و بیتوں پر پیٹنٹ، شیعہ سنی کے فرقوں اور علاقوں میں سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے پیغمبروں کی امتوں کی وحدت و جمعیت کو تقسیم کر کے دین ابراہیم علیہ السلام اور تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کو مذہبی فرقوں اور جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے دین ابراہیم علیہ السلام و دیگر فرقوں کے منشور میں تقسیم کے یہ میں بتا دیا ہے۔ مذہبی پیشوا اور جمہوریت کا حصہ بن کر مذہبی مراعات یافتہ اور مذہبی فرقوں کی تنظیمی بلیدی جتنے تمام اہل کتاب پیغمبران کی سماوی کتابوں کے خرافات کا قتل، ان کی امتوں کو ایک دوسرے کے خلاف دشمن کا بیج حسن بنانے کا جرم ہے۔ تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتیں اور ان کے مغربی جمہوریت کے ضابطہ حیات کے تضاد کا شکار ان کی تعلیمات کے خلاف منافقانہ زندگی بسر کرنے کے یہ میں بتا دی گئی ہیں۔ نمرود کی سپاہ پر ابراہیم علیہ السلام کی امت اور ان کی نسلوں کی سر بہ مہر کو یہ ہوں کی بنیادیں ہلتی چلی ہیں۔ فرعون کے دور کے رہنما پیغمبران کی امتوں کا قتل جاری رہا ہے۔ یزید کے قتل کا شیطانی حصہ ان دین محمدی ﷺ کی امت کا خصوصی اور یزیدی نسلوں، ان کے علماء اور مجدد سلسلے جسمانی، نسانی قتل جاری رہے ہوئے ہیں۔ پیغمبران کی امتوں میں نمرود، فرعون، یزید کے نمائندے، حل ہو کر یک منافق کا کردار ادا کر رہے ہیں ملتوں کو مغربی جمہوریت کے غلام ملکوں کو غلامگری میں بدلتے جا رہے ہیں۔ ان حقائق کو سمجھنا ان کا تدارک کرنا تمام مم کے اہل بصیرت فرد کی ذمہ داری اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مم کو اس فتنہ کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

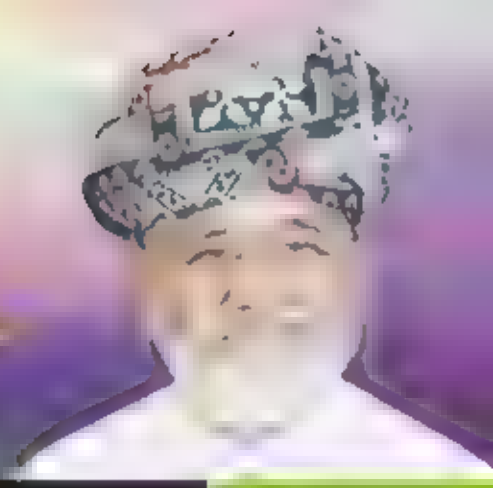

۱۱۔ یہ حقیقت نہیں کہ تمام بنی نوع انسان خالق دو جہاں کی پیدا کردہ مخلوق ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام ان کے صاحب کتاب پیغمبران، جہاں توحید کا درس دیتے ہیں وہاں پوری انسانیت کے ساتھ ایک جیسا حسن خلق، حسنہ اور ایک جیسے معاشی اور معاشرتی حقوق ادا کرنے کی تعلیمات سے سنوارتے ہیں۔ ایک جیسے الہامی تعلیمی نصاب سے انسانی پیدائشی قوتوں اور صلاحیتوں کو دین فطرت کے طریقہ کار سے اجاگر کرنے کا راستہ بتاتے ہیں۔ انسانیت کے لیے بے ضرر ہونے اور پھر منفعت بخش ہونے کی تربیت کرتے ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، دینی فلسفہ حیات و ممات سے آگاہی بخشتے ہیں۔ اس صحرائے فانی کی حقیقت سے آشنائی اور دنیا کی بے ثباتی سے آگاہی عطا فرماتے ہیں۔ عفو و درگزر کی صلاحیتوں کو بیدار کرتے ہیں۔ ادب و خدمت کی عبادت کا شعور عطا کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کونے کونے میں بھوکے، ننگے، پیاسے، بیمار، انسانی ضروریات سے محروم انسانوں کو تلاش کرنے، ان کی حاجت روائی کا طیب فریضہ ادا کرنے کا ذمہ دار بناتے ہیں۔ وہ مالی، بدنی، الہامی روحانی دولت کو محروم انسانیت تک پہنچانے کے حقوق ادا کرنے کا راستہ بتاتے ہیں۔ وہ ذاتی آسودگی اور راحت سے بے نیاز، سادہ و سلیس زندگی کے آداب جالانے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ جو اقوام اور امتیں اپنے پیغمبران علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں کردار و تشخص کو اجاگر کرتی ہیں۔ وہ مذہبی کردار و تشخص سے مالا مال ملتیں ذاتی، طریقہ ملکی خوش حالی کی حدود و قیود سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کے کونے کونے میں ضرورت مندوں، حاجت مندوں، بے بسوں، مجبوروں، پاجوں، بیماروں، محروموں کو تلاش کرتی اور ان کی حاجت روائی کی عبادت کو اپنا نصب العین بناتی ہیں۔ پیغمبران کی الہامی، روحانی تعلیمات سے نوازی ہوئی شخصیتیں، امتیں اور حسین کردار ملکی حدود و قیود کے نہیں آفاقیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہل کتاب پیغمبران کی تعلیمات ذاتی، ملکی، ملی خوش حالی کی نہیں ساری مخلوق خدا اور آفاقیت کی نمائندہ ہوتی ہیں۔

۱۲۔ دوسری طرف جمہوریت، آمریت، بادشاہت سے وابستہ حکمران کوئلہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ۔ جن کی تعلیم و تربیت اور ان کا تعلیمی نصاب مغربی جمہوریت کے اسمبلی کے الیکشن کے چنے ہوئے سیاسی ممبران اور ملکی دانشور تیار کرتے ہیں۔ پاکستان میں ساٹھ ستر فیصد عوام باطل جمہوریت کے نظام حکومت کے الیکشنوں سے نفرت کرتے اور حصہ ہی نہیں لیتے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس فیصد عوام الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ پاکستان کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے سیاسی نمائندے جمہوریت کے ان الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کے لیے لوگو یہ ہے کہ دین ابراہیم علیہ السلام کی نظریاتی نسبت کو پہچانیں!

بار بار وضاحت کر رہا ہوں کہ فرض ... ایک حلقہ انتخاب میں ایک ... ووٹر موجود ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں میں ایک سیاسی جماعت کا نمائندہ ... ووٹ حاصل کر کے ممبر بن جاتا ہے۔ باقی ۸۰ ... ووٹ اس کے مخالفین کے ہیں۔ ویسے تو وہ تمام چودہ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں میں سے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کر گیا۔ یعنی دوسری طرف ۱۳ سیاسی مخالف جماعتوں کے پاس ۸۰ فیصد ووٹ موجود ہیں ... قلیت جمعیت پر برتری کیسے حاصل کر سکتی ہے۔ جمہوریت تو ایک آمریت ہے۔ ملک آمرانہ نظام حکومت کے ہاتھوں میں یرغمال ہو جاتا ہے۔ جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جو پاکستان کے عوام پر مسلط ہے ... سی سے آمروں کو حکومت بنانے کے لیے مجرمانہ بارڈر ریفرنڈم جیسے نظام کی ضرورت پڑتی ہے۔

۱۳۔ مغربی جمہوریت کا مکروہ چہرہ جمہوریت ایک ایسا سیاسی نظام حکومت ہے جو مغرب کی طرح عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری عام کرتا ہے اور دین اور دینی علیہ عام کے طیب معاشرتی زندگی کے روحانی نظام حیات کو ختم کرتا ہے۔ جمہوریت کے سیاسی ممبران نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی زیر قیادت حقوق نسواں کے نام پر قرآنی نظام حیات کے خلاف ایک مجرمانہ قانون پاس کیا۔ جس کے تحت ۵۱ فیصد مستورات کو سیاسی سطح پر ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے مختص کر دیے۔ پہلے ہی ۹۹ فیصد شاہی عہدے آمروں اور ان کے حواریوں کی ۵۱ فیصد شاہی وردی مستورات کو معاشی اور معاشرتی حقوق مہیا کر کے ملک کی معیشت و دینی طرح پیٹ گئے ہیں۔ اب پاکستان کے جاگیردار، سرمایہ دار، صنعتکار، بزنس مین، بیوروکریٹ، اعلیٰ عدلیہ، بڑے بڑے عہدوں کے حکومتی ججز، مجرم ۹۹ فیصد مرد ہی نہیں ہیں ۵۱ فیصد ان کی مستورات بھی عیش و عشرت کے مجرمانہ حکومتی نظام کے مزے لوٹنے میں اپنے مردوں کی ہمنوا بن چکی ہیں۔ اس طرح ان کی نسلیں جمہوریت کے طبقاتی شاہی اخراجات والے تعلیمی اداروں جن پر ان کی اجارہ داری قائم ہے وہاں سے تعلیم و تربیت حاصل کر کے تمام کے تمام ۹۹ فیصد مرد و ۵۱ فیصد مستورات پر مشتمل سرکاری کارکن حکومتی عہدوں پر مسلط ہوتے جائیں گے۔ جمہوریت کا حکومتی ڈھانچہ سرکاری حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ قدرتی طور پر اپنی مرضی کے مطابق قانون سازی کرتا ہے۔ عوام جمہوریت کے نظام حکومت میں بے بس و مجبور بن کر رہ جاتے ہیں۔ اب حقوق نسواں کے قانون کے بعد ملک کا حکومتی ٹولہ و مراعات یافتہ طبقہ مل جل کر ... کلچر، ... ، ... ، ... اور مغربی جنسی آزادی سے ملت کی حرمت و دین کی تہذیب کو روندتے۔ ملکی ملی وسائل، ذرائع آمدن و ملکی خزانے کو لوٹتے اور عیش کی زندگی کے جام پینے میں مصروف ہو چکے ہیں۔

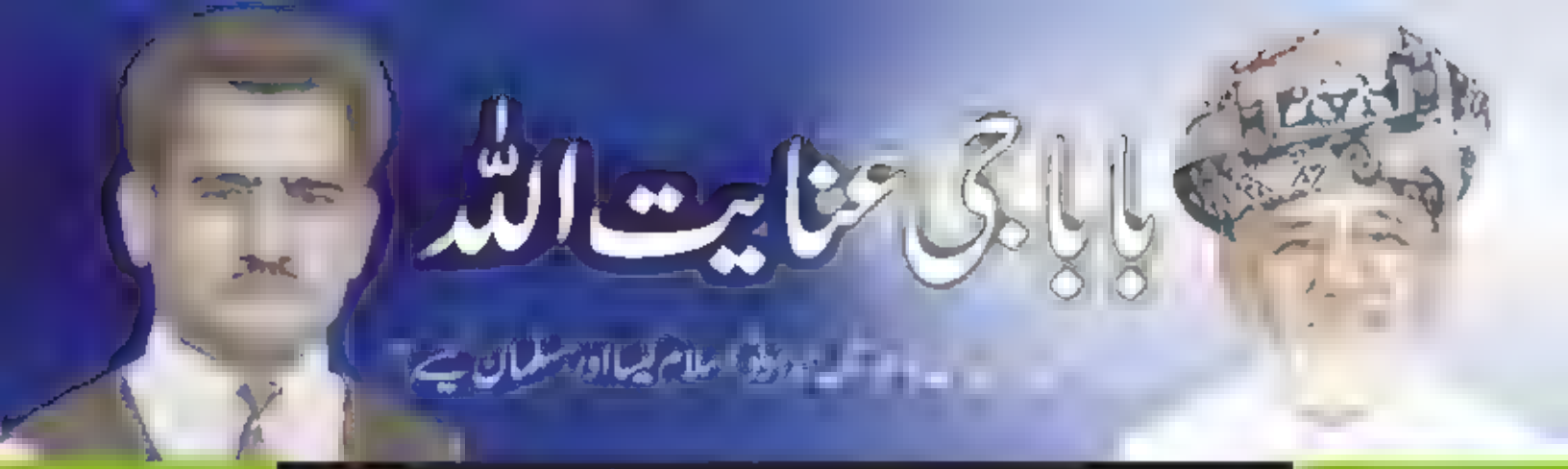

جمہوریت کے مجرم ترک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولے نے قرآن حکیم کی طیب اور طاہر زندگی کے نظام حیات کی قیمتوں کے خلاف قانون سازی کر کے سوا لاکھ مسلمان ملت کے فرزندوں کی آنکھوں کو خدا اور رسول ﷺ کے خلاف مجرمانہ نظام حیات نافذ کرنے کا سرکاری طور پر پابند بنایا۔ عوام کا دین و دعوت دینے کا عمل اس حکومتی مجرم ٹولے نے جاری دہشت گردی کے خلاف قائم کیا اور رکھنے والے دینی درس گاہوں کے طلباء، طالبات، ان کے معلم و معلمات کو طالبان کا نام دے کر ان کا قتل جاری کر دیا۔ حکومتی ٹولے نے اس دینی سلسلہ کو بانٹنے کے لیے ان مسجد سے لے کر مدرسات تک قتل کا عمل جاری کیا۔ اب اس منتشر کی وجہ سے پورے ملک قتل و غارت اور خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔ موجودہ حکومتی ٹولہ بھی فوجی ڈکٹیٹر کے قتل قدم پر چل رہا ہے۔ ملک جمہوریت کے حکومتی ٹولے، 1973ء کا آئین اور اسلام کا نظام نافذ کرنے والے سارے دعوے عوام کے درمیان وہم منتشر رہا ہے۔ اس کا فوری تدارک نہ کیا تو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ہمارا دین اور سارا ملک اور ملت جس عوام اور ان کی نسلوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرمائیں۔

14۔ ملک کا غاصب حکومتی ٹولہ اور اس کا سرکاری چنے ہوئے اعلیٰ عہدہ شاہی مراعات یافتہ تعلیمی طبقہ ملک کے وسائل، مال و دولت، فارن آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ لوٹنے کی پالیسیاں مرتب کرنے، ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری بنگلوں، سرکاری گاڑیوں، شاہی پولیس اور شاہی محلوں پر مشتمل صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، گورنر ہاؤسز، وزیر ہاؤسز، شیخ ہاؤسز، اعلیٰ عہدہ افسران ہاؤسز، ان کے کلب، ان کے ریسٹ ہاؤسز، ان کے مساج ہاؤسز کی بے پناہ تعداد ان کے عیاشانہ طرز حیات کا نوحہ لکھتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کا مراعات پر مشتمل مراعات یافتہ تنخواہ اور عہدہ کے طبقہ کا شاہی سیکرٹریٹ پر مشتمل شاہی دفاتر، ہیڈ کوارٹر جیسی ناپاک سرزمین ملک میں پھیلی ہوئی سرکاری چھاؤنیوں اور ان میں موجود سرکاری شاہی رہائشیں، بلٹ پروف گاڑیاں اور ان کا خانہ ساز عوام کا معاش، معاشرتی قتل کا ذریعہ اور ایک ناسور بنتا جا رہا ہے۔

15۔ مغربی جمہوریت کا طبقاتی مغربی علم اس کے تیار کردہ ہوئے سرکاری کارندے، اس کا حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ سرکاری چنے ہوئے شاہی طبقہ کے فرعون صفت حکومتی عوام کا خون پیتے ہیں۔ مسلمانوں اور تمام پیغمبران کی امم کے نظام عدل، ان کی پاکیزہ روایتی تہذیب کو ختم کرتے آ رہے ہیں۔ قرآن حکیم کے نظریات، آئین، تعلیمات، عدل و مساوات، نظام عدل و انصاف اور 1973ء کے آئین اور اسلام کے خلاف بات کرنے والوں کو دہشت گرد، تخریب کار، رجعت پسند اور خوش حملہ آوروں کے نام دے رہے ہیں۔ اب وقت رخ بدل چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

یہ بات تو بے شک مخلوق خدا ورن کے محافظ بھی وہ روز عوام ہوں کے ظلم و جبر کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے ظلم و جبر کے خلاف کھلے عام ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ وہ کب تک ان کو طالبان کا نام دے کر ان کا اجتماعی قتال اور اپنے مخالفین کو چن چن کر قتل کرتے رہیں گے۔ یہ ان کا عیاشانہ طبقاتی نظام حکومت، طبقاتی اردلی اور وزیر، مشیر و مراعات یافتہ طبقہ اور ان کا ظلم و ستم ہی تو ہے جس کے ردعمل سے ہر زمانے میں ظالم حکمرانوں کے عیاش ٹولہ پر سرخ نشان لگ چکے ہیں۔ ان کا بچنا ممکن نہیں ہے یوں کہ سب کا مشاہدہ ہے کہ ان کی شاہی حکومتی ٹولہ یا شاہی مراعات یافتہ طبقہ کا نہیں نامعلوم یہ بات ان کی سمجھ میں یوں نہیں آ رہی فطرت کے اصولوں کے خلاف جنگ لڑی نہیں جا سکتی وقت ہے جب ان مسائل کا حل نکال میں میز پر بیٹھ کر ان مشکل کو حل کریں۔ خانہ جنگی سے ملک و ملت اور ان کے عوام کو انسانی قتال سے بچائیں۔ وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ اہل وطن کو ایسے حالات میسر فرمائیں کہ تمام معاشی، معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہو سکے۔ کب تک یہ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کو ہر سال نئے بجٹ کے ذریعے حکومتیں بنانے جو ان کے خزانے لوٹنے اور روٹ مار مچانے کا موقع فراہم کرتے رہیں گے۔ کب تک مجرم حکومتی ٹولہ کو نظریہ ضرورت کے تحت تمام مجرموں کو ملکی خزانہ لوٹنے اور انسانی قتال کی معافیاں ایک دوسرے کو دیتے رہیں گے۔ کب تک اس حکومتی ٹولہ کے ۴۹ اور ۵۱ فیصد مردوزن کو مخلوط حکومت کے ذریعے ملک دشمن اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے عائلی بات کرنے والوں کو طالبان یا دہشت گردوں کا سہیل کا رن کا قتل کرنے کی اجازت دیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ، بیگنہ و سوا کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا قاتل امریکہ اور دنیا بھر کی ذلیل فوج بیٹھ کر ہر ملک میں نئے نئے دہشت گرد تیار کرتے ہوئے دہشت گردوں کے لئے مہیا کئے ہوئے جدید اسلحے جاری رکھے گا۔ کب تک امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی ذلیل خفیہ ایجنسیوں کے دہشت گرد فوجی، سیاسی حکومتی ٹولے، فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو تحفظ اور عوام کا استحصال جاری رکھے گا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور غیر ملکی دہشت گردوں کی ملی بھگت کا راز عوام پر منکشف ہو چکا ہے اور وہ اصل حقائق سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ امریکہ نے اپنے مقاصد اور اپنی پالیسیاں پورے کرنے کی خاطر فوجی سیاسی حکومتی ٹولے کے پچھتر ہزار مجرموں کا انتخاب جاری رکھنے کی بجائے ان کا مجرمانہ قانون پاس کرنا تھا۔ جسکے تحت تمام ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تمام جرائم ختم ہوتے اور پھر نئے مجرموں کو پاکستان کی حکمرانی سونپ دیں۔

بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کلوننگ فوج کے مجرموں کا جرم معاف کر دیا جائے۔ فوج شاہی، فسر شاہی منصف شاہی اور پولیس فورس کے چیف جسٹس اور ملک کے تمام سیاسی مرتشیوں، لٹیروں، رہزنوں، ملک دشمن ہلکی خدمتوں نے ملک کا خزانہ ہوس ملکیتوں پر یک بارگی قبضہ کر لیا۔ امریکی پالیسیوں نوجوانوں کا قوں جاری رکھا۔ ڈرون حملے اور امریکی فوجی سیاسی کلوننگ فوج کے دہشت گردوں نے ملک میں دہشت گردی اور عوامی قتل کا عمل تدریج بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ملک کے تمام قانون روندنے والے مجرم کلوننگ فوج حکومت ہی کرتے رہے اور ان کا شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ سرکاری عہدوں پر براجمان رہے۔ ان حالات میں انکا احتساب کرنا ممکن ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پاکستان پر قابض امریکی سیاسی کلوننگ فوج اور ملکی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا سوا ارب عوام پر، ملکی فوج پر، ملکی عدلیہ پر ملکی فسر شاہی پر مغربی جمہوریت کے کلونی سیاسی نظام حکومت پر، ملک کے باشندوں پر، ملکی اسمبلیوں پر، نئے کلوننگ قانون پر ان تمام مجرموں کا قبضہ ہو تو عوام ملکی محکومی، ملکی غلامی، ملکی قید سے کیسے رہائی حاصل کر سکتی ہے۔ اہل وطن سوا ارب عوام پاکستان، دہشت گردوں کی قاتل ہیں یہ فوجی سیاسی کلوننگ فوج اور مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، فسر شاہی طبقہ ملک دشمن، ملکی خدمت، اہل ملکی خزانہ لوٹنے والے ملکی رہزن، طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ تمام مجرموں کو فوری طور پر حکومت، ملک کے سرکاری عہدوں سے فارغ کر کے ان پر مشتمل عوامی عدالت کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ صاف اور شفاف عدل کے ذریعے کلونی فوج تک پہنچا جائے۔ اہل وطن ان سے محفوظ ہو چکے ہیں۔ فصرت نے ان تمام مجرموں کو تیار پاکستان کی حکومتی زمین میں دفن کر دیا ہے۔ اب آزاد و خوشحال پاکستان کے کلے میں ڈال دیا گیا ہے۔ خانہ جنگی کا عمل تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔ اب فصرت کا عمل جاری ہے۔ ہر مجرم قوم کی دہشت گردی پر ہے۔ ان مجرموں کا دور حکومت ہے جنہوں نے بیرون ممالک کے بنکوں میں چھپا رکھے ہیں یا تجارتی کارخانے بنا رکھے ہیں یا جائیدادیں خرید رکھی ہیں۔ وہ سب پاکستان کا دوست نہیں ہو گا۔ ملک کا قرض بھی نہ ہو گا اور ملکی خزانہ بھی بھر جائے گا۔ یہ ملک و ملت پر رحم فرما اور ملک کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم کلوننگ فوج اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں سے نجات عطا فرما۔ آمین

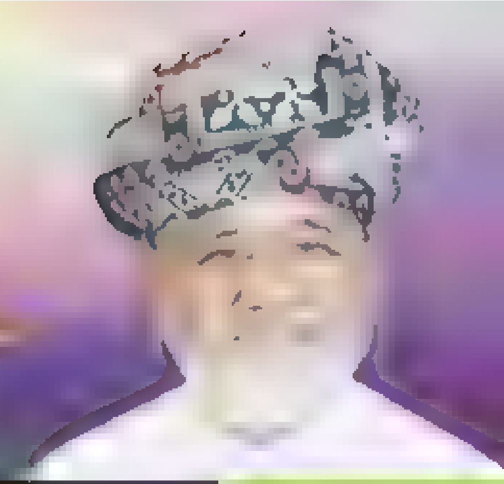

بابا جی عنایت اللہ

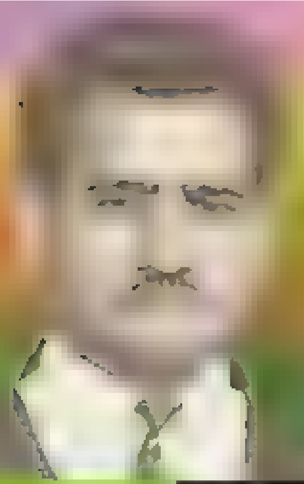

۱۔ مغربی جمہوریت کا نظام [illegible] قریب جا [illegible] سرمایہ دار [illegible] ترقی [illegible] کے مجرموں کے ووٹ کا سہارا لیتی ہے جو سیاستدانوں کے [illegible] انتخابات جیت کر برداشت کرتا ہے۔ یہ نظام حکومت ان کے لیے مختص ہو چکا ہے۔ اس طریقہ کار سے وقتی [illegible] کمپنیوں کے [illegible] ہے۔ [illegible] ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات کے متضاد مغربی جمہوریت کے [illegible] کا تحقیق [illegible] اس نظام حکومت [illegible] کے مجرموں [illegible] ضابطہ حیات کی حکمرانی سولہ کروڑ عوام پر مسلط کر دی جاتی ہے۔ اس مجرمانہ نظام حکومت کو چلانے کے لیے تمام مراعات یافتہ اشرافیہ طبقہ کے [illegible] عوام برداشت کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں پر [illegible] تعلیمی نظام [illegible] حقوق [illegible] ملک [illegible] جاری [illegible] یہ حقوق [illegible] مراعات یافتہ اشرافیہ طبقہ جمہوریت کے مجرمانہ [illegible] حکومت کے مجرم [illegible] بن چکے ہیں۔ جو ملک کے [illegible] مجرمانہ [illegible] جاتے ہیں۔ ان کا تدارک وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔

۲۔ خداوند قدوس کا پیغمبروں کے ذریعے عطا کیا ہوا [illegible] انسانی [illegible] تعلیمات، تعلیمی نصاب [illegible] زندگی کا نظام [illegible] ماں باپ، بیٹی بیٹا، بہن بھائی اور دوسرے تمام انسانی رشتوں کا عزت و احترام اور اخوت و محبت کے رشتوں کے تقدس کا نظام۔ مخلوق خدا سے محبت کے آداب۔ حقوق و فرائض اور خدمت خلق کے [illegible] عفو و درگزر کا نظام [illegible] کے لیے [illegible] منفعت بخش ہونے کا عرفان۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا درس۔ اسوۂ حسنہ، خلق عظیم کی دلکش تاثیر [illegible] قلب و جاں [illegible] رحمت میسر آتی ہے۔ اس نظام [illegible] بصیرت [illegible] جہان رنگ و بو میں [illegible] خوشبو میں چھپانے کے [illegible] ہوتے ہیں۔ پیغمبران اور دین ابراہیم علیہ السلام کی الہامی۔ روحانی تعلیمات کے کمالات کی بنیاد کلمہ توحید اور نبی اخلاق حمیدہ اور اسوۂ حسنہ کے تابدار حسن عمل کے موتیوں میں مضمر ہے۔ جو آفتاب نور کی روشنی کی طرح زمین و آسمان پر محیط ہیں۔ تمام پیغمبران کی الہامی مقدس کتابیں علم و حکمت، دانش و برہان [illegible] سفینہ [illegible] ہر دور میں رشد و ہدایت کا فیض جاری رہا۔ ہر دور میں یہ الہامی صحیفے انسانیت کی فلاح و صلاح کے ضامن رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

یہ بھی تحفے عدل و انصاف، عقل مساوات کا ابتدائی زندگی کا تعین امتیاز کا فریضہ ... رہتے رہے ... زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس یہ تمام بھی کتابیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ ... کے دین کی تعلیمات کا تدریج انسانی تربیت کا ارتقائی فریضہ ... رہی ہیں۔ آخر میں حضرت محمد رسول ﷺ پر قرآن حکیم جیسی بھی کتاب کا زوں ہو... اس کتاب کے ذریعے دین ابراہیم علیہ ... کی تکمیل ہوئی اور ایک بھی منشور پیہ تکمیں تک پہنچا جو ہر دور ہر زمانہ پر محیط ہے جس سے تمام انسانیت استفادہ کرکے دنیا میں مادی اور روحانی فیوض کا حصول کر سکتی ہے۔ اس کے بتائے ہوئے تمام اصول و ضوابط انسانی زندگی کے تمام معاملات میں ہوں و... اور روح کو بالیدگی عطا کرتے ہیں وہ دنیا میں امن و سکون قائم فرماتے ہیں جس سے امن و سکون کے ساتھ چھوٹے، بڑے و... قدروں کی حمد و ثنائی مذہبوں سے ثنائی عطا فرماتے ہیں۔ انسانیت میں رحم و شفقت کے ... جذبوں کو بیدار رکھتے ہیں۔ قربت خداوندی کے حصول کے لیے عبادت و ریاضت اور ... فکر کا بیان عطا کرتے ہیں۔ اس عرفان کی قبولیت کے صدقے اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو مخلوق خدا کی خدمت و ادب کا طبیب فریضہ کو بجا لانے پر مامور کر دیتے ہیں۔ وہ خود غرضی، نفس پرستی کی آگ بجھاتے۔ قتل و غارت، ظلم و ستم سے باز رکھنے اور انسانی اور ... زندگی کے حقوق کو ... کرنے کی عبادت سے ... کاہی بخشتے چلے جاتے ہیں۔ ... کی ... ماں، ... و دوست، ... ع ... مدن، انسانی اور ... ثقافتوں اور ... خزانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ علمی کمال اور عملی کردار کو دین ابراہیم علیہ ... کی تعلیمات کی روشنی میں پروان چڑھاتے اور ایک حسین و جمیل کردار اور تشخص تیار کرتے ہیں جو بنی نوع انسان میں اخوت و محبت کی خوشبو بن کر پھیلے، انسانیت کو اپنا گرویدہ بنائے، اپنی طرف کھینچے اور مقناطیس کا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان بھلائیوں کو بنی نوع انسان کی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو تمام بلا کتاب پیغمبران کی تعلیمات کا ورثہ بنائیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

حضرت علامہ اہل قبلہ علامہ کی تصنیف کتاب پیغمبروں کا مشن کے دلائل کے اسباب الاسعدین کے بعد سے سوال کا دلائل

۱۔ جمہوریت نے تمام پیغمبران کی امتوں، ان کے سماجی نظریات، ان کے تعلیمی نصاب، ان کے تعلیم و تربیت کے تیار کیے ہوئے کردار کو تختہ مشق بنا کے ہوس کی حکومت و حرمت کے نظام کو ترک کر کے اس کی جگہ مغربی جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت سے سرمایہ پرستی کے سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ کے چند فرد ان کے مراعات یافتہ سرمایہ دار تحفظی طبقہ کے چار خاص خاص غاصب نظام مملکت تیار کرنے والے حکومتی شاہی طبقے کے مشیران کا تیار کردہ حکومتی تعلیمی نصاب ہوس کا حکومتی سطح پر تعلیم و تربیت سے تیار کردہ حکومتی مشیروں کا کردار تحفظ کا نبی علیہ السلام کے تیار کیے ہوئے تعلیمی نصاب ہوس کے تیار کردہ تعلیم و تربیت کے کردار تحفظ سے موازنہ کرنا حضرات پر تعلیم علیہ السلام ان کے دین، ان کے تمام اہل کتاب پیغمبران کی عزت و حرمت کی بے حرمتی کے رد ہے، ان کی طرح مغربی جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت کا تیار کردہ پیغمبران کی امتوں کی تیار کی ہوئی تہذیب کے ساتھ موازنہ بھی یہ موضوع تحقیق میں شامل ہے۔ یہ بنی نافرمانی، یہ بنی جماعت، یہ پیغمبران ہوس کی حکم کے خلاف یہ جارحیت ہوس کی تخلیق ہے۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے تعلیمی نصاب کا تخلیق کردہ جرمانہ تحفظ معاشرتی نظام، طبقاتی معاشی نظام، مغربی، مشیروں کا تیار کردہ ہوس کریڈٹ و نظریہ ضرورت کا سیاسی نظام حکومت، سماجی معاشیات کا حکومتی سسٹم، طبقاتی نظام حیات، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی تحفظ تعلیمی، ورے ہوس سے تیار کردہ مغربی تحفظ طبقہ خلق خدا کے نام پر تحفظ معاشرے کی سرکاری پابندی اور حکومتی سرپرستی، نکاح، نکاح خواں، غاصب مگستان قوانین تعلیم کے نظریات کا سب، ماڈہ پرست بدنصیب حکومتی ٹولہ، نکاح مغربی جمہوریت کا جرمانہ نظام حکومت، کاریگران حکومتی ٹولہ کے خرمن نے دین ابراہیم علیہ السلام کے نظریات کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ خصوصاً نے توحید پرستی کے درس، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ان کی سماجی کتابوں کی تعلیمات، ان کے زندگی کے نظریات، ان کے چار دیواری کے مقدس نظام و سسٹم، ان کی تیار کی ہوئی پیغمبران کی سماجی تہذیب میں یہ زہر یہ ہے۔ برٹش اور امریکن اور مغربی جمہوری پارلیمنٹ کے قوانین موضوع پر مشتمل دین ابراہیم علیہ السلام کے منافی تعلیمی نصاب تحفظ تعلیمی ورے طبقاتی تعلیمی نظام حکومت سے معاشرے میں ہر من مشیر، صدر مملکت، وزیر اعظم، وزیر، وزیر خزانہ، افسر ماتحت کا معاشی اور معاشرتی مرض جنم لیتی اور تمام پیغمبران کی امت کو اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی ہیں۔ یہ نمرود، فرعون، یزید کے ماڈہ پرست، معاشی اور معاشرتی قوتوں اور تحفظ ورے کے تمام رشتوں کا تحفظ ہوس ہے جو انسانیت کے لیے فتنہ کا سبب بن چکا ہے۔ اس دور کا یہ نظام انسانیت پر مسلط ہو چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۲۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے تمام پیغمبران کی امتیں جمہوریت کے سرمایہ پرستی کے فرعونی حکمرانوں اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے تیار کردہ قوانین وضوابط کی زد میں بے بس اور بے جان نڈھال و مجبور ہو رہی ہیں۔ پیغمبران کی امتوں کا تہذیب و تمدن، ان کا رہن سہن، معاشرے، زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکا ہے۔ تمام پیغمبران کی محکوم قوموں کے اہل بصیرت دانشوروں نے مغربی جمہوریت کے باطل نظام حکومت اور اس کے خصوصاً سرمایہ کے حکمرانوں سے کیا بچایا ہے۔ کیا جمہوریت کے نظام حکومت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے چاروں اہل کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں، ان کی تعلیمات، ان کے دینی معاشرتیات، ان کے خصوصیات کو ختم نہیں کیا۔ کیا تمام پیغمبران کی امتیں مغربی جمہوریت اور دین ابراہیم علیہ السلام کے تقاضے کے بغیر نہیں بتاتیں ہیں۔ پیغمبران کی محکوم مغربی جمہوریت کے ظلم سے نجات دلانے کا قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت اور اسلامی انقلاب سے باطل قوتوں کو ختم کرنے کا۔ دنیا کی دنیاوی بجائے روحانی دنیا اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا راستہ کون دکھائے گا۔ آج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے وقت کے تین کہاں ہیں! آج توحید پرستی کے پرچارکہاں ہیں! آج حضرت داؤد علیہ السلام کی الہامی کتاب زبور شریف کے پیروکار کہاں ہیں! آج حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی الہامی کتاب توریت شریف، ان کے عصا موسیٰ کے ورثہ اور فرعون کے غرق ہونے کے وقت کے مین کہاں ہیں!

۳۔ آج حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مقدس و مطہر جسد مبارک کی داستان سنانے والے کہاں ہیں! آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدائش کا وقت، حضرت بی بی مریم پاک پرہیزگار کی بچہ پیدا کرنے کا مقام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گہوارے میں پیغمبر خدا ہونے کا انکشاف۔ ان پر الہامی کتاب انجیل مقدس کا نزول۔ ان کا درس توحید کا پیغام۔ ان کے فقر کی داستان۔ ان کا ترک دنیا و ریاضت و عبادت و رہبانیت کا درس۔ ان کے راہ سلوک کے فقر کی داستان۔ ان کا دنیا کی بے ثباتی کا پیغام۔ ان کی قلیل ضروریات و مخلوق خدا کو ضروریات زندگی پہنچانے کا سلیقہ۔ ان کا زہد و تقویٰ زندگی کا نظام۔ ان کا ماں باپ و رشتہ داری کی حرمت و حقوق کا سبق، ان کے اخلاق و علو درجہ حسن خلق کا حسین امتزاج۔ ان کی امت کے فرزندان کا خدمت خلق کی عبادت کا نمونہ۔ ان کی مشنری کا تبلیغ کا طریقہ کار۔ ان کے معجزات کی بارش کے واقعات۔ ان کے عدل و احسان کے بے مثال نمونوں ان کے رشد و ہدایت کے سبق۔ ان کی صداقت و سچائی کی گواہی بتانے والے کہاں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۴۔ آج حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے تمام سابق کتاب پیغمبران اور ان کی امتوں کو دین ابراہیمیہ علیہ السلام کے توحید پرستی کے فطریات، خاطبہ حیات، انظام حیات اور ان کے نمونہ معاشی فطرتی اصول وضوابط کو ختم کرنے والا دجال ہے۔ دنیا میں دین ابراہیمیہ علیہ السلام کے تمام اہل کتاب پیغمبران کی سماوی کتابوں، ان کی تعلیمات کے خلاف زمینی نظام حیات کو ختم کرنے اور جنسی آزادی کی راہ ہموار کرنے والا کون ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظام کو نافذ کرنے والا کون ہے۔ مغربی جمہوریت کے جنسی آزادی کے نظام سے ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی شرم وحیا، عصمت عفت اور ان کے جسمانی، روحانی تقدس اور انسانی عزت وحرمت مخلوط کلچر کے ذریعے روندنے والا اور دین ابراہیمی کی تہذیب کو پامال کرنے والا کون ہے۔ تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں، ان کی نسلوں پر مغربی جمہوریت پسند چند بیسویں صدی کے دانشوروں کے قلیل سے سکونتی وجہ اور ان کے مراعات یافتہ سامراج بیسویں صدی کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت، نظام مسلط سے ہوئے خاطبہ حیات، انظام حیات کے ذریعے مخلوق خدا کو محکوم ورقیدی بنا رکھا ہے۔ سرمایہ داری نظام کا مرکز تحصالی جمہوریت کا اصل ہے۔ یہ تہذیبی کلچر مسلط کر رکھا ہے۔ مغربی جمہوریت کے حکومتی وجہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے فرعونی ایجنٹوں نے پیغمبران کی امتوں میں، خصوصاً پیغمبران کی سماوی کتابوں کے تعلیمی نصاب، ان کے روح وتشخص کو مغربی جمہوریت کے بے دین روح وتشخص میں تبدیل کرنے کا دور دورہ ہے کی ظلمت مدہوشی بدلنے کا عمل جاری رکھا ہے۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے حکمران وجہ نے تمام پیغمبران کی امتوں پر یک جا نہ خاموشانہ تحصالی انظام حکومت برطانیہ اور امریکہ کے وسائل کے سامراج بیسویں صدی کے دانشوروں نے مسلط کر رکھا ہے۔ جمہوریت کا یہ حکومتی وجہ وقت کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت جمہوریت کے قوانین وضوابط میں ترمیم کرتا، دنیا کے ربوں انسانوں، ان کی نسلوں کو حکومتی خاطبہ حیات کا قیدی بناتا آرہا ہے۔ اس شاہی وجہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقے خاصوں نے تمام پیغمبران کی امتوں اور ان کی نسلوں کو یک جا نہ تک تہذیبی میدان سے دوچار کر رکھا ہے۔ انھوں نے مذہبی علماء پادریوں، پیشواؤں، مذہبوں اور مل بصیرت دینی رہنماؤں کو اپنا ہدف بنایا۔ ملکی وسائل، ملکی دولت، خام مال، زرعی، صنعتی، تجارتی، دریاؤں، بلکہ خلیج، سمندروں اور خلاؤں پر قبضہ کیا۔ بین الاقوامی سطح پر عوام الناس کے حقوق کو غصب کیا۔ اس سامراجی برتری کو ذریعہ قائم رکھنے کے لیے تمام پیغمبران کی امتوں کی نسلوں کو تحصالی جابرانہ نظام حکومت کا فرنچائز جاری کرنے کی جاری کے ذریعے تاج فرمان بنا رکھا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

یہ حقائق برطانیہ کے عوام اور امریکہ کے مسٹر اوباما، انکے حکومتی ... دنیا بھر کے جمہوریت پسند حلقوں، ان کے ... یافتہ ... کو پیش کرنا ایک طبیب فریضہ سمجھتا ہوں۔ ان کے ... ہے کہ وہ بتائیں کہ جب ان کے پاس ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، جدید اسلحہ اور جدید ... کی کمی تھی۔ ان کے پاس پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ... ان کی ... کتاب انجیل مقدس کی تعلیمات تھیں۔ اس سے فوائد ... تھے ... کی عزت ... فوج ... کے ... میں کس حد تک قتل نہیں جا سکتی۔ یہ بتایا جا سکتا ہے کہ وہ انسانی دلوں پر حکومت کرتے رہے، فی حد ... تدریج ... کی۔ اس وقت ... کی کم ... حد ... کے قریب تھی۔ یعنی ... میں جمہوریت کی سرکاری ... مسلط کر کے ملت ... علیہ السلام کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے غرے مذہب میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ سب ملت ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبروں کی امتوں کے فرزندوں کو مغربی جمہوریت کے سمجھوں کے بلیدی ممبران کے تخلیق ... قوانین وضوابط اور نظام حیات کا حکومتی سطح پر پابند بنا لیا گیا ہے۔ پیغمبروں کی امتوں پر مغربی جمہوریت کے بلیدی فرعونی سمجھوں کے ... مسلط ہو چکے ہیں۔ ... ان کے پاس ... مال ... قسم کے ... ... مال کے ... نے ... مہلک ... ہیں۔ یعنی دنیا میں جاپانی ہوں یا تائیوان۔ عراقی ہوں یا ایرانی چیچنیا کے عوام ہوں یا کوریا کے۔ فلسطینی ہوں یا عرب ممالک کے عوام۔ انڈونیشیا کے لوگ ہوں یا ... کے عوام ہوں، افغانی ہوں یا پاکستانی عوام۔ چینی ہوں یا روسی کوئی بھی فرد مغربی جمہوریت کے ... نظام حکومت، ... کے معاشی قتال کے ... اور تمام مغربی جمہوریت پسند حلقوں کو ... کی نگاہ سے نہیں، بلکہ نفرت ... کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مخلوق خدا کے دلوں پر حکومت کرنے کی بجائے ان کے جسموں پر حکومت کرنا شعار بنا رکھی ہے۔ وہ پیغمبروں کی امتوں کو پیغمبروں کی ... تاریخ، ... شریف، توریت شریف، انجیل مقدس، ... قرآن حکیم کے ... تعلیمات کو ختم کرتے ... مغربی جمہوریت کے ... ممبران کے تخلیق ... نظام حیات کے کلچر میں کنورٹ کیے جا رہے ہیں۔ تمام پیغمبروں کی امتیں مذہب کی ... میں مبتلا کر دی گئی ہیں۔ وہ انسانیت کیلئے بے ضرر انسانیت کے قاتل بن چکے ہیں۔ وہ انسانیت کیلئے منفعت بخش، انسانی حقوق و منصب ... معاشی قاتل بن چکے ہیں۔ کل مذہب کیلئے ایک ... فکریہ ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

۲۔ ... نوع انسان اور اس کی نسلوں و مغربی جمہوریت کے سرمایہ داری نظام نے پیدائشی جکڑ لیا۔ ان کے تمام ... اور بنیادی حقوق غصب ہیں۔ ان کا معاشی اور معاشرتی تحفظ ختم کر دیا۔ اپنے ذہنی معیشت و اشرافیت کے نظام حیات اور قدر کے حصول کی خاطر طاقتور ممالک نے کمزور ممالک اور ملکی حکمرانوں نے اپنے عوام کو مغربی جمہوریت کے تحفظ نظام حکومت کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے عوام کو اس پر اپنی معیشت و اشرافیت اور قدر کی خاطر ظلم و جبر مسلط کر رکھا ہے۔ ان ڈنگروں کا ایندھن بنانے اور محروم و بے نام انسانیت کے قتل کا عمل جاری ہے تاکہ وہ ان کے خلاف آواز نہ اٹھائے اور اپنے بنیادی حقوق کی بحالی کے لیے کوشاں نہ ہو سکیں۔ ملکی سطح پر حکمرانوں اور ان کے سرمایہ دارانہ نظام پر مسلط مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے قدر کی خاطر عوام کو مغربی جمہوریت کے شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ اس طرح دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے حکمرانوں اور ان کے وفادار ہونے کے مراعات یافتہ سرمایہ دار شاہی طبقہ نے دنیا بھر کے غیر ترقی یافتہ ممالک اور ترقی پذیر ممالک کو غلامی میں جکڑ رکھا ہے۔

۳۔ غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر کمزور ممالک کے عوام کا جینا موت اور زندگی کی کشمکش بنا رکھا ہے۔ عربوں کا یہ قصور تھا کہ ان کے تیل پر امریکہ کا قبضہ نہ ہو سکا۔ تمام عرب ممالک و جدید اسلحہ اور ناٹو ممالک سے اس ملک اور ان کی عوام کو خوفزدہ کیے رکھا۔ عراق کے حکمرانوں اور وہاں کی عوام کا کیا قصور تھا۔ بین الاقوامی سطح پر ان کی خورد و نوش اور ادویات اور ہر قسم کے اسلحہ پر پابندی عائد کر دی۔ عراق کے حکمرانوں پر جھوٹا الزام لگایا تھا کہ وہ ایٹم بم بنا رہے ہیں۔ جب ان پر واضح ہو گیا کہ ان کے پاس ایٹمی مہلک ہتھیار نہیں ہیں اس ملک پر حملہ کر دیا۔ امریکہ اور عراق کی جنگ کروائی۔ دونوں ممالک کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ پھر افغانستان پر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے یلغار کر دی۔ اب افغانستان کو بین الاقوامی جنگی چھاؤنی میں بدل دیا ہے۔ پاکستان کو دہشت زدہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کے شمالی علاقہ جات پر ڈرون حملے جاری کر رکھے ہیں۔ ہندوستان کی مدد سے امریکہ کی آشیر باد اور ... نے مل کر پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور پورے ملک میں ریموٹ کنٹرول سے جدید بموں کے حملے اور خودکش حملے جاری کروا رکھے ہیں۔ امریکی حکمرانوں نے پہلے پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور پھر سیاسی حکومتی حکمرانوں کا سہارا لے کر ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے حکمران بنا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور ان کے حکمران ساتھیوں کی پشت پناہی کی۔ ان کے ساتھ جو خفیہ معاہدے کیے اس کی عوام کو کچھ خبر نہیں۔ ان معاہدوں کی روشنی میں افغانستان کے خلاف پاکستانی سرزمین کو استعمال کیا گیا۔

بابا جی عنایت اللہ

۸۔ جب عوام مریکہ اور ان جرموں کے علم وجہ ورقبہ کے خلاف نعرے لگے تو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے جرم سلامتی ساتھیوں کو تحفظ فراہم کیا۔ اسے جرموں، ملک بدر سیاسی مجرموں اور پاکستانی سیاسی سلامتی دشمن رہنماؤں کے ساتھ معاملات طے ہوئے۔ خصوصیہ بنیادی ورت کا کالا قانون ترتیب دیا اور اس کے تحت تمام جرموں کے معاشی اور معاشرتی قتل کے پیس معاف ہے۔ ملک کے تمام قوانین وضوابط کو توڑ مروڑ کر اس کو مغربی جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت کا حصہ بنا دیا گیا۔ موجودہ فوجی سیاسی سلامتی دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے مشن کی تکمیل میں مصروف ہے۔

۹۔ مریکی فوجی سیاسی سلامتی دشمن اور اس کے تنخواہ دار ممالک تیزی سے پاکستان کے دینی خصوصیت اور اس کے تعلیمی اداروں اور ان کے طلبہ کے خلاف عملی کارروائی میں مصروف ہیں۔ پوزیشن خاموش اور دفاعی ہے۔ مذہبی سیاسی فرقہ پرست جماعتوں کی قیادت بھی ملکی حالات کو سمجھنے کی صلاحیتوں سے عاری ہے ان کی قیادت بھی خاموشی تماشائی بنی ہے۔ مخلوط تعلیم کا نظام چل رہا ہے۔ مخلوط حکومت مسلط ہو چکی ہے۔ مخلوط حکومتی نظام عرش وجود میں آچکا ہے۔ ملکی بجٹ پاس کرنے کا عمل جاری ہو چکا ہے۔ مسلم امہ کا دین وایمان خطرہ میں ہے۔ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مخلوط نظام حکومت کے غرقاب بھنور پر آزاد، جنسی آزادی کے کلچر میں گامزن کر دیا گیا ہے۔ یاد رکھو! جب تک مسلم امہ کے سربراہ اور عوام یہ مسئلہ حل نہیں ہوتے، سیاسی جماعتوں اور نام نہاد سیاسی رہنماؤں اور سیاسی فرقوں اور سیاسی منشوروں کو ختم نہیں کیا جاتا۔ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم نہیں کیا جاتا تب تک مغربی جمہوریت کے غرقاب نظام حکومت پاکستانی مسلم امہ پر مسلط رہے گا۔ جب تک مریکہ کے پالیسی ساز سلامتی دشمن سے نجات نہیں پائی جاتی اور نہ ان پٹھو سیاسی جماعتوں کے جمہوریت پسند رہنماؤں اور ان کے سیاسی جماعتوں کے فرقوں اور نئے جرموں سے رہائی حاصل نہیں کی جاتی اس وقت تک ان سے بچا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست دعا اٹھائے ہوئے ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے ملت کی بنیاد کو نظریہ تعمیر کے تحفظ اور ملت کی رہنمائی کے اسباب مہیا فرما دیں۔ آمین۔ اے اللہ تعالیٰ جی اپنے خاص فضل وکرم سے ملت کو جرم محسن فوں اور ان کے پیدا کردہ نظریات ناپاک تکلیف دہ اثرات سے نجات عطا فرما۔ قرآن حکیم اور ۱۹۳۵ء کے آئین کے مطابق ملک میں اسلام کے تعلیمی نصاب، اس کے تعلیمی اداروں، اس کے ضابطہ حیات، نظام حیات، عدل ومساوات، عدل و انصاف کی تعلیم وتربیت کا نظام عمل میں لایا جائے تاکہ دینی قدروں اور دینی جذبوں کی حفاظت ہو سکے۔ اسلامی نظام مملکت قائم کیا جائے اور دین برحق علیہ اسلام کی سلامتی کی تہذیب پروان چڑھ سکے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ گلوبل ازم نے دنیا بھر کے انسانوں کو ایک مرکز عطا کیا ہے۔ یہ نوع انسان کو ایک خاندان بنا رہا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کو ایک بستی، ایک شہر، ایک ملک بنا دیا ہے۔ تمام ممالک کو ایک دوسرے کے سیاسی، معاشی و معاشرتی حالات کو سمجھنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ مختلف تہذیبوں کا ایک حسین امتزاج تیار ہو رہا ہے۔ قوم عام و عالمی نوع انسان ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے کی تہذیبوں اور نظریات کو سمجھنے اور پرکھنے کا فطرت نے موقع فراہم کر دیا ہے۔ انسانیت پر مشاہدات کے نئے دروازے کھل چکے ہیں۔ دنیا بھر کے انسان ایک دوسرے کے قریب آ چکے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ قوم ایک دوسرے کے گلے مل چکی ہیں۔ ہر قوم، ہر خطہ، ہر ملک اور تمام قوم کے عوام ایک دوسرے کی تہذیب و تمدن اور روشن خیالی سے آشنائی کا راستہ کھل چکا ہے۔ تمام ممالک کے دانشوروں، مفکروں، مدبروں اور اہل بصیرت نے اپنے معاشرے کی کمزوریوں، کوتاہیوں کو جان کے بھی، روحانی معاشرے کے زوال کا سبب بننے والے تمام اسباب، واقعات، حالات اور ان کی وجوہات کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ تمام اہل کتاب پیغمبروں کی امتیں اور ان کے اہل بصیرت پیشوا مغربی جمہوریت اور دین عظیم اسلام کے خیالات، نظریات اور نظام حیات کے تضادات پیدا ہونے والے حالات کے سبب کا بھی جائزہ لے رہے ہیں۔ پیغمبران خدا کے خیالات تمام خیالات کے پیغمبر ہوتے ہیں۔ جو نبی نوع انسان کو فلاح کی راہ دکھاتے ہیں۔

۲۔ دنیا بھر کے اہل بصیرت پیشواؤں اور انسانیت دوست انسانوں نے غور و فکر و تدبر سے کام لینے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ دنیا بھر میں انسانی حقوق کی پامالی، قتل و غارت، چھینا جھپٹی، ظلم و جبر، معاشی، معاشرتی ناہمواری، عدل و مساوات کے نظام کی بدحالی، بدامنی، ناانصافی اور عدل و انصاف کو چلنے والے تمام حقوق سلب ہونے کے سبب انسانی حقوق کو لے کر فرانس، برطانیہ اور امریکہ سے بھی آواز بلند ہو رہی ہے۔ نبی نوع انسان سے فلاح و بہبود کے لیے نئے سرے سے حقوق کی روشنی میں فلاح انسانیت کی درست منزل کا تعین کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرنا۔ حق و سچ و رحمت میں نکھار پیدا کرنا۔ علم و حکمت کے موتی پیش کرنا۔ مسلمانوں کے لیے تعلیمات کا قرآن حکیم کی روشنی میں اعلیٰ اور جدید نصاب مقرر کرنا۔ عدل و مساوات کے نظام کو عام کرنا۔ عدل و انصاف کے پیمانے کو درست کرنا۔ محبت و تجسس کا شعور پیدا کرنا۔ نمود و نمائش اور جاہلی زندگی کو معاشی و معاشرتی مدار میں لے آنا۔

بابا جی عنایت اللہ

کھول دو کہہ کے دنیا کی تمام اقوام متحدہ میں کا ایک ممبر کم کر دیا ہے
ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ کشمیر ان کی آنکھوں کا فریب ہے کہ وہ کشمیر ان کی تعلیمات عام کر دی کی تہذیب بدل کریں

عظمت رفتہ کا کارنامہ کھانا، صلاح الدین ایوبی کی حدود کو چھونا، نپولین کی بے تابی کا راز عام کرنا، مادی ترقی کا شعاری کی زندگی بسر کرنا، خوت و محبت کے چراغ روشن کرنا، انسانی حرمت کی پاسداری کرنا، انسانیت کے بے خطر رہ مخلصت بخش ہونے کا بتانی کرنا، مخلوق کو خالق کی نظام سے ملانے کا شعور پیدا کرنا، ساری خدائی ہے کنبہ خدا کے نظام کو قائم کرنا پر اہل چیمہ ان کی متوں کو رحمت کی آخری کڑی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ قرآن حکیم کے آفاقی نظریات، تعلیمات، خلقیات کی پاسداری کریں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلمہ مملکتوں کی تعمیر کریں۔ اس کے لئے وہ تشخص کو متعین کریں۔ اسلامی جمہوریت کا قرآنی نظام آئین نظریات، تعلیمات کی روشنی میں نظام مملکت قائم کریں۔ مسلمہ پر اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے متضاد انسانی تخلیق یا مغربی جمہوریت کا آئین نظریات، تعلیمات تعلیمی اداروں سے تیار یا ہو معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں ہوتا۔ یہ دونوں نظام ایک دوسرے کی ضد ہیں مغرب سے کافر ہیں۔ پاکستان میں جتنے بھی مسلمہ مملکتیں ہیں وہ اللہ تبارک تعالیٰ کی توحید پر رہتی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن حکیم و تعلیم نہیں ہیں۔ اہل چین مسلمہ مملکتوں کا یہ ہے کہ پاکستان پر چھ سات بار جارحیت کا اعلان کیا اور مملکت سے نظام کے مغربی جمہوریت کے باطل، خاصب قرآن حکیم کے آفاقی نظام حکومت کی پیروی کرنا، نئے نظام مغربی پاکستان حکومتی کا اعلان کیا اور نئے کیبنٹ ممبران کے تیار ہوئے قوانین ضوابط کی پابندی کرنا عوام الناس کا حکومتی فرض بن چکا ہے۔ یہ تمام اہل بصیرت قلم کاروں، کالم نویسوں، اخباری کے تجزیہ نگاروں کا طبیب فریضہ ہے ان پر انسانیت کا قرض ہے جو انھوں نے ادا کرنا ہے۔ جن کو جمہوریت بادشاہت آمریت کے سیاسی، حکومتی، فوجی، انتظامیہ، ان کے عہدیدار یا ہو رہے ہیں بھی طبقے کے ماننڈ دانشوروں انھوں نے دین پر تبصرہ یہ تمام مسلمہ مملکتوں کے تمام علمی کتاب پیغمبر ان کی اسلامی کتابوں، ان کے تعلیمی نصاب، ان کے نظریات، ان کے تیار کردہ تشخص اور تمام کی تمام اسلامی فلسفہ قانون علمی رفع خوبیوں کو ان کی امتوں کے مسالک میں پس پشت ڈال رکھا پیدا کیا ہے۔ ان کو زندہ کرنا، ان کو جاری کرنا، ان کو دنیا میں عام کرنا ایک مشکل و مشکل طبیب فریضہ ہے لیکن اس فریضہ کو ادا کرنا ان پر انسانیت کا قرض ہے۔ یا اللہ اس مشکل و مشکل طبیب فریضہ کو ہمارے قلم کاروں، تجزیہ نگاروں، اہل بصیرت دین داروں کو ادا کرنے کی توفیق و صلاحیت عطا فرما۔ ان کو حسن انسانیت کی خلعت عطا فرما تا کہ فضائی ہستی میں خوت و محبت کی آسمانی دولت، سکون و راحت کی بیخی ہوا ان کو عام میسر ہو سکے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

کمیونل ایوارڈ نے دنیا کی تمام اقوام اور مذہبوں کو ایک مرکز عطا کر دیا ہے
ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ ہندوؤں کی اکثریں کا فریضہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعلیمات اور کردار کی تہذیب کریں

۳۔ موروثی سیاست، موروثی حکمران ٹولہ، موروثی مراعات یافتہ حلقہ جاتی شاہی طبقہ اور موروثی مغربی جمہوریت کے تحفہ ملک کی سلامتی اور عوام میں یکجہتی کا دیوالیہ ہوا موروثی استحصالی نظام حکومت اسی طرح مسلط ہے۔ سولہ کروڑ مخلوط عوام پر مغربی جمہوریت کی علمبردار ملٹری نے مسلط کردہ پیرس کے تحفہ بجٹ کے ذریعے حلقہ جاتی ٹولہ کے نت نئے غاصبانہ قوانین حسب ضرورت نافذ العمل ہوتے رہتے ہیں۔ اس طریقہ کار سے سولہ کروڑ کل مخلوط عوام سے ملک کے آئین سے ماورا رہنے کے لیے ۹۵ سے زائد کالے قوانین ہیں۔ سیاسی حکمران ان قوانین کی تشریحات کا اختیار مراعات یافتہ طاقتور عدلیہ کا شاہی طبقہ یا حلقہ جاتی ٹولہ ہے۔ یہی مغربی جمہوریت کے پارلیمنٹیرین حکمران طبقہ کی مشترکہ جمہوریت کا ذلت آمیز سیاسی مجرمانہ نظام حکومت جاری کرتا رہتا ہے۔ جو ۱۹۴۷ء سے بدترین ملزم، مجرم، ہمہ مرتبہ سیاسی، اخلاقی، مذہبی، نسلی، لسانی، علاقائی، ثقافتی تعصبات کی بنیاد پر استحصالی حکمران پیدا کرنے کا ذریعہ بن چکا ہے۔ جس کا تدارک اور خاتمہ وقت کی پکار ہے

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا فوجی سیاسی حلقہ جاتی ٹولہ اپنے پیدا کردہ مخلوط حکومت کے وزیراعظم مسلم لیگ ق کے چوہدری شجاعت حسین، وزیراعلیٰ پرویز الٰہی اور پیپلز پارٹی کا ظلِ ہمایوں اور نمائشی رشید اور اتحادی سیاسی جماعتوں سے آئین، جمہوریت، تہذیب و تمدن کا خاتمہ کر کے ملک میں فحاشی بے حیائی عریانی برہنگی، ننگا ناچ کلچر کو عام کیا۔ مغربی جمہوریت کے تحفہ ہیجڑا کمیونٹی کی حفاظت کے ذریعے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حلقہ جاتی کلچر نے آئین، تعلیمات کے خلاف اور متضاد قوانین تحفظ حقوق نسواں کے نام پر حلقہ جاتی سیاسی مشاورت سے پاس کیے۔ یہ آئین سے بغاوت وزیروں، مشیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنر، چیف جسٹس، وزیراعظم، صدر پاکستان حلقہ جاتی ٹولہ کے حامیوں نے کیں۔ اس طرح ملک کے تمام سرکاری محکمہ جات کی فوج، عدلیہ، مسلح افواج پاکستان میں ۵۱ فیصد شاہی طبقہ کی مستورات کے لیے سرکاری مراعات یافتہ شاہی عہدے وقف کر دیے۔ دنیا کے مسلم ممالک یا کسی غیر اسلامی ممالک میں بھی مستورات کے لیے اس طرح کی پالیسی کا نشان نہیں ملتا۔ جہاں حکمران قلیل سا سیاسی اور فوجی حلقہ جاتی ٹولہ ۹ فیصد مراعات یافتہ ۹۱ فیصد عوام سے ملک کی حکمرانی عوام کے ۹۱ فیصد اور ۵۱ فیصد عوام کے لیے ملک کے تمام طبقاتی مراعات یافتہ اعلیٰ عہدے مختص ہوتے عوام کی وراثت بنتے جا رہے ہیں۔ عدلیہ، افواج کے تمام اعلیٰ مراعات یافتہ شاہی عہدے ان سے عوام کی اولادوں کے لیے وقف کر دیے ہیں۔ ملک میں حلقہ جاتی مراعات یافتہ طبقہ پھیلتا جا رہا ہے۔ رشوت، رشوت، بے قسمی ووٹ مار کا عمل جاری ہوتا جائے سرکاری شاہی سہولتیں ان کا مقدر بنتی جا رہی ہیں۔ عوام بے چاری جملہ ملک کمپنی، بیوروکریسی، خوشامدیوں، خوشامدیوں کی غلامی میں رہے۔ مغربی جمہوریت سے ان استحصالی مجرمانہ مخلوط حلقہ جاتی ٹولہ کا تدارک اور آئین، تعلیم کے تحفظ، تعلیمات اور تہذیب کی حفاظت کرنا مکمل جن مسلم اور غیر مسلم نسلوں کی بنیادی ضرورت ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

کمپیوٹر ایج نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب کو ایک مرکز عطا کر دیا ہے
ایک دوسرے کے قریب آنے کے بے پناہ مواقع فراہم کر دیا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ہے کہ وہ مغربی کی تعلیمات عام کر کے اسلام کی خدمت کریں

۵۔ حقوق عوام کے لیے ملکی آئین اور قانونی ضابطے کے بعد بیرونی منڈیوں کی رنگینیوں اور فحش مشروبات نے مردوں کے مزاج کے لیے شاہی بادیوں میں اپنے مزاج سنہ بلب، ... سے ... قائم کر لیے ہیں۔ لالچ، بے ایمانی، مکاری، دغا کاری کے ریڈ لائٹ ایریا گلی کوچوں، محلوں، شہروں، حکومتوں اور حکومتی اداروں میں پھیل چکے ہیں۔ ۵ فیصد شاہی خاندان مستورات کے ذریعے ملکی وسائل اور خزانہ ... اور بے ایمانی جیسا ناملات کا مقدر بنا دیا ہے۔ حکومتی سطح پر نئی اور جدید پہنچ نئی اور عوامی کی حمایت میں نوجوان نسلوں کی ... اور جیسے عظیم بزرگان دین کے شہر میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی نے جاری کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ حکمرانوں نے حکومتی سطح پر ملکی ... کے ... موں فروخت ... شروع کر دیا۔ حکومتی سطح پر کند مکو ۲۴۰ ڈالر فی ٹن بیرون ممالک فروخت کر کے دوسرے ماہ ۳۶۰ ڈالر فی ٹن کے حساب سے اپنی کمیشن ... کمیشن کی خاطر بیرون ممالک سے خریدنا شروع کر دیا۔ حکومتی سطح پر امپورٹڈ وزیر اعظم اور اس کے اتحادی حکومتی ... نے بڑی شاہی قیمتی گاڑیوں پر پابندی ختم ... کے بعد ... پر ... کاز ... کے ذخیرہ کو لوٹ لیا۔ اگر ان گاڑیوں کی قیمت ... کی جاتی تو یقیناً ... ایم این ... سے ... کی ... لیا جاتا۔ ... نے ملک کی معیشت کو ... تک مفلوج ... نے ... پر ... کا پابند بنا دیا۔ اب موجودہ ... حکومتی ... کے صدر پاکستان نے ... وزیر اعظم کی ... بلٹ پروف گاڑی پر ... کی ... بجٹ کے ذریعے حملہ کر دیا اور اس کو جواز بنا کر بلٹ پروف ... کی گاڑیاں خریدنے کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔ ایک طرف تو یہ ... حکومت کے وزیر کے تحفظ کے لیے بلٹ پروف گاڑیوں کے خریداری کے ... کے بے پناہ ... ہے جو مظلوموں کے مال و متاع کو ہی قدر کی لوٹ پر لوٹتے ہیں اور ملعون زندگیاں گزارتے ہیں۔ یہ کیسی ... ہے ... سے ... جیسے والے، ان کو خودکشیاں، خودسوزیاں اور جھوک تک کی موت مارنے والے بدبختوں ... ملک کے ... اور شاہانہ سرکاری اخراجات کے ذریعے ... کرنا ... رکھا ہے۔ ستم بالائے ستم ... نے بغیر ... کے ... ریڈ ... کے تحت ... بڑی فون وزیروں کی ... حکومت ... قدر پر قابو پانے کے لیے بھرتی کر رکھی ہے جس کا ... نہیں بنتا۔ ان کی شاہی ... شاہی ایوان، شاہی محل، بلٹ پروف گاڑیاں، ان کے شاہی ... کون برداشت کرتا ہے۔ خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے جو ... یہ ... والے بدبخت ... ظلم، قتل و ... ممالک کے ذریعے ملک کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے ... کے حکومت حاصل کرنے والے ملکی فوجی ... مجرم ... کیا یہ حقائق درست نہیں ... ان کا تدارک ضروری نہیں! کیا ان حکومتی دہشت گردوں سے ملکی وسائل ... نہ ... لینا بھوکی ننگی، مفلوک الحال مسلم امہ کا حق نہیں!۔

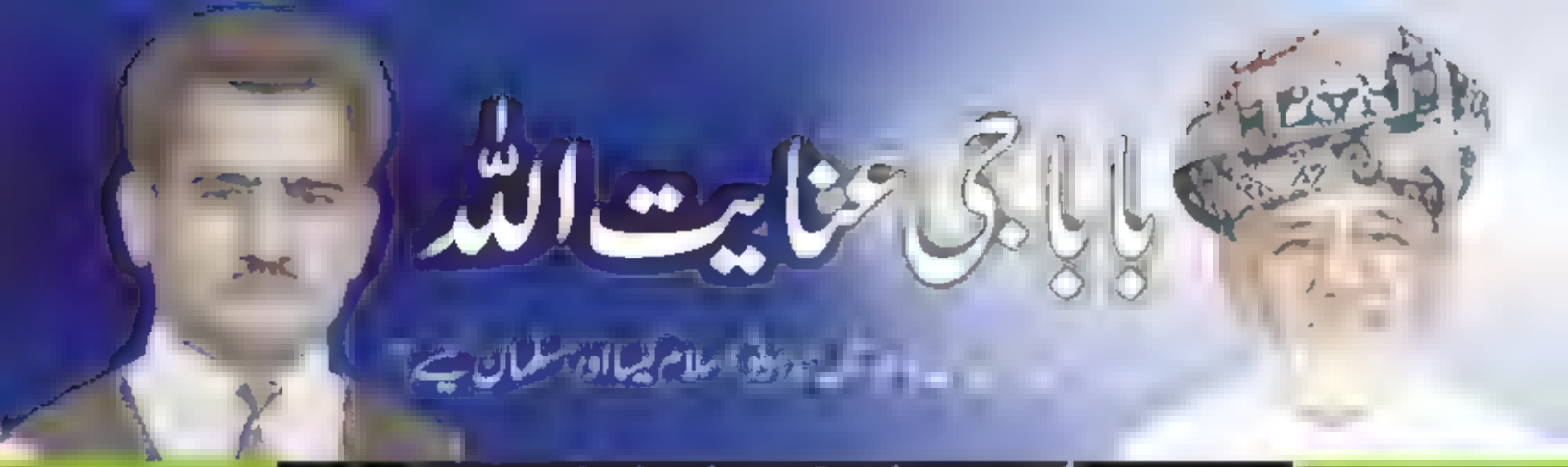

کمیونزم نے دنیا کی تمام اقوام پر قدیموں کا ایک سرکش حملہ کر دیا ہے
ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمان کی تعلیمات عام کر کے اس کی تہذیب بچائیں

۲۔ حکومتی سطح پر حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کو میرٹ سے، ایم این اے، ایم پی اے، وزیر، مشیر، وزیر مملکت، گورنر، چیف منسٹر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے شاہی حکومتی عہدے اور ان کے تنخواہ کا بجٹ اور ۵۱ فیصد انتظامیہ، عدلیہ، اور افواج پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقاتی مستورات کے شاہی خرچات کا بجٹ، ان کے شاہی سرکاری دفاتر، ان کے شاہی محلوں کی رہائشوں کے لیے شاہی سرکاری محل، قیمتی قالین، ان کے لیے لگژری ہیلی کاپٹر، نمود و نمائش کے لیے ملٹ پروف قیمتی گاڑیاں، سرکاری پٹرول اور ڈرائیوروں کا خرچہ۔ اس فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے جرم بار لیڈر، اور نظریہ ضرورت کے ذریعے بنائے گئے ہوئے جرم محلہ ججوں نے ملک کے شاہی فوجی سیاسی، عسکری، حکومتی اور مراعات یافتہ شاہی طبقاتی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی عہدے اور ان کا سرکاری بجٹ برقرار رکھا ہوا ہے۔ اور عوام کا معاشی قتل کے رکھا ہے۔ ان کا معاشی خون قطرہ قطرہ ان پر ٹیکس لگا کر اور اپنی مستورات کے شاہی تصرف میں لائے ہے۔ عوام اور ان کی نسلوں کی خوشحالی اور روزگار کو ختم ہونے والے فکر معاش کے اور شاہی چھین لیا ہے۔ ان فوجی سیاسی مارشل لائے حکومتی اور ان کے جرموں نے عوام اور ان کی نسلوں کو معاشی بدحالی کی بنا پر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ملت سے دین کی دولت بھی چھین لی۔ تمام ملکی وسائل، مال و دولت، زراعت، صنعت، تجارت اور ملکی خزانہ بھی لوٹ لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے جرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولوں نے عوام کا دین و ایمان یکے بعد دیگرے کی طرح ملکی ممبران کی ان پوائنٹ پر چھین لیا۔ اس کے خلاف کسی سیاسی جماعت اور کسی فرقہ پرست مذہبی سیاسی جماعت کے کسی رہنما نے اس کے خلاف احتجاج نہ کیا۔ بلکہ اپنی بہو بیٹیوں، بہنوں بیویوں کو ننگی کار ریلی کے دین شکن حکومتی ٹولوں میں سے بچنے کے لیے ضرورت و بارس مریدنگ کے ذریعے جمہوریت کی حکومت قائم ہوئی۔ ان کے جرموں نے اس معاشی، معاشرتی، دینی جرم کو جوں کا توں جاری رکھا۔ یوں یہ جرم ان سب سیاسی رہنماؤں اور ان کے ممبران کی معاشی اور معاشرتی مالی خوشحالی اور جنسی آزادی کو فروغ دینے، فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی عیاشانہ زندگی گذارنے کا ایک اہم حصہ ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے رہنما ہی ملک و ملت کے معاشی، معاشرتی اور دینی نظام حیات کے قاتل اور مجرم ہیں۔ دراصل یہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ایک ہی ٹولے کے فرد ہیں جو سود در سود بل و حسن کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرتے ہوئے ملت کی جمعیت کا شیرازہ بکھیرتے ملت کی جمعیت کو ختم کرتے ملی معیشت کو لوٹتے اور جرم فی کرتے آرہے ہیں۔ یہ ایک ہی مغربی جمہوریت کے باطل غاصب جرموں کے نظام حکومت کا غاصب اور حکمران جرم ہوتے ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

کامل وارث نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب میں کا ایک ہر گز مٹا کر دیا ہے
ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ یکسر ان کی انوں کا فریضہ ہے کہ دنیا کو ان کی تعلیمات سے کر دنیا کی تہذیب بدل کریں

۷۔ ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نام کے خلاف مغربی جمہوریت کے تحت ان نظام حکومت کی سکیمیں بنا رہے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ اور نظام عدلیہ کے مغربی دستوروں کی تیار کردہ جمہوریت کی سیاست کے نافذ العمل کرنے کے مجرم ہیں۔ جمہوریت کے طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی نظام حکومت، طبقاتی معاشی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، برہمن اور شودر، حاکم و محکوم، آقا اور غلام، گورنر، وزیر اعظم، وزراء، صدر، وزیر اعلیٰ سے معاشی اور معاشرتی مساوات کے برعکس ہر قسم کی غیر شاہی حکومتوں کے تضاد کے مجرمانہ نظام حکومت کو مسلط کرنے والے مغربی جمہوریت کے روپ میں شخصی، غاصب مجرم حکمران ہیں۔ حکمران ٹولہ کے چھ ہزار جمہوریت کے سیاسی فوجداروں نے حضرت محمد رسول اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے تحت مسلمان کے معاشی اور معاشرتی قوتوں کے مجرموں کی حکمرانی مسلط ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نام کے باغی پاکستان کے حکمران ہیں۔ انہوں نے قرآن حکیم کی وحدت کو سیاسی منشوروں اور ملت کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ۱۸ کروڑ عوام کو بیوقوف بنا رکھا ہے۔ ملت کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے اسلامی آئین کی پابندی کرنی ہے۔ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنا ہے جو ان مجرم حکمرانوں سے رہائی کا واحد ذریعہ ہے

۸۔ پاکستان ۱۸ کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے۔ ملک کا ۱۹۷۳ کا آئین اسلامی ہے۔ اسلام کا نظام ان کا آئینی حق ہے۔ جمہوریت کے دہشت گردوں کو اب اس دہشت گردی کو ترک کرنا ہوگا۔ اب سیاسی جماعتوں کے ۱۰۰ سیاسی رہنما ایک طرف اور ۱۸ کروڑ عوام ایک دہشت گردی حیثیت سے دوسری طرف کھڑے ہو چکے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اب ۱۸ کروڑ دہشت گردوں نے غاصب جمہوریت اور اس کے حواریوں کو یرغمال بنا کر ان دہشت گردوں کے نظام حکومت کا صفایا کرنے میں گے۔ ملت کے ۱۸ کروڑ فرزند جنرل پرویز مشرف اور اس کے منافق سیاسی حکومتی ساتھیوں کے مجرموں کو انصاف کے کٹہرے تک پہنچانے کے لئے بڑی شدت سے منتظر کھڑے ہیں۔ این آر او کے تحت جتنے مجرموں کے مقدمات واپس لئے گئے ہیں۔ ان مقدمات کی کارروائی کو فوری طور پر جاری کر دینے کا حکم دینا ہوگا۔ تمام مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا اور تمام لوٹا ہوا مال واپس قومی خزانہ میں جمع کرانا ہوگا۔ جاوید چوہدری کے ٹی وی پروگرام مورخہ ۲۰۰۹-۹-۲۳ کی رپورٹ کو اسد فرخ کی رپورٹ کے مطابق ایک وزیر کا ایک یوم کے اخراجات ایک لاکھ روپے ہیں۔ وفاقی وزراء کی فوج کی تعداد ۷۰ کے قریب ہے۔ نو رتن ملت پروف اور کئی دوسری گاڑیاں بھی ان کے تصرف میں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

کمپیوٹر ایج نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب میں کا ایک سرا کر دیا ہے
ایک دوسرے کے قریب کر کے ہمارے سامنے فراہم کر دیا ہے۔ ہمارے ان کی اچھی باتیں ہیں کہ وہ ہمارے ان کی تعلیمات اور کردار کی خوبیاں

پڑھنے والوں سے جن کی جان کی حفاظت کے لئے ہی تمہید اشت پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ حالات یا فتہ ثانی طبقہ کے کیڑے یوں، یہ شامل سیریز یوں، یہ جانت سیریز یوں مرن کے لئے یہ مشکل کی بات نہ رہے۔ صحتی و مرحلہ حالات یا فتہ ثانی طبقہ پاکستانی عوام مرن کے مسائل میں ۱۰۰ حالات مرنے کا اس مثل کی طرح جمانا ہے۔ ملک کے مسائل میں ۱۰۰ حالات مرنے کے ملک کے تمام پیس، تقریباً ۱۰۰ حصہ مرنے والوں کی پیدا وار تقریباً ۱۰۰ حصہ مرنے والوں کی تیار ۱۰۰ حالات و پیچیدہ مرنے کے بعد تقریباً ۱۰۰ حالات بھی پیدا جاتے ہیں اس کے علاوہ پاکستانی ۱۰۰ حالات جیب مانگنے کا فتی عمل ہے جیب مانگنے کے لیے یہ پیچیدہ جہاز حصہ رحمت، ان کے ساتھ چھ تا پیچیدہ جہاز میں کا جیب ۱۰۰ شامل جاتے ۱۰۰ حالات بھی تقریباً ۱۰۰ حالات مرنے ہوتا ہے چھ دنیا کے شاہی ہوٹلوں میں ان کا رہائش پذیر ہوتا ان کے تمام شاہی صحتی شرکات پاکستانی عوام ۱۰۰ حالات ان کا جمہوری حق ہے چھ ان تمام ۱۰۰ حالات پاکستان ممالک کی دی ہوئی خیرات کو ان کا آپس میں تقسیم کرنا اس کے علاوہ ہمارے عمل و ہماری رہنماؤں کی جمہوریت کی سیاست کا حصہ ہے۔ مہذب جنگ میں مرنے والی فوج کو تحفظ فراہم کرتے مرنے کے مقاصد کے حصول کی جنگ کرتے ہیں۔ اپنی فوج مرجوعہ آپس میں کرتے ہیں اور مرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرنے والوں کی تقریباً ۱۰۰ حالات معاف ہوتے ہیں اس جنگ کے نقصانات کا تاوان کی ہے دوسرے سے اپنی ہدایت کے لئے حتمی فیصلہ کی ہے ملک مملکت تمہارے ۱۰۰ حالات مرنے ہیں۔ اس کے علاوہ عوامی بھلی چاری میں ہوگا۔ یہ ملک میں پہلا مدت مرتبہ انتخاب ہوگا۔ اس سے قبل یہ عوام حکومت میں جمہوریت کے سیاسی رہنما انتخاب پر یہ مورث کے ذریعے زخم دیتے ہیں، ان کو اقتدار کا تذکرہ کرتے ہیں۔ مرنے عوام جمہوریت کے یہ ۱۰۰ حالات سیاسی رہنماؤں اور تمام مجرم مہم ان سے ملک کی پانی پانی ہوں کرنے کا عمل زخم جاری کرتے ہیں۔ ملک کو خانہ جنگی کی طرف مزید نہ لیجیے۔ ملت کی عزت مرتبت کو ہاں رہنا بہت مشکل کا غض ہے۔ اس کے بعد ملک کے مسائل یا ذرائع آمدن یا تعلیمی نظام کو ہاں سے اپنے کی تربیت نہیں کرے گا۔ ملک ہر قسم سے ۱۰۰ حالات پاک ہوگا۔ ۱۹۰۰ء سے لے کر آج تک کا حساب بے باک ہوگا۔ کسی بے گناہ پر چہ درج نہیں ہوگا۔ کسی بے گناہ کو سزا نہیں دی جائے گی۔ کسی بے گناہ کو ۱۰۰ حالات نہیں کیا جائے گا۔ نہ کسی بے گناہ کو ۱۰۰ حالات کیا جائے گا۔ نہ کسی بے گناہ پر چہ درج کرنے کی اور نہ کسی ہوئی تاریخی مرحلہ حالات یا فتہ مسئلہ تعلیم کے حصے میں سے مطابق کسی ہوئی تقریباً ۱۰۰ حالات کیا جائے گا۔ نہ کسی ہوئی پولیس، مرنے والے، مرنے والی پولیس کا ہر کسی یا فتہ اس ملک کا مسئلہ بن جائے گا۔ جمہوریت کے بعد مالہ تحسان نظام حکومت مرنے سے بعد مسلمانوں کا خاتمہ ہوگا۔ ملکی معیشت مرنے پر مرنے والے ملک کی ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ہر چاہنا قوم درست ہوتی ہے تو پاکستان کے عوام میں قومی ہیرو ہوتے ہیں۔ ہر ۱۰۰ حالات پیش نہیں رہتے۔ یہی عوام شاہی ہوٹلوں کو ختم کر کے ان کی جگہ ۱۰۰ حالات مرجعہ لیکر ہوٹل میں پناہ لیتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ماضی کی دنیا میں انقلاب ہوتا ہوگا۔ ملک دنیا کے جدید ممالک کی صف میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عوام کو ان کی درست کی منزل عطا فرمائیں مرنے منزل کا راستہ بنائیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ پاکستان میں جمہوریت کی حقوقی بیدی میں داخل ہونے کے لیے ان کا پاکستانی معیار ہونا شرط ہے۔ ہارس ٹریڈ یک طرفہ ضرورت کے تحت ہر جرم کا مجرم ہونا بھی اس کی عام معصومیت کا شرعی حصہ ہے۔ جمہوریت کے تحفظ حقوقی ہونے کے مجرمانہ یہ ہے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر، مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، صدر پاکستان وغیرہ ان سب کا ہے جو معاشی اور معاشرتی جرم کا مجرم ہو۔ جمہوریت کے عمل میں شمولیت کے لیے ہر معیار تعلیم سے پاس ہونا بھی ضروری ہے۔ تیسرا معیار ملک کے تمام معاشی معاشرتی قاتل ڈاکو، لٹیرے ملزم مجرم اور خیانت میں سرفہرست ہونا جمہوریت کے حقوقی ہونے کے مجرمانہ بنیادی تربیت اور جمہوری ضروری ہے۔

۲۔ مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈ یک کے قوانین کے مطابق تمام مجرموں کو ان کے معاشی اور معاشرتی قتل جیسے جرم معاف رہنا اور پھر ان کو ہارس ٹریڈ یک اور نظریہ ضرورت کے ذریعے حکومت پیش رہنا ان سے ضبط شدہ ہوئے ہوئے ہتھیار اور ملکی خزانہ جو کہ لوٹ کر باہر لے گئے ہیں ان کے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا عدل و انصاف کا بنیادی نقطہ ہے۔ جمہوریت کا یہ حصہ تمام پاکستان میں جاری ہے۔

۳۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم سیاسی اور غیر حقوقی مالیے مجرموں کو حکومت میں رہنے کے لیے نئی شرائط مرتب کرتے ہیں۔ تاکہ ان سے پہلے جرم معاف ہو جائیں اور عوام ان کے ذاتی قتل کا نشانہ بنیں۔ جیسے تیسرا مرحلہ ختم ہونے کے بعد یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اپنے خلاف معاشی اور معاشرتی جرم کے ثبوتوں کو ختم کرنے کے لیے ان تمام مجرموں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ان کو رات کی تاریکی کی طرح شب کی یا دوپہر کے مجرموں کو معاف کرنا ان کا حقوقی حق ہو اور یہ بھی ان کا حصہ اور حقوقی مجرموں کا فریضہ شمار ہوتا ہے۔ جو ملک میں جمہوریت ہارس ٹریڈ کے حقوقی مالیے کے نمائندوں اور مجرمان کو دیا جاتا ہے۔

۴۔ جمہوریت ہارس ٹریڈ کے حقوقی مالیے ہارس کے نظام حکومت کو چلانے والے ۱۰۰ امیر ترین خاندان یا نسلی طبقہ پاکستان کا نظام حکومت چلاتا ہے۔ ان کے ذریعے سے ہارس ٹریڈ عوام، ان کی نسلیں، ان کے محکوم، غلام اور قیدی بنتے جاتے ہیں جو پاکستان کے ملکی نظام کے اندر متعین رہتے ہیں۔ ہر یہ تو ہوتا ہے کہ بے ایمانی میں اپنے مخالف دشمن مردوں کو قید کرنے عوام کو ان کی نظروں سے مجہول تعینات کے نظام میں جھوٹا ثابت کرنا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں قوم کے غلاف کی بات کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ جیسے بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر تعلیم ڈاکٹر شاہد حامد کے ساتھ فسلک دینی مدرسے کے سات بے گناہ طلباء، ان کے معلم معلمات کو سزا دینا پیس رہنے سے اس علاقے کا جیسے وہ بچے فوج کشی کرنے والوں تک ان کا حقوقی قتال جاری رکھنا مدرسوں کے ذریعے سے جسموں کو ختم کرنے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ جرم پاکستان میں مغربی جمہوریت کے مجرمانہ مارشل لاء کے نظام حکومت کے مجرم قوانین سیاسی حقوقی ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

۵۔ مغربی جمہوریت پسند پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی [illegible] کے ممات کی نیند سلا دیتا ہے۔ لواحقین ان کی بازیابی کے لیے ملک بھر میں جلوس نکالتے اور پریس کورٹ کے سامنے دھرنا دیتے رہتے ہیں۔ ملکی [illegible] ان کی مدد و معاونت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

۶۔ فوجی سیاسی حکومتی و غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کے لیے گمنام نے انسانی قتل کے واقعات و ہر قسم کے دہشت گردی کے ہر جرم و الزام کے خلاف بات کرنے والے طالبان کے کھاتہ میں ڈال دیتے ہیں۔ جس سے انسانی فطرت نفرت کے تعفن سے ان کے خلاف بھر دیے جاتے ہیں۔ یہ تمام واقعات ان دینی درس گاہوں کے طلباء کے ساتھ پیش آتے ہیں جو کہ عوامی حمایت طلباء کے روشن اور قوی نظریہ پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ قرآن حکیم و نبی کریم ﷺ اور ان کی امت کے دینی ہیروں کے [illegible] کرتے ہیں۔ جس کو قابل قبول بنانے کے لیے سرکاری سطح پر ذہنی ملٹن جاری رہتی ہیں۔ اس طرح پاکستان میں اسلام پسند اور اسلامی حریت کے کرداروں کا جدید طریقہ سے خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے والے ملکی غداروں اور ملک دشمن مجرموں کا پاکستان میں راج قائم ہے۔

۷۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا موجودہ مجرمانہ سیاسی حکومتی و [illegible] مارشل لاء ڈیکٹیٹر شپ و خفیہ ضرورت کی پیداوار ہے۔ ملک کا کوئی فرد اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا۔ قرآن حکیم و [illegible] کے اسلامی آئین کے متضاد مغربی جمہوریت کے مجرمانہ تحفظ نظام کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی زیر قیادت اسلامی تہذیب کی دھجیاں بکھیر کر مغربی جمہوریت کا حقیقی تاج پہن کر امریکہ اور دوسری مغربی ممالک کے مارشل لاء ایجنٹوں کا فریضہ دیے جا رہے ہیں۔ لندن جیسے بین الاقوامی شہر میں مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا ایک ملکی ملزم اور مفرور جو ملکی معاشی و معاشرتی قوانین کا سیہ ہے۔ جس کے کارنامے پر معصوم و بے گناہ کارنامہ رہی شخصیت کا قتل اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے کارنامے پر پریس جیسے شہر میں انسانی قتل کا کیس اس کے خلاف موجود ہے اور غیر ملکی آقاؤں کے کہنے پر دہشت گردی کروانے اور ان کو تحفظ فراہم کرنے کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ وہیں ان حقوق کے کارناموں پر اسلام کے خلاف بات کرنے والوں کے خلاف ایسے بیان دیتا ہے جو ملک و ملت کی تباہی اور [illegible] کے اسلامی آئین کے خلاف میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ ملکی و غیر ملکی مرتع باغ کے تمام [illegible] بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ اس کے بیانات کی تشہیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

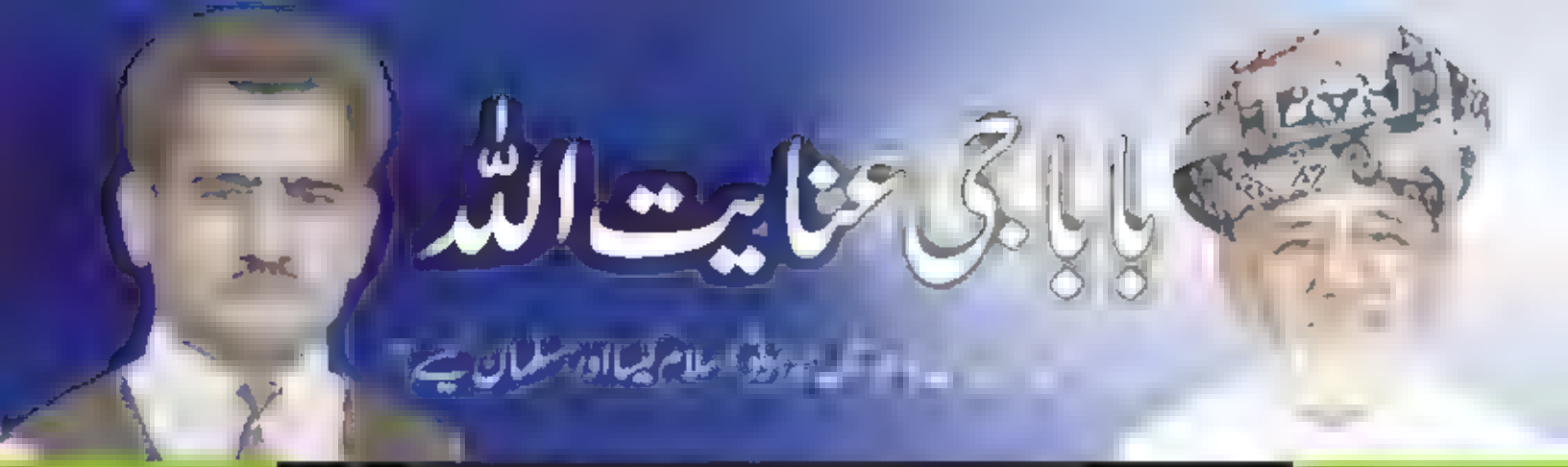

یہ ملکی حکمرانوں اور ان کے دوست ہونے کے ناطے دوں پر ملکی جرم کا مقدمہ ہے تاج بادشاہ اور جرم مغربی سیاسی حکومتی و کابینہ اقوامی میر بنا بیٹھا ہے۔ لندن جیسے شہر میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا چلا آرہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے مل کر اپنے سیاسی دشمنوں کے ذریعے اسلام پرست ملکی شخصیات اور بے گناہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرواتا رہا۔ وہ برطانیہ میں بیٹھ کر بارس کریمنل کورٹ کے تحت حکومتی عہدے پر فائز جماعت کے لوگوں میں وزارتیں، مشاورتیں، عہدتیں دیتا اور جب چاہتا ہے ان کے خلاف کارروائی کرتا ہے پاکستانی حکمرانوں سے بھاری رقمیں وصول کرتا رہتا ہے اپنی رقمیں منگواتا ہے۔ برطانیہ جیسے شہر میں زندگی گزارنا کوئی آسان کام نہیں۔ سیاسی پناہ کے روپ میں برطانیہ کے حکمران ایک جرم کی پرورش کر رہے ہیں پاکستان کی دشمنی اور ایک انسانی قاتل کو تحفظ فراہم کیے ہوئے ہیں۔ برطانیہ جیسے شہر میں جہاں اس کے سیاسی جماعت کے فرد کی کثرت ہے وہاں بغیر جماعت دیے کوئی شخص رہ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کاروبار کر سکتا ہے۔ جب چاہتا ہے برطانیہ جیسے شہر میں قتل کروا دیتا ہے۔ بے شمار ایسے جرم کا شکار ان چھپے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ ملک کا کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا۔ یہ سیاسی جماعت کا قاتل یہ برطانیہ میں جب چاہتا ہے قتل کروا دیتا ہے۔ اس جرم کو ملک میں ناممکن سے ممکن بنا چکا ہے۔ یہ ہے یہ ہیں ممالک کے حکمرانوں کا قومی کردار ہے۔ جب وہ چاہتے ہیں اس کے اپنی مرضی کے بیان جاری کروا لیتے ہیں۔ انہوں نے ایک میثاق جمہوریت پاس کیا ہے۔ یہ شخص اسلام جو ملک دشمنی میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے خلاف ایک بدترین بکواس ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت عطا فرمائیں۔ یہ اللہ اس کو انسانی قتل جیسے جرم اور اسلام دشمنی کی گھناؤنی زندگی سے نجات عطا فرما۔ یہ اللہ اس کی بخشش کا کوئی سبب بنا۔ اس کے تمام لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

ا۔ پاکستان کی آبادی ۱۹۷۰ء میں ۶ کروڑ تھی اور اب ۱۹۹۰ء میں ۱۱ کروڑ ہے۔ مغربی جمہوریت میں مختلف سیاسی جماعتیں حصہ لیتی ہیں تو مجلس شوریٰ یعنی مغربی جمہوریت کے نظام پارلیمنٹ میں مختلف فرقوں کے علماء حصہ نہیں لے سکتے اس لئے اسلامی علماء کے علاوہ باقی فوجی سیاسی سول ٹولہ کا ہے جو ملک میں جمہوریت کا تحفظ کرتا ہے برسر اقتدار رہنا چاہتا ہے۔ اسی طرح ضیاء محمد ہو یا مشرف محمود ہو یا منصور زرمت۔ صوفی محمد ہو یا ملا عمر ہو۔ افغانستان کی عوام ہو یا پاکستان کی، وزیرستان کی عوام ہو یا فاٹا، ثانی ماسکو بات کی عوام ہو یا پاکستان کے کسی اور علاقے کی عوام ہو۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی اتنی سکت نہیں کہ وہ امریکہ، برطانیہ یا کسی مغربی ممالک میں جا کر دہشت گردی یا کسی قسم کی کارروائی، ان کی تنصیبات کو پہنچائیں۔ مغربی کلچر کی دلدادہ جمہوریت پسند مغربی طاقتیں، دنیا پر اپنی قبضہ کرنے کے لیے اسلام پسند نظریاتی عوام و ممالک پر حملہ آور ہو چکی ہیں۔ کہاں یہ ہے کہ حملہ آور، دہشت گرد مغربی طاقتیں، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک پاکستان کی عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے۔ ان کا قتال کر رہی ہیں۔ مغربی جمہوریت کا اسلام دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنی غیر قانونی حکومت بچانے کیلئے امریکی ایجنٹ اور ان کے مقاصد کی تکمیل کیلئے شامل ہو چکے ہیں

۲۔ افغانستان، پاکستان کا ایک عظیم مسلمان ہمسایہ ملک ہے۔ بدقسمتی سے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جس کا فوجی سیاسی اتحادی حکومتی ٹولہ کی ناعاقبت اندیشی پالیسی سے امریکہ، برطانیہ اور تمام مغربی ممالک کی افواج کی بہت بڑی چھاؤنی پاکستان کی سرزمین بنی ہوئی ہے۔ افغانستان کے طالبان کی گوریلا جنگ نے افغانستان کو ان کی فوج کا قبرستان اور تمام مغربی ممالک کو تمام محاذوں پر شکست دی ہے۔ جنگ ہارنے کی شکل میں انھوں نے اپنی پالیسی کو بدلا۔ افغانستان میں ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، برطانیہ کی ایم آئی اے، بلیک واٹر فوجی خفیہ ایجنسیوں کو اکٹھا کیا اور تمام مالی اور مادی ذرائع کو بروئے کار لایا گیا۔ انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے پاکستان کے اندر اور جدید اسلحہ پاکستان اور غیر ملکی خودکش حملہ آوروں کو مہیا کیا۔ ان کو جدید اسلحہ کے استعمال کی ٹریننگ دی۔ جدید اسلحہ مہیا کیا۔ ریموٹ کنٹرول کا طریقہ استعمال سکھایا۔ انہوں نے افغانستان کی جنگ پاکستان کی حدود میں جاری کر دی۔ جس کے ذریعے پورے پاکستان میں بڑے بڑے خودکش حملوں کے نام پر جدید اسلحہ سے غیبت ناک کارروائیاں کی ہیں۔ ہمارے حکمران ان کے تمام مطالبوں کو تسلیم کرتے جاتے ہیں ان کے خلاف فوج باغ کے ذریعے تشدد کرتے رہتے ہیں۔ جھوٹ کو قابل قبول بنانے کے لیے پی وی وی اور دوسرے ذرائع بلاغ کو بروئے کار لانے میں مصروف ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

عوام ان کی حقیقت سے آگاہ نہیں کے ان کی یہ تمام دعوت کا سبب ہے ہمارے ملک پاکستان کا فوجی سیاسی سوشل پاکستان میں ہندو طریقت تم سے پہلے تمام ملک دولت اور عوام ان کا قتل جاری رہے ہیں فوجی ڈکٹیٹر پرویز اشرف صاحب آپ اور پاکستان سیاسی سوشل ملک پاکستان میں بار بار فوج لگی ہر سے عوام میں ہمیں مسلمانوں کا قتل کرتے رہے ظلم ظلم ظلم ظلم دعوت کا فوجی دینی ہندو کاری رہنا کاری کا ہمارے کا ہمارے طبقاتی تعلیم طبقاتی معاشرہ طبقاتی معاشی تعلیم طبقاتی ہوتی ہے عوام میں ہمیں مختلف فوج شاہی ہمارے شاہی کے عدالت یافتہ طبقہ کا حکمران مغربی کلچر پاکستان میں ہندو تہذیب کی رہنما ہمیں ہوتا۔ یہ طریقہ ملک عربیہ عوام سے تعاون ملک پاکستان کا سوشل ملک پاکستانی مسلم عوام کی حکومت سے بھی ہمیں ہوتا۔

۳۔ پاکستان کے ہوتے ہوئے ہمارے عوام کی تنخواہ سے تربیت یافتہ دہشت گرد کے ذریعے ہمارے سکول عوام کو شہید کیا جا رہا ہے ہمارے تمام سکول عوام کو مغربی کلچر کی طرح سمجھتے ہیں ہمارے عوام کے ساتھ یہ تمام ظالمانہ قتل کے ساتھ سورۃ فاتحہ طالبان کے کہا جاتے ہیں۔ طالبان کا ہمارے عوام کی ہمدرد ہونے جانے کے بعد پاکستانی حکمران عوام فوج پاکستان حکمران ہو رہے ہیں۔ پاکستانی عوام کی ہمارے عوام کے بعد یہ خوفناک فوجی آپریشن کے بعد تقریباً طویل عرصہ دہشت و ظلم کے بعد پاکستان کی سرزمین عربیہ عوام کے تعاون کی ملک ہو رہی ہے۔ ان کے ساتھ جعلی تعاون یہ عربیہ عوام کے تعاون ملک میں اقوام دہشت گردی کا ساتھ دیا۔ یہ تعلق کے بعد یہ ہمارے گھوڑے کی حکومت کو پہنچانے کے۔ ہمارے خوفناک بارود ہمارے خانہ جنگی ملک دولت عوام کی فوجی سیاسی حکومتی عوام کے عدالت یافتہ شاہی طبقہ کا فوجی تعلق عوام کے ہمارے عوام کے ساتھ ہمارے ملک ہے۔ اس لیے ہمارے عوام کے آپ حقوق کی روشنی میں نجات کی منزل کا راستہ ہمیں۔

۴۔ یہ ہمارے فوجی سیاسی سوشل عوام نے خانہ جنگی کو بڑے قتل عام دہشت و ظلم کے ذریعہ بنایا ہے۔ اس لیے عوام کے ہمارے سے منسلک دینی درس کا حصہ کے طلباء طالبات، ان کے معلم معلمات کی بے گناہ کا ثبوت ہے۔ عوام کے ساتھ ہے۔ یہ تمام وقت سے ہمارے قومی خوفناک ڈکٹیٹر پرویز اشرف عوام کے تعاون فوجی حکومتی فرعون عوام مغربی طاقتیں اس ملک کی طاقت کے ساتھ یہ تمام ہمیں۔ اس فوجی ڈکٹیٹر عوام سے عوام کے ہمارے ریپبلک کے تعاون سیاسی حکومتی خوفناک عوام کے ہمارے عربیہ کے مسلمان ہوتے ہوئے عوام نے بھائی عوام کی طرف خطرناک طرح حفاظت نے دعا دیا۔ اب تمام سیاسی خوفناک عوام کے نام نہاد سیاسی سی عوام دہشت کے خوفناک کے ساتھ میں جڑے ہیں۔ اب سیاسی حکومتی ہمارے عوام کا قانونی خوفناک نہیں سکتا۔ ہمارے عوام کے ہاتھوں میں اب ہمارے عوام عوامی کلچر میں یہ خوفناک کی طرح بھائی میں۔ ہمارے عوام کی حکومت کے ساتھ عربیہ عوام کے ہمارے ریپبلک کے کہنے کیے ہوئے حکومتی ہمارے کے خوفناک بچ سکتے ہیں۔ ہمارے عوام کو حقوق نے بیدار عوام کی خاطر سے بچا رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۵۔ وقت کیساتھ ساتھ جنرل ضیاء الحق، جنرل یحییٰ خان، جنرل ایوب خان اور جنرل پرویز مشرف اور ان کے چند فوجی مجرم ساتھی کمانڈروں اور اس کے بدنام زمانہ ٹریڈنگ سے اکٹھے کیے ہوئے ملکی ملی سیاسی حکومتی مجرموں کا ذکر ہے۔

۶۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اس کے ساتھی جرنیلوں کے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے ملکر پاکستان کے ٹکڑے کر دیئے۔ عوام کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور ان کے گھروں میں پانچ نئے پاکستان بنانے اور نئی حکومتیں بنانے کی شہنائیاں بجتی رہیں۔ پاکستان کی وفاقی حکومت میں بیٹھے ہوئے کابینہ کے ممبران کا اضافہ، ملکی کے ممبران کے مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور ان کے مراعات یافتہ مائنڈ شاہی طبقہ کا بے پناہ اضافہ، وفاقی حکومت کے زیر سایہ چار صوبائی حکومتیں پنجاب حکومت، سندھ حکومت، صوبہ خیبر پختونخوا حکومت، بلوچستان حکومت، چار گورنرز، چار اسمبلیاں، چار سپیکر، چار چیف سیکرٹری، بے شمار سیکرٹری، چار آئی جی پولیس، چار ہائی کورٹس اور ان کے ججوں کی تعداد اور ان کے ملازمین کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ ان کے شاہی طبقہ پلتا رہا۔ ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ بھی بڑھتا گیا۔ حکمران ٹولہ ملک کے کو دیمک بن کر چمٹ گیا۔ حکومتی مجرم پھیلتے گئے۔ ان کی تنخواہیں اور سرکاری سہولتیں بھی بڑھتی گئیں۔ جس طرح مجرم آمر حکمرانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ ان کی طرح سرکاری اخراجات، کرپشن رشوت، سفارش ہر قسم کے جرائم بڑھتے رہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے ۸۴ ممبران کی بجائے پاکستان کے ۱۹۰۰ ایم این اے بنیادی طور پر ملک کی معاشیات اور دینی تعلیمات اور شعور کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

۷۔ اس کے بعد ایک اور بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف۔ اس کے چند مجرم فوجی کور کمانڈر کنٹونمنٹ پر ملک پر قابض ہو گئے۔ اس نے ایک ڈمی مغربی جمہوریت کی حکومت قائم کی۔ ملک کے تمام مجرم سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو این آر او کے ذریعے اپنے ساتھ ملا لیا۔ ان کے قتل کے کیس، ان کے مالی مسائل، ذرائع آمدن اور ہر قسم کے کرپشن ہر قسم کے جرائم کے کیس ختم کیے۔ بلکہ ان کو ہر قسم کے سرکاری عہدے دیئے۔ ملک کو ان کی ملکیت اور مرضی بنا دیا۔ ۱۹۷۰ء سے ملک میں یہی دستور چلا آ رہا ہے۔ جس کا خاتمہ اب وقت کی ضرورت ہے۔

۸۔ موجودہ چودہ سیاسی جماعتوں کے سیاسی فرقوں کے رہنماؤں، حکمرانوں، وزیراعظم سے لیکر وزیراعظم تک سب کی نیتوں میں پاکستان لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس کی بنیادوں میں لاکھوں معصوم بچے بچیوں، بہنوں، ماؤں کا خون مدفن ہے۔ لاکھوں مسلمان مستورات کی عصمت و عفت کے زخموں کی نہ ختم ہونے والی داستانیں اس سرزمین کے ذرے ذرے میں پنہاں ہیں۔ تم نے تمام شہیدوں اور تمام مظلوم روحوں کو اور سوا کروڑ اہل وطن مسلمانوں کے دلوں کو درد و سوز میں مبتلا اور پریشان حال کر رکھا ہے۔ مت بھولو یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور بنی نوع انسان کے لیے سلامتی کا مظہر قرار پایا ہے۔ یہ انسانیت کی فلاح و نجات کا ضامن ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

۹۔ قائد اعظم نے پاکستان کے روپ میں ایک بٹتی ہوئی امت کو ایک وحدت نہیں بخشی۔ سو روز مسلم امہ، تمام ملت اسلامیہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں کو وحدت عمل کی منزل پر گامزن رہنے کا خوب خوب تحفہ اس دو قومی نظریہ کی بنیاد پر دی ہے۔ اس کے بعد سیاسی رہنماؤں فوجی ڈکٹیٹروں کے قلیل سا ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے ملک دو ملی پاکستان سے نظریہ اور منزل کا فوجی چھین لیا اور زر دھی مٹ لیا۔ ملت کو فکر معاش کے دوزخ میں جھونک کر اسلام اور اسلامی تعلیمات کے نام نہاد جمہوریت کا استحصالی جمہ نظام حکومت جاری رہا۔ انگریز کی طرح اہل وطن محکوم و رقیدی بنا یا جمہوریت کے بارس زر بدیک ورخصہ یہ بشرورت کے تمام جرم معاشی، معاشرتی رندے حکمران بنتے رہے ملک کے سب جماعتوں کے رہنما ننگے ہو چکے ہیں۔ ان سب جرموں کو ورنگ دے رہا ہوں۔ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے فوری طور پر جمہوریت کے جرمانہ نائک کو بند کریں۔ اپنے اور اہل وطن و مخلوق خدا کے لیے جانی کا دروازہ کھولیں۔ فضول کی دریا کاری اور گزشتہ وقت کو پھر لیں سیاسی و فوجی حکومتی ہو پچھلی طرح جانتا ہے۔ ملک میں ایک جبر تاک جمہوریت کے خلاف ور [illegible] ریشن کے لیے ملک میں ایک خونریزی سیٹی ٹیشن شروع ہے۔ جس کو روکنا ان کے بس میں نہیں۔ ایجی ٹیشن سول نافرمانی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ عوام معاشی ریشن اور بیروزگاری کا شکار ہیں۔ عوام کے پاس کوئی راستہ نہیں یا وہ بھوک سے مر جائیں یا اس استحصالی نظام حکومت، اس کے حلیفوں وشیت و نابود کریں۔ حلیفوں کی تمام قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ حکمران ٹولہ، شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور ان کی حلیفوں کو ان کے استحصالی نظام حیات و بچنے کا وقت ان دو رنگ دے رہا ہے۔ نئی زندگی، نیا نظام، نئی حکمت عملی، دین برحق علیہ السلام اور اس کے اہل کتاب پیغمبران کے نوری روشنی، اس جہان رنگ و بو کے ظلمت کدہ کو روشن و منور کرنے میں مصروف عمل ہے۔ ملکوں، دینی علموں اور فرقوں میں مریکی اور تحاری ممالک کے علم و جہ اور مصنوعی انسانیت کے قتال نے خوف و دہشت کی فضا بنا رکھی ہے۔ ان جمہوریت کے جرمانہ نظام حکومت کے جرموں کے پیدا کردہ آپس کے قتل و نزاع کا دروازہ بند ہو چکا ہے بلکہ تمام پیغمبران کی امتیں بین الاقوامی سطح پر اس غاصب، استحصالی ٹولہ اور ان کے انسانی قتال کے خلاف ایک مرکز پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ انسانیت کی جانی و مالی فلاح و بہبود، عفو و درگذر، ادب و خدمت، انسانی عزت و حرمت کے چراغ روشن ہونے شروع ہو چکے ہیں۔ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ خاص خاص جابروں اور استحصالی ٹولہ کے جرموں کے دن گنے جا چکے ہیں فطرت کا عمل و رفتہ جاری ہے اللہ تعالیٰ کی فوج ظفر موج کی جہانی کا فریضہ اس ملت کے نصیب کا حصہ بنا ہیں آمین

بابا جی عنایت اللہ

۱۔ علامہ محمد اقبال مرحوم نے تمام روحانی سلاسل اور تمام مکتبہ فکر کے فرقوں کو پاکستان کی ایک مضبوط اور تمام روحانی سلسلوں اور تمام فرقوں کو ایک مرکزیت عطا کر دی ہے۔ ملک و ملت اور روحانی سلسلوں اور فرقوں کو پاکستان کی جمعیت میں پرو دیا ہے۔ اب جو بھی سلسلہ کا فقیر، اللہ اور روحانی پیشوا یا روحانی نظریات کے اہل بصیرت عوام اس دنیا میں تشریف لائیں گے، ان کی نسبت اور تعلق پاکستانی ہوگا اور مدت عمل یہاں ہی رقص کرے گا۔ اب انسانیت یہاں ہی پروان چڑھے گا۔ محبت کے فیض یہاں سے ہی دنیا میں اخلاقی فیض جاری کریں گے۔ عمل اور روحانی قوتیں، ہر روحانی نصیب کا حصہ بنتا ہے۔ اور تمام نصیب پڑھ ہوتی ہیں منزل درست ہو جائے تو راستہ بدل جاتا ہے۔ ملک کے اصل دینی سیاسی رہنما، فوج پاکستان کے دینی نظریات کے سربراہ اعلیٰ جیش، جمہوریت کے بانیانی تحسین نظام حیات کو روحانی تعین کا تحفظ دے دیں۔ دینی قیادت اور علمائے دین یک ہو جائے تو اسلامی تہذیب انسانیت کے حقوق اور اس کی راحت حفاظت کی ضمانت فراہم کر سکتی ہے۔ یہ اس وقت پوری انسانیت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کے لیے روحانی تعین کا نظام از حد ضروری ہے۔

۲۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ امریکہ، برطانیہ اور تمام مغربی اتحادی ممالک نے خلافتی جرم و ظلم کے عراق پر حملہ کرنے کے لیے کئی سال تک عراق پر جھوٹے الزامات، بے بنیاد خرافات کا اس کے خلاف ایک طویل عرصہ تک میڈیا وار جاری رکھی۔ اس جھوٹے پروپیگنڈہ کی بنیاد پر ان کی فورسز، دولت تک بند کر دیں۔ جس سے مخلوق خدا ایک ہولناک اذیت سے گزری۔ جس پر ان کی عوام بھی مطمئن نہ رہی۔ جس میں اسلامی تعلیمات، نظریات اور روحانیت کو ان کے حکومتی ادارے نے مدنظر رکھا۔ عراق پر سب سے بڑا الزام یہ تھا کہ وہ ایٹم بم بنا رہا ہے۔ اس کے نام پر وہ جرم کا بین الاقوامی طور پر فروغ دینے کے لیے خوب چرچا کیا۔ چند ہی ماہ میں بین الاقوامی طور پر اس کا معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کیا۔ یہ بین الاقوامی سطح پر میڈیا کے ذریعہ عراق کے خلاف چھان بین ہوئی۔ جب عراق سے چھ ہزار ٹن کی فوجی صلاحیت کی مزاحمتی ان کے ہاتھ آئی تو امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے عراق پر حملہ کر دیا۔ جدید اسلحہ سے اس کی بستیوں کو ویران کر دیا۔ عراق کے پانچ لاکھ سے زائد معصوم بچے، بچیوں کا قتل کر کے رکھ دیا۔ بستیوں و شہروں کو ویران کر دیا۔ لاکھوں انسانوں کے عضو فضا میں اڑتے اور مجبور انسان معذور ہوتے رہے۔ اس جرم ملی نے امریکہ، اس کے اتحادی ممالک کے عوام کو کیا زمانہ دیا ہے۔ امریکہ کے عوام اس سے کا کہاں مرتکب ہوئے ہیں؟ کیا وہ بھی جمہوریت کے ظالمانہ نظام حکومت اور اس کے ہائی مائنڈڈ انسانیت کے جرم و ظلم کے شکنجے میں جکڑے جا چکے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

انسانیت پر ظلم و جبر اور اس کا تدارک یہی فوج انسان کا تین اقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ انسانی قدر کا لیے فریضہ ... انسان کا بنیادی حق ہے۔ عراق میں ہی مسئلہ بش کے منہ پر جوتا پڑا اور اس کی تذلیل کا پتہ چلا دنیا بھر میں ہوا۔ امریکی عوام اس سے نادم و شرمندہ ہیں۔ انہوں نے ہی عوام بش کے بے جا ظلم و قتل کی پالیسی کی وجہ سے اس کا نام قتدار اور عروج کی تاریخ سے ختم کیا ہے۔ تمام ممالک کے عوام آپس میں نفرتوں کی بجائے خیر سگالی کے جذبے بحال کرنے ہوں گے۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا ہوگا یہی دین برحق علیہ السلام اور ان کا رستہ ہے۔ اس سلسلہ میں عوامی کو دوسرے ممالک کی عوام سے رابطے کرنے ہوں گے۔ ذرائع ابلاغ نے بنی نوع انسان کو ایک مرکز مطالعہ دیا ہے اس کو اپنانا اور فروغ دینا ہوگا چند حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی وجہ سے دوسرے ممالک کے کروڑوں انسانوں کو دشمن سمجھ لینا عقل مندی نہیں، نہ ہی دین برحق علیہ السلام ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

۳۔ بین اقوامی سطح پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس اور عیسائی ملت کو دنیا کے عالم کے سامنے رسوا اور ان کی تذلیل کرنے کا رکھا ہے۔ اس عیسائی امت کے وارث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا نہیں ہو سکتے۔ ان کی امت کا قتدار جمہوریت کے بیٹی ہوئے کے یہودیوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس پر ان کی امت کے ... کا حصہ نہیں ہیں۔ جمہوریت کی سرفرازی و عیسیٰ علیہ السلام کی ... ہی کا انتشار اس ملت کے ... مسخ ہو چکا ہے۔ اور وقت کے بے رحم، گستاخ اور ان پر بہت تہمت بن کر بھرے ہیں۔ ان کی صدیوں کی عبادت و ریاضت اور تحسین ... تشخص ... کر دیا ہے۔ عراق میں ان کے خلاف گوریلا جنگ جاری ... جو ابھی تک جاری ہے۔ مغرب کو حیات زدہ معاشی و معاشرتی شکست ... امریکی حکومتی و عوام سے جب تک حقائق کو چھپائے رکھے گا۔ جب تک جھوٹ کو قابل قبول بناتے رہیں گے۔ امریکہ کے ہے ... قومی صلیبی ... اور ان کے وہ ... باوس کے بیٹی ... کنڈولیزا رائس جیسے کے ... یافتہ فرعونی دنیا کے عام کو جمہوریت کے خود ساختہ نظام حکومت کے ذریعے ان کا معاشی و معاشرتی قتل جاری رکھا ہے۔ امریکہ اور اس کے مغربی ممالک کے مذہبی پیشواؤں کو پنا دینی کردار ادا کرنا، ان کے لیے از بس ضروری ہو چکا ہے ورنہ ابلیسی ٹولہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... کی الہامی کتاب انجیل مقدس اور ان کی امت کی کردار کشی اور ان کو رسوائے زمانہ کرتے جائیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

۴۔ مریدین کے تحفظ کی ضمانت میں بے تحاشہ پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ تمام دنیا کے ممالک اور عوام مریدین میں اتنی طاقت کی ہمت نہیں ہوتی کہ ظلم، ناانصافی کی بات کہہ سکے۔ مریدین کے خلاف ہمیشہ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ بابائی دنیا میں یا عرب ممالک، عراق، ایران، پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، بھارت، سری لنکا، برما میں یہ حقیقت معلوم ہے کہ کوئی بھی ملک ہو یا عوام ہو مریدین کے خلاف ظلم کرنے کے بعد ان کے حکمران، شوریٰ سے مریدین کے تباہ و برباد کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے ممالک میں ہی ملک کے چند افراد نے مریدین کے قتل و غارت کے خلاف آواز اٹھائی تو ملک کے ساتھ پاکستان اور دنیا کے ممالک نے ان کے خلاف پابندیاں لگا دیں تو ان کی عوام کا کیا حشر ہوا۔ مختلف ممالک صاحب کیسے مذہب پرست ہیں۔ ان ممالک کے لوگوں میں ترقی کے دروازوں سے ترقی کے بجائے ظلم و زیادتی سے بھی گئے ہیں۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدمت خلق کی تعلیمات سے بھی آگاہ کیا ہے۔ ان کی قوم ان پر ظلم و زیادتیوں اور تعلقات کی انتہائی باتوں کے معجزات سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کی عبادات اور ریاضت کی داستانیں تاریخ کے صاحب بصیرت پیشواؤں اور فقرا کی دعوت سے حال روحانی رہنماؤں کی پھیلائی ہوئی روشنیوں کو بھی وہ جمع کیے ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ طویل عرصہ تک مشکل حالات سے مدد کی خوش خدمت خلق کے بنیادی ہونے میں ان مریم علیہ السلام کی روشنی رہتے رہے۔ وہ انسانی دلوں پر حکومت کرتے رہے۔ اس وقت ان کی قدر و منزلت رب کے قریب تھی۔ اب جب وہ ہم سے ڈھائی ہزار سال کے فاصلے پر ہیں تک کے اثرات ان چھے ہیں۔ خلیہ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مادی لحاظ سے دنیا میں پائیدار نہیں رکھتے۔ دنیا میں مادی فوقیت کے لحاظ سے وہ پہ طاقت کہلاتے ہیں۔ ہیں ان کا مٹھی بھر جمہوریت کا حلقہ ان کا مراعات یافتہ طبقہ ہے۔ حکومت کی مدد سے وہ ملک کی فوج، انسان سے دل سے ترجیحی ہے۔ ہے ان مریم کے فرزند کو میرے پیغام سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

۶۔ امید ہے کہ دنیا میں تمام پیغمبران کی روحانی تعلیمات کی روشنی میں ان کے مشن کا جھنڈا بلند کریں گے۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بنائیں گے۔ وہ مسلسل جنگ کی صلیب جو قوتوں اور روحانی بزرگان کا خلق پھیلنے کی بجائے پیغام ان لوگوں کی لاش میں درج کرنے کے خواہاں ہوں گے جو خلق کی مخلوق کو پیار کرتے ہوں۔ وہ بابا صاحب دنیا کی بے تباہی کے ارادے سے آپ پچھی صلح کشائیں۔ ہے جس نے موت کا خاتمہ چکھنا ہے۔ اس عارضی کائنات میں یہ نام رہے گا جس سے بنی نوع انسان خلوص و محبت سے محفوظ ہو سکیں۔ یہ نام چھوڑ رہا ہے کہ دنیا کی انسانی عظمت کی زبان پر آپ کا نام ورد زباں بنا رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

۷۔ جس طرح ایک سیاسی فرد واحد مذہب نے عوام پر جیسے ملک کی سربراہی عطا کی ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے تحریک پر وہ مغربی جمہوریت کے دانشوروں کے چنگل سے نکلیں اور اس کے تیار کردہ نظریات کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا درس توحید اور تمام اہل کتاب پیغمبران کی آسمانی کتابوں کے تعلیمی نصاب کی روشنی سے نئی نسل کو انسان دوست کارکن تیار کرنے کا راستہ اختیار کریں۔ کیا جمہوریت کی تعلیم و تربیت پیغمبران کی بہتری تعلیمات جیسے جوہر قابل تیار کر سکتی ہے۔

۸۔ یہ جمہوریت کے بیشتر دانشوروں اور پیغمبر خدا کے مطابق سوچ اسلامی معیار زندگی کا تقابلی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ عیسائیت کے بارے ایک ہارپر دنیا کے عام کو روشناس کرنے کا عمل جاری کریں۔ چاروں اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کو آپس میں فتنہ فساد اور جنگیں کرنے کی بجائے یہودیوں، مشرکوں، ہندومت، بدھ مت، جین مت، سکھ پرستوں اور دوسرے نظریات کے عوام کو اس دین پیغمبران پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں، ان کے نظریات، تعلیمی نصاب سے آگاہ کرنے کا فریضہ ادا کریں۔ تاکہ جس سے انسانی حقوق اور عالمی امن سے کام حاصل ہو سکے۔

۹۔ بابا صاحب کا مشن جذبہ خدمت پیدا کیا جا سکتا ہے۔ یا ان کی زندگی کے سنہرے پہلوؤں کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ یا دنیا کو امن کا گہوارا بنایا جا سکتا ہے۔ یا خوف محبت کی خوشبو کو پھیلایا جا سکتا ہے؟ یا خالق کی مخلوق و خالق کی نشانیوں سے پیار کا شعور پیدا کیا جا سکتا ہے؟ یا اب انسانیت و خدمت انسانیت کے چراغ روشن کیے جا سکتے ہیں؟ یا انسانیت کو ان کا منجھ دھایا جا سکتا ہے یا بچوں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے؟ یا انسانوں کو بات کرنے کا سلیقہ عطا کیا جا سکتا ہے؟ یا پیغمبران کی امتوں کو جمہوریت کے نازیبا عمل سے بچایا جا سکتا ہے؟ یا معاشرتی سماج کے ظلم و زیادتیوں سے بچایا جا سکتا ہے؟ یا حکمرانوں کا شعور بیدار کیا جا سکتا ہے؟ یا قلندروں کی زبان لا الہ الا اللہ کیا جا سکتا ہے یا پیغمبر کی امت کے قلب و روح سے سوز و احساس کے محرومی دین پیغمبر سے دوری کیا جا سکتا ہے۔ یا پیغمبران کی امتوں کو عزت و سربلندی سے زندہ ہونے کے اسباب کیا معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کیا جمہوریت نے بے دین نسلیں تیار کر کے حضرت پیغمبر کی امت کی نسلوں کو دین سے اور بدظن تو نہیں کر دیا۔ یا یہ درست ہے کہ تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کے پاس ان کا نام بچا ہوا ہے باقی نہیں۔ یا دانشوروں اور کارکنوں کی تیار کردہ جمہوریت کی سرکاری و غیر سرکاری دین پیغمبر کے تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کو نگل نہیں چکی۔ جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو امت کیسی اور دین کیا۔ یا اللہ تعالیٰ ہمیں صدقے حق کا سہارا قوی تر ہے یا اللہ ہم پر رحم فرما۔ ہمیں راہ راست کی منزل کا راہی بنا۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

جمہوریت کے گرد مانند نظام حکومت کا حکومتی بحران اور عوام سے بر انتظامیہ کے نظام حکومت کا عدم نظام عوام کا عدم اعتماد

کیا یہ ممکن ہے کہ اس گرد مانند نظام حکومت کے ساتھ کے ساتھ کرپشن کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے؟

۱۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے والی سول انتظامیہ کے لیے کم از کم تعلیمی معیار بی اے، ایم اے اور مقابلے کے امتحان سی ایس ایس کا پاس ہونا لازمی ہے۔ اس طرح ملک کا عام حالات یافتہ انتظامیہ کا شاہی طبقہ چیف سیکرٹری اور مقابلہ کا شاہی طبقہ چیف جسٹس سپریم کورٹ تک ترقی کی منازل طے کرتے رہتے ہیں۔ فوج پاکستان کا شاہی عام حالات یافتہ طبقہ چیف آف آرمی سٹاف کے لیے کم از کم تعلیمی معیار ریجوکیشن بی اے پولیس، رینجر، اور فوج پاکستان کے سپاہی اور کلرک کے لیے کم از کم بنیادی تعلیم الیف اے مقرر ہے، اسسٹنٹ یا ہیڈ کلرک کے لیے ریجوکیشن کی بنیادی تعلیم ہونا ضروری ہے۔ انتظامیہ مقابلہ اور فوج پاکستان کے بنیادی سرکاری ملازمین جن میں ڈاکٹر، انجینئر کے لیے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لیے ان کا تعلیمی معیار میٹرک ہونا ضروری ہے۔ جمہوریت کے چاہل جاہ یہ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل کے پاس یہ تمام فوقیت یعنی انتظامیہ مقابلہ اور فوج پاکستان کا رعب اور ملک کا حاکم اعلیٰ بن جاتا ہے۔ پاکستان میں چاہل جاہ یہ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل معاشی معاشرتی برتری دے کر مغربی جمہوریت کے سیاسی تو سماجی ایشوں پر چھا جاتے ہیں۔ دوسری طرف معاشی معاشرتی طور پر کمزور اور کم تر غریب دیہاتی سیدھے سادے اور مسلم امہ کے اور نچلی نسلوں کو ایشوں کا ووٹر بنا رکھا ہے اور ایشوں میں حصہ لینے اور اسمبلیوں تک رسائی حاصل کرنے سے محروم کر رکھا ہے۔ ملک میں اکثریت ہونے کے باوجود جمہوریت کے نظام حکومت اور نظام الیکشن کو ذریعہ حکمرانی بنا چکے ہیں۔ انہوں نے پاکستان ویلفیئر اور مسلم امہ کے سادہ اور نچلی نسلوں کو قیدی غلام محکوم بنا رکھا ہے۔ نئے پیدا ہونے والے بچے بچیاں بھی اسی طرح کا قیدی غلام محکوم بنا رہے ہیں۔ عوام کا یہ سلسلہ جب تک غربت، جہالت، بیروزگاری، مجبوری و بے بسی کی زندگی گذارنے پر مجبور رہے گا اور ضروریات حیات سے محرومی کی وجہ سے خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے کی تاریخ رقم کرتے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف فوجی سیاسی حکومتی ادوار میں عام حالات یافتہ شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کے تعلیمی نظام حکومت کے ذریعے ملکی وسائل اور سرکاری اداروں، اربوں کے پلاٹ کے مالک، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں کی عیش کی زندگی کے وارث بنے بیٹھے ہیں۔

۲۔ کیا ممکن ہے کہ مغربی جمہوریت کا غاصب تعلیمی حکومتی نظام کو ختم کرنے کے لیے تعلیمی معیار ریجوکیشن سے کم کر کے ختم کر دیا جائے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے اور اپنے حکومتی ساتھیوں کے معاشی اور معاشرتی قتل کے بعد ختم ہونے اور اپنی جان بخشوانے کے لیے مسلم امہ صف میں زرداری نے حکومتی معاملات پارلیمنٹ اور نظریہ ضرورت کے جمہوری نظام کی روشنی میں طے کیے۔ قتل کے تمام کیس جو ان کے خلاف عدالتوں میں زیر سماعت تھے ان کو معاف کر دیے گئے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کے گرد مانند نظام حکومت کا سکوتی گرم نہ اور گرم سے برداشتہ ہے جمہوریت کے نظام حکومت کا صدر تمام عوام کا صدر ہوتا ہے
کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ملک میں ایک گروہ نظام حکومت صرف ایک مخصوص گروہ کے لوگوں کا صدر ہو؟

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے آصف علی زرداری کو صدارت کا منصب مہیا کرنے کے لیے بے نظیر کو قتل کروایا۔ بے نظیر کے عظیم پارٹی ممبران اور جیالوں کے اصل مرکز کو پس پشت ڈال دیا اور ان کا نام نشان مٹا دیا۔ آصف علی زرداری کو پاکستان پیپلز پارٹی کا صدر بنا دیا۔ اس کی خریدہ شدہ پیپلز پارٹی نے اپنی پہلی ہی پریس کانفرنس میں اس پر کاری ضرب سے پیدا ہونے والے خلا کا سہارا لیا اور اس کے محل کا جیس بھی معاف کر دیا۔ اس طرح بے قسمت کے بے نمک سے ہر ہر مسئلہ پر سنٹ کے نائب رہنمائی کے تمام معاشی اور معاشرتی جرائم کو ختم کر دیا۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دیا کہ ایک مینڈیٹ سے پاس کو پاکستان کا صدر مملکت بنا دیا گیا۔

۳۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ملک کے تمام مجرموں کو غربی جمہوریت کا بابا پنا ریاستوں کے ذریعے عوام کا سلوتی وہ تیار کر دیا جاتا ہے۔ ان کو جمہوریت کے تحسین نظام حکومت کے علی عہدے مختص کر دیے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ صورت کے تحت تمام حکومتی مجرموں کے تمام جرائم ختم کر دیے جاتے ہیں۔ پہلے مجرم حکومتوں سے ڈیل کر کے حکومتی بندوں سے ہاتھ ملا لیتا ہے اور قضا سے دیا جاتا ہے۔ اس ڈیل کے بعد کوئی بھی مجرم کسی کارروائی کے قابل نہیں رہتا۔ ہر ہر مجرم عوام کی نظروں میں تحفظ حاصل کر لیتا ہے اور اس کا نام دہشت گردوں کا نام دے کر قتل جاری کر دیا جاتا ہے۔ اب بھی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی تمام ملک دشمن پالیسیاں جوں کی توں جاری ہیں۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم حکومتی علی عہدیداروں کی تعلیمی لیاقت اور ذہنی، جسمانی، ہیٹ مین ہارپور کا تعلیمی معیار مقرر کر دیا گیا ہے تاکہ حکومتی وزراء کی بات۔ تحقیقاتی و کارکردگی یونین اور شاہی محل، بلٹ پروف نمبر گاڑیاں، شاہی باڈی گارڈ اور دوسری طرف میرے پاس روٹی، کپڑا، مکان، ہارپور اور اس طرح جمہوریت کے نظام حکومت کے شہریوں کی تنخواہ بات بڑا فرق جمہوریت کا معیار ہیں تاہم تضادیوں کا۔ جو اس ناصب نظام حکومت اور کے تحسین فوجی سیاسی حکومتی وڈیرے کے خلاف آواز اٹھائیں وہ طالبان دہشت گرد کہلائی وہی ہیں۔ ان کی ہر خبر کو ہیں، کالم نویس اور فرنٹ پیج کے تمام مبلغ بولنے اور لکھنے سے پہلے خدا را اپنی ضمیر سے یہ فیصلہ کریں کہ طالبان دہشت گرد کون ہیں۔ ملک تباہی سے بچ جائیگا۔

۴۔ یہ نظام حکومت غربی جمہوریت کے تحسین تین عوام کا مسلط کردہ ہے۔ یعنی ہے کہ ملک کے چند وڈیرے سیاسی جماعتوں کے حکومتی رہنما قرآن حکیم مورخہ ۱۹۔۳ کے تعین کے مطابق ملکی نظام حکومتی ملکی جمہوریت کے خاتمہ کرنے میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں کیونکہ اسلام یہ طبقاتی اور تفاوتی عمل کرنے نہیں دیتا۔ ملک کے تمام تر غربی جمہوریت کے زیر سایہ پروان چڑھتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

مجرم ہے کے کہ ملک نظام حکومت کا سکوتی مجرم ہے اور ہر مجرم ہے کے نظام حکومت کا صدر تمام جرائم کا صدر ملزم ہے
کیا ان حالات میں اس مجرم نظام حکومت سے انصاف کی توقع کی جا سکتی ہے؟

وقت کی پکار ہے کہ ان تمام مجرموں کو پہلے حکومت سے فارغ کیا جائے اور قومی حکومت بیمانہ رور عوامی بابیت کے حامل افراد کے حوالے کی جائے۔ ان کی سرکاری سہولتیں یک عام اہل وطن کی طرح ختم کر دی جائیں۔ تمام شاہی خرچات، تمام شاہی یونین اور شاہی سرکاری محلوں کا کلچر ختم کیا جائے۔ ان کو وہ سادہ رہنے کا سرکاری ماحول مہیا کیا جائے۔ ان کے مراعات یافتہ طبقہ کا تمام استحصالی نظام حیات ختم کیا جائے۔ ان کی تعداد کو حسب ضرورت سرکاری طور پر نظم مملکت چلانے کے لیے ضرورت کے مطابق مناسب مقرر کی جائے۔ عدلیہ بلعمل آزاد کیا جائے۔ انتظامیہ اور عدلیہ کو جائز حد تک ہتھیار دیئے جائے۔ تاکہ ملک کا نظم ونسق اسلام کی روشنی میں چلایا جا سکے اور مجرموں کے خلاف کیسوں کی سماعت ہو سکے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ مجرم بھی وہ شاہوں حکمران بھی وہی مجرم ہوں اور انتظامیہ اور عدلیہ بھی ان کے زیر سایہ سرکاری فرائض ادا کر رہی ہو۔ ان جرائم کا نشان ان حکمرانوں کے خلاف کیسے مل سکتا ہے۔ ان حالات میں انصاف کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح مجرم حکمران دنیا میں ملک پر مجرمانہ نظام حکومت جاری رکھتے جائیں گے۔ اور عوام ان کے محکوم، مجرم، غلام اور قیدی بنے رہیں گے۔ اس کا تذکرہ قرآن حکیم ۳۰ پارہ ۹۰ سورہ تین اور سورہ علق کے حاشیہ میں مفصل ہے۔

۵۔ ہمارے مفکرین، ہمارے تنقید نگار، ہمارے غور وفکر کرنے والے شب بیدار قلم کار۔ ہمارے اہل بصیرت کالم نویس، ہمارے ٹی وی کے تنقید نگار اصل حقائق اور سچائی کے درخشاں موتی پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہ ملک وملت کا اس دور کا نمونوں اور قیمتی سرمایہ ہے جو فطرت کا عطیہ ہے۔ وہ جابر وغاصب حکمرانوں، ان کے استحصالی نظام حکومت کے خلاف علم حق بلند کرتے، ان کو راہ راست دکھاتے اور ملت کی رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ دین محمدی ﷺ کے یہ عظیم سپوت، دنیا میں تمام اہل کتاب پیغمبروں کی امتوں اور پوری انسانیت کو اصل حقائق سے آگاہ کرنے والے محسن انسانیت۔ انسانیت کی حفاظت کے چراغ ظلمت کدہ میں جلانے والے، یہ دور اندیشوں میں الہامی شمع روشن کرنے والے مصلحین۔ حکمرانوں کی اندھی بصیرت، نااہلی، ہوس پرستی، جہالت، بے حسی، ظلمات کے راہزنوں کی وضاحت اور غور وفکر راہ راست دکھانے والے بے باک سپاہی۔ نفس پرستی کے عذاب میں مبتلا، ہارس ٹریڈنگ اور خفیہ ضرورت کی لعنت کھسوٹ کی مجرمانہ سیاست دانوں کی نشاندہی کرنے والے محب وطن۔ یہ قلیل تعداد حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ طبقہ کے تمام کی نشاندہی کرنے والے بے باک مفکرین۔ حق وباطل کے نظام اور رموز کے بدخواہ۔ دین برحق کے خلاف بات کرنے والے سوء سوء روز عوام کو نڈر کی رہنمائی کی آڑ لے کر مرکیہ کی صلیبی صہیونی جنگ کے تیار ہوئے انسانیت کے دشمن پاکستان پر حملہ آور ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب تک کرہ ارض پر نظام حکومت کا کوئی بھی طریقہ رائج رہے گا اس وقت تک یہ کتاب نظام حکومت کا صحیح راستہ بتاتی رہے گی
کیونکہ اس کتاب میں ہر نظام حکومت کے خاتمے کے اسباب کو واضح کر دیا گیا ہے

دوسری طرف پاکستانی فوج فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی پالیسی کے تحت اپنے ہی عوام سے غیر انسانی سلوک روا رکھے ہوئے ہے۔ مریدکے ڈرون حملوں، ان کے حرکات و سکنات ان کے خوش حصہ گاؤں ان سے پڑے جانے والے مریدکے کے حدیبیہ سلحی پیپر مل تک ان زمین نشاندہی کرنے والے محسن ملت، دین ابراہیمی علیہ السلام اور ان کے آخری نبی آقا ﷺ اور ان کی امت کی بے حرمتی کرنے والے صاحب ایمان، دین محمدی ﷺ کے محافظ خدام مذہب اور رسول اللہ ﷺ کے دین کے خلاف جنگ لڑنے والے جرنیلوں کے خلاف جہاد حق کی دعوت کی نامور سپاہ، مرحضرت کے اہل بصیرت رہبر و رہنما و خدام مذہب اور رسول پاک ﷺ تمہارے حافظ و ناصر ہیں

۲۔ آپ سب درویش، فقیر، دین متین اور ملت بیضا علیہ السلام کے اہل کتاب پیغمبر ان مریم ﷺ کا سلام پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملک کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے جرنیلوں کو آپ کی نشاندہی اور رہنمائی کی روشنی میں عوام نے ختم کر دیا ہے۔ تو اس کے تمام محرمین اور اس کے حلقہ کے مجرموں کے تمام فیصلوں کو منسوخ کرنا ہوگا۔ حقوق عوام کے نام پر بھی ۵۱ فیصد حصہ ان کو اور ۵۱ فیصد مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کا استحصال بھی ختم کرنا ہوگا۔ ان تمام مجرموں کے خلاف ایک خصوصی قانون مرتب کیا جائے جو صاحب بصیرت، اہل بیت کے فرمان کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے قریب ترین زندگی گذارنے والے شامل ہیں جو اس مقدس فریضہ کو بخوبی سرانجام دے سکیں۔ قرآن حکیم ۱۹۳۳ء کے آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائیں۔ تمام مجرموں کو عوامی عدالتوں پر بیٹھ کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔ یہ سب عوام نے مجرم فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حلقہ کی تنخواہوں ان کے پسندیدہ مجرموں کے ساتھ مجرمانہ ذہنیت کے تحت حکومت سے الگ کیا تھا۔ یہ عوام نے ان تمام مجرموں کو فطرت کے تحت ان کے تمام جرائم معاف کرنے کے لیے جنگ لڑی تھی۔ مگر اسلام اور قرآن کے رہنما اصول اور اس کا جو اب دیں گے ملک کے فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حلقہ کی حلقہ مجرموں کے خلاف تبلیغ ان تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے ساتھی مجرموں کو تحفظ دینے کے لیے جاری کی تھی۔ امید ہے مگر اور ان کی قیادت کبھی بھی بات نہیں کریں گے۔ ملت کو بھی تعاون نہیں دیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کے گرد مذہبی نظام حکومت کا سکوتی گرم بازار اور جرم سے پر اسلامی جمہوریت کے نظام حکومت کا صدر عوام کا صدر ہوتا ہے کہیں ہوتا ہے جہاں اس گرد مذہبی نظام حکومت کے ذریعے کوئی حکم کیا جا سکتا ہے

۷۔ پاکستان میں جمہوریت کا مخلوط معاشرتی نظام مغرب کی طرز سیاست، پارلیمنٹری طرز حکومت کے خلوتی معاشی و معاشرتی ووٹ حصوٹ کے سیاسی نظام، جنسی آزادی کا مخلوط کلچر کا نظام، سودی معاشیات کا نظام، جمہوریت کا طبقاتی نظام، جمہوریت، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی صحتی نظام، سرکاری سرپرستی یہ تمام ایسی لعنت ہے۔ جنھوں نے دین برحق اسلام کے بنیادی تصورات پر ضرب لگائی، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، رسول کی سنتوں کی تعلیمات، قرآن کی تیار ہونی تہذیب میں ایک قانونی شکاف اور خلا پیدا کر دیا ہے۔ برٹش، امریکن، انڈین انجینئری پروڈکٹس کے قوانین، نظام پر مشتمل دین برحق اسلام کے منافی تعلیمی نصاب جس سے معاشی و معاشرتی امراض جنم لیتی ہیں۔ جو معاشرے کو پولیو میں مبتلا کر رہا ہے۔ جمہوریت کے حلقوں میں مغربی جمہوریت کے حلقوں میں مراعات یافتہ طبقہ ہوتا ہے کے خزانہ خالی حکومت کی رفت میں قرضہ ہوتا ہے۔ جمہوریت کی بدولت ہی عدالت کا عدل کش کردار دنیائے عالم کے سامنے ہے پیغمبر کی امتوں کا تہذیب متمدن۔ ان کا نیابی ہے تابی کا حق، ان کا خدمت خلق کا تعاون، ان کا اخوت محبت کا پیغام، ان کا انسانیت کے لیے بے ضرر منفعت بخش ہونے کا عمل، ان کا یہ قول ہے تمام انسانوں کی نجات میں مدد ہوتی ہے بندوں کو پیار کرتے، ان کے حقوق نبھاتے اور رحمت مسلسل عطا کرتے ہیں۔ ان کا نبی فوج انسان کے لیے ہمدرد کارکردگی ہوتا ہے ان کے علاوہ حسن خلق کے ذریعہ تشخص کو مغربی جمہوریت کا پھندا ان کے یہ کارکن زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔

۸۔ اہل کتاب پیغمبر کی بھائی تابیں، بھائی نصیحت اور ان کی تعلیمات کی روشنیاں ہی بنی نوع انسان کے ظلمت کدہ کو روشن و منور کرتی رہی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو نور بصیرت عطا فرمائے ۱۹۷۰ء کی جنگ آزادی کے وقت ہمارے علماء دین، خطباء، کالم نویسوں، تنقید نگاروں اور صاحب بصیرت مقررین اور رہنماؤں نے ہندوستان کی سرزمین میں مسلمانوں کی نسلوں کے لیے یہ جنگ لڑی کہ تا قیامت مسلمین کی شمع روشن کی۔ مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک کے خواب کو شرمندہ تعبیر بنا کر تحریک تمام پاکستان کی باحسن قوتوں کو زیر و زبر کر دیا۔ اس دور کے قلندروں کی فکر۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گونج بن کر بلند ہوئی کہ تمام امت اس علم کی زیر قیادت ایک مرکز پر جمع ہوئی۔ باحسن قوتوں کو زیر و زبر کر دیا۔ آج بھی قرآن حکیم کے منشور کی وحدت و ملت کی جمعیت کی ہی طرح ضرورت ہے۔ جمہوریت کے دین کش چودہ سیاسی جماعتوں کے جرم رہنماؤں اور ان کے چودہ منشوروں کی ضرورت ہیں انھوں نے ملت کی جمعیت کو چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن [illegible] ہو تو [illegible]

جمہوریت کے بغیر نظام حکومت کا کوئی بھی نظام ظلم و جبر سے پاک نہیں ہے جمہوریت کے نظام حکومت کا صدر نظام عدل کا ضامن ہوتا ہے کیا یہ بات ہمارے نظام حکومت میں کہیں نظر آتی ہے؟

۹۔ انہوں نے حضرت علامہ محمد اقبال، حضرت قائد اعظم کے مشن کی تکمیل یعنی مسلمانوں کے لیے دو قومی نظریات کی بنیاد کی روشنی میں ایک الگ ملک پاکستان کا خواب پورا کیا۔ یعنی قائد اعظم کی وفات کے بعد پاکستان اور اس میں بسنے والے سارے مسلمانوں کا نظام حکومت کیسے چلے گا، سرمایہ دارانہ کے ہاتھ لگ گیا جو ملک کا غدار اور انگریز کا پروردہ تھا۔ پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوئے ان کا جمہوریت کا اصل اور مخلصانہ نظام حکومت، علم انوں کا دیا ہوا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، تعلیم و تربیت کی طرز جاری رہی۔ علم انوں نے انگریز کی جگہ فوجی ڈکٹیٹروں سے پرانے علم و جہل کی تھوپی کا مزا چکھا جو وہ انگریز سے پیتے تھے۔ انہوں نے انگریز کی محکوم عوام و جمہوریت و آمریت کا مہلک کینسر پھیلانے والے علوم کا معاشی، معاشرتی قہر جاری رہا۔ سارے اور علوم کو ایک جنات نے غذاب میں مبتلا رکھا ہے۔ پاکستان میں اسلام اور عالمی امین کے غلامانہ ذہن پیدا کر رہے ہیں۔ سارے مسلمانوں کو جمہوریت کے غلام بنانے کا عمل جاری رہا ہے جمہوریت کے ذریعے آمر پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے فوجی ڈکٹیٹروں کو جنم دیا۔ انہوں نے مل کر ملک و ملت کو غلام انگریز، معاشی اور معاشرتی مفلسی کا شکار رکھا ہے۔ ایک بار پھر ملک و ملت بارسوخ لیڈنگ اور خدمت کے محرموں کے ہاتھ میں یرغمال بن چکی ہے۔ ملک کی معاشی، معاشرتی اور تکنیکی حالت مخدوش اور قابل رحم ہے۔ ان حالات نے ملک و ملت کے قلب و ذہن کو بیمار کے ذریعے بیدار کر دیا ہے۔ سارے ذہنی ملت کی گئی کو اس منجدھار سے نکالنے کے لیے بڑی بے چینی سے منتظر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

اسلام لیسا اور مسلمان ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری اور نظریہ ضرورت کے تحت نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو ہڑپ کرنے والی حکومتی ٹولہ بنایا گیا اور سازش کرکے عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا بھی حساب جاری ہے

۱۔ ۱۹۴۷ء سے سیاسی و فوجی حکمرانوں نے ملی، ملکی، دینی مفاد کو نظر انداز کیا اور تمام مجرموں نے مل کر مغربی جمہوریت کے پارلیمنٹری کے کرپشن کے قانونی طریقہ کار کے تحت اپنے اپنے سیاسی اور ذاتی مفادات کو حاصل کیا۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک مغربی جمہوریت کے سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے ممبران اسمبلی، سینیٹ اور فوجی ڈکٹیٹر سیاسی مسند سنبھالتے رہے۔ شاہی تخت، سیاسی ایوان، شاہی محل، نمود و نمائش کی سرکاری کاریں، حفاظت شاہی مراعات ملکی خزانہ پر قبضہ، ملکی وسائل، ذرائع، تجارت اور ملکی خزانہ کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے رہے ہیں۔ ملکی سلامتی اور معاشی مفاد، ملک وطن پر اپنی دولت مسلط کرنے کے لیے انہوں نے ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا رکھا ہے۔ اپنے ذاتی سلامتی و مفاد کے ممبران اسمبلی، مشیروں، وزیروں، گورنروں، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے علاوہ دو ہزار مزید اپنے ذاتی سلامتی حفاظتیں اور اپنے وزراء اعلیٰ، وزیروں، گورنروں، اپنے اپنے صوبائی کابینوں کے مشیروں، وزیروں، گورنروں اور اپنے ماتحت فوجی افسروں پر مشتمل اپنے ہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اپنے صوبائی سیکرٹریوں، ڈپٹی کمشنروں، ایس پی، ایس ایچ او، تحصیلداروں اور دیگر ملکی انتظامی افسروں اور عوام دشمن ملکی نظام کو اپنے حکومتی شکنجوں میں جکڑتے اور محکوم در محکوم بناتے، رشوت، کمیشن، کرپشن، لوٹ مار کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے آرہے ہیں۔ سب ملک کے تمام وسائل، ذرائع، آمدن، تجارت، محنت، روزگار عوام کی شب و روز کی محنت سے کمائی ہوئی دولت اور ملکی خزانہ و وسائل رشوت، کمیشن، کرپشن کے ذریعے ہی مذکورہ بالا حکومتی و ذاتی ملکیت بن چکا ہے۔ ملکی خزانہ ان کے شاہی خرچات اور ان کے انتہائی محافظوں، ان مشینوں، وزیروں، مشیروں، ڈپٹی کمشنروں کے تحفظاتی نظام حکومت کے عیاش و پرتعیش شاہی طبقے کے بے پناہ شاہی خرچات ملکی معیشت کا ایندھن بن چکا ہے۔ جس کا تدارک کرنا اور ان مجرموں کا محاسبہ کرنا، ان کا احتساب کرنا ملکی معیشت کو محفوظ کرنا، ان سے اور ان کے نظام حکومت سے نجات حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ورنہ یہ پانچ پاکستان بنا لیں گے۔

۲۔ مغربی جمہوریت کے اس تحفظاتی نظام حکومت کو جاری رکھنے کے لیے انگریز کے بجائے انگریز کے پروردہ جاگیرداروں، سرمایہ داروں نے چند فوجی ڈکٹیٹروں کی زیر نگرانی حکومتی اقتدار پر قابض رہنے اور ان کا نظام اور سسٹم مسلط کر رکھا ہے۔ کم و بیش چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا حکومتی و یہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا رکھوالا ہے۔ وہ سبھی ایک ہی سیاسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مقاصد ایک ہیں۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت و نظام الیکشن پر ان کی اجارہ داری مسلط ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان پر قابض ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری اور نظریہ ضرورت کے تحت نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو ہڑپ کرنے والا سیاسی حکومتی ٹولہ لوٹا گیا اور سارا کرپشن کا مال لے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

انہوں نے سرور مسلم امہ کے فرزند ان کو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف مغربی جمہوریت کے چودہ مختلف منشوروں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ قرآن حکیم کی وحدت کو چودہ منشوروں میں اور سرور مسلم امہ کے فرزندان کی جمعیت کو چودہ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ملت کی وحدت کو بھیر رکھا ہے۔ چودہ سیاسی جماعتوں پر مشتمل حکمرانوں کا ایک ٹولہ ہے پاکستان کا ۳۵-۹۵ فیصد مسلمان نوکر اور غلام کے عذاب کا پابند بنتا ہے اور یہ اس سے ریزن ہیں۔ جب تک ان چودہ سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں، ان کے منشوروں، ان سیاسی طاقتوں اور مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا وجود موجود ہے۔ اس وقت تک پاکستان میں ۱۹۷۳ء اور قرآن حکیم کا آئین نافذ نہیں ہو سکتا۔ اس میں یہی چودہ سیاسی جماعتوں کا جمہوریت پسند غاصب حکمران ٹولہ پچی جارہا ہے۔ ری مسلط رکھنے کیلئے رکاوٹ بنا ہوا ہے جو ملکی و ملی وسائل کی لوٹ مار، جنون اور مجموعی عوام الناس کو خودسوزیاں اور خودکشیاں کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ جو قابل معافی نہیں! ان کا کڑا احتساب وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۳۔ پاکستان میں چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے لیڈران کا یہ قرآن حکیم کے متضاد اور منافی مغربی جمہوریت کے اسلامی ممبران کا تخلیق کردہ نظام حکومت ہے۔ جو مکمل طور پر مشتمل جائیداد اور ورثہ ہے قرآن حکیم کا باغی، مسلمانوں کے روپ میں اسلام کا غاصب ملک و ملت کا مجرم ہے۔ باطل غاصب مغربی کلچر کا رسیا مخلوط معاشرے کے ذریعے فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کے نظام حکومت کا وارث مسلم لیگ نون ہو یا پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ق ہو یا ایم کیو ایم تحریک انصاف یا تحریک استقلال ہو، ایم کیو ایم یا اے این پی یا پشتونخوا ملی عوامی پارٹی ہو، جماعت اسلامی ہو یا جمعیت علماء اسلام ہو ان سب سیاسی جماعتوں اور فرقوں کے سربراہی وارثے حقیقی مجرم بن سکتے ہیں۔ مسلم امہ محکوم مسلم امہ اور فرقی تنظیمیں ان کے جھوٹے فرقی محکومی میں آتی جارہی ہیں۔ ۹۹ فیصد عوام الناس میں سے جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے تب سے ان میں سے ایک فرد بھی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر نہیں بن سکا ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر بھی کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر زنانی ممبریاں دے دی گئی ہیں۔ تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے نظام عدلیہ کے مرد و زن کی طبقہ کی واریں ہیں۔ ان تمام سیاسی فرقوں کا کام عوام کو جھوٹا دلاسا دینا، دھوکہ دینا، ان کے حقوق غصب کرنا ان کے سامنے منشوروں کا حصہ ہے۔ جو عوام کو فریب، دھوکہ دہی اور پرفریب نعروں سے گمراہ کر کے وہ سیاسی طاقت کا مظہر بن جاتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان پر قابض ہے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظام کو مسترد کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے مسائل کو ہر دور میں فوجی حکومتی ٹولہ نے حل کیا اور مسائل کو دوام ملتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

یہ حکومتی ٹولہ ملک و ملت کے ۵۰ فیصد مقتدر لوگوں کے نام پر اپنے مالی مفاد کی مستور حکومتی ٹولہ کے ایوانوں اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی دفاتر پر مسلط ہو کے ملکی وسائل خزانہ کو لوٹنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ قرآن حکیم ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کے مختلف مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ذریعے ملک کا تعین، مادی تخریبات، اخلاقیات، تعلیمات و تہذیب کو کچلنے و ملکی وسائل ملکی خزانہ پر شب خون مار رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت اور فوجی حکومتی ٹولہ اور نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرمین ملک و ملت کے مجرمین۔ مسلم امہ کو اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہوگا۔ مسلم امہ مختلف سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تبدیلی کا عمل ختم کرنا اور ملت کی جمعیت کو بحال کرنا ہوگا۔ ورنہ فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ نظام مراعات یافتہ شاہی طبقہ یہود و نصاریٰ کا ٹکڑوں پر پلنے والا، یہ کی قصیدہ کے دہشت گرد، یہ کی تحفظ کے دہشت گرد، یہ کے دہشت گرد مسلم امہ اور ملکی سطح کے معاشی معاشرتی قاتل ہیں۔ یہ ملک کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولے مسلم امہ کو قرآن حکیم کے تخریبات، تعلیمات اور ملکی مادی جمہوریت کے نظام مملکت سے خارج مغربی جمہوریت کے باطل غاصب نظام حکومت پر سرمایہ دار جاگیردار کی جارحیت کی مسلط ہے۔ انہوں نے پاکستان کو ایک بدترین ذلیل اور بے وقار عوام اور ملکی سطح کو قیدی، غلام محکوم اور دہشت گرد کا نام دے رکھا قتال جاری رکھا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ ملکی مغربی جمہوریت کے نشوونما کی مجرم فوجی ڈکٹیٹر کی شرکت نہیں۔ یہ کوئی فلسفہ حکمت کے راز پنہاں بات نہیں۔

۴۔ موروثی سیاست اور موروثی نظام حکومت اور موروثی حکمرانی کی جارحیت قائم ہے۔ مغربی جمہوریت کے الیکشن کا ذریعہ اقتدار اور حکمرانی ہے۔ ہٹ دھرمی، دھونس، دھاندلی کا پیشہ ہے۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں انتخاب لڑنے والے جاگیردار، سرمایہ دار، وڈیرے جو جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ جتنے پاس وسائل، مال دولت، مین پاور، تھانے کچہریوں اور حکومتی پولیس تک رسائی، رشوت، بیشن، کرپشن کے تمام حربے استعمال کرنے کی جارحیت مسلط ہے۔

ف۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں کے لیے بنیادی کوالیفکیشن سیاسی جماعتوں سے وابستگی، فوجی قوت، سرمایہ دار جاگیردار ہونا لازمی ہے۔ جو ملکی جمہوریت کے نظام حکومت کی بنیاد کا معیار ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

ب۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لینے کے لیے ایک ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، ایک مشیر، ایک وزیر، ایک سفیر، ایک وزیر اعلیٰ، ایک گورنر، ایک وزیر اعظم، ایک صدر پاکستان کی تعلیمی میرٹ صرف میرک پاس ہونا لازمی ہے۔

پ۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے درجہ چہارم کے سرکاری ملازم کا تعلیمی معیار بھی میرک پاس ہونا لازمی ہے۔ لیکن وہ ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا الیکشن لڑنے کی استطاعت یعنی جاگیردار، سرمایا دار نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ ان کا ووٹر، خادم، غلام، ملازم، گن مین، اردلی، سپاہی، ڈرائیور بننے پر مجبور ہے۔ یہ طبقاتی استحصالی نظام الیکشن، یہ حکومتی بندر بانٹ، یہ حکومتی نظام حکومت، یہ طبقاتی نظام حکومت، یہ طبقاتی معاشی تقسیم، یہ برہمن شودر کا نظام، یہ سلطان مسلم ہمہ اور نئی نسلوں کو محکوم بنانے کا نظام الیکشن اور نظام حکومت، یہ اشرفیہ کا دہشت گرد جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ، یہ قرآن حکیم، اس کے مبین نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کا باغی اپنے ایام پورے کر چکا ہے۔

ت۔ مغربی جمہوریت کا شاہی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور جمہوریت کے درجہ چہارم کے سرکاری شودر طبقہ کے نظام حیات کا موازنہ کرنا، ایک جرنیل اور سپاہی، ایک وزیر اعلیٰ اور دفتری، ایک گورنر اور چوکیدار، ایک وزیر اعظم اور ڈرائیور، ایک جرنیل اور سپاہی، ایک صدر مملکت اور گن مین کی طبقاتی تنخواہیں، شاہی ایوان اور بنیاد، بیشمار سرکاری مراعات کا فرق اور ملک کے ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام الناس کی ملکی خزانہ ملکی وسائل، حکومتی مراعات سے محرومی، تنگدستی، غربت، بیروزگاری، بنیادی ضروریات حیات سے محرومی، خودکشیوں، خودسوزیوں کے پھیلتے ہوئے واقعات، اعتدال و مساوات اور عدل انصاف کو کچلنے کی ایک اذیت ناک داستان کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ درجہ چہارم کے شودر طبقہ کی تنخواہیں، سرکاری سہولتیں، ان کی رہائشیں، ان کا بود و باش، ان کی سرکاری ذمہ داریاں، ان کی ضروریات حیات، ان کی غربت و تنگدستی، اور ان کی اولادوں کی تعلیم و تربیت سے محرومی، ان کی محکومی اور غلامی کی بدترین زنجیریں ہیں جو مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا ایک انسانیت سوز المیہ ہے۔ جس کا یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مجرم ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... نہ ہو تو ... کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظام پر مغربیت کے مرتب نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو ہڑپ کرنے والا یہ حکومتی ٹولہ کیسے وجود میں آیا اور مسلط کر دہ عوام لٹتے گئے۔ اب ان ظالموں کا یوم حساب جاری ہے

ٹ۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ میں شاہانہ تنخواہیں، شاہی سہولتیں، ان کے شاہی پروٹوکول، شاہی سرکاری محل، شاہی مہمانخانے، قیمتی نمود کاریاں، شاہانہ پروٹوکول سرکاری اختیارات جن کی بنا پر ملک کے تمام وسائل معدن، تجارت، کارخانے، تمام مالی، ملکی خزانے اور سروں ڈالرز کے غیر ملکی قرضے ان کی ملکیت وراثت بنتے جاتے ہیں۔ یہ عوامی بالادستی عدل اس مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، ... کا دہشت زدہ، خاص فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، کامراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی معاشرتی حکومتی دہشت ... سے عوام مسلم ... کے غیض وغضب سے بچنے کے تمام راستے بند کرتے جارہے ہیں۔ خدا ... حکومتی ٹولہ کے دہشتناک خوفناک بھیانک سے نام نہاد خانہ جنگی و تدریجی ... سے جاں نہ جاسکے فوجی سپاہیوں کو ... سے محاذ پر جنگ لڑنے کی۔ شاہی عدالتوں کے محاذ پر یا مغربی جمہوریت کے باحکم، خاص نظام حکومت کے صدر، ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، اسمبلی ہال، سپریم کورٹ عدلیہ بلڈنگ اور ان کے منصفوں کے تحفظات کی جنگ لڑنے کی۔ جب تک فوجی سپاہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تحفظ کیلئے پاکستان کے عوام کا قتل جاری رکھیں گی۔ یہ ڈرون جیسے توپوں کے گولے یا فضائی جہازوں سے عوام پر گرائی جانے والی بمباری پر پھینکے جانے والے دہشت ... کو تلاش کرنے کیلئے ان کو ختم اور نکالا قتل کرتے ہیں۔ کب تک عوام قتال سے بچنے کیلئے ہجرت کی ... دہشت کریں گے۔ یہ شاہی عدالتیں جاگیرات اور پاکستان کے ... عوام قتل ہی دہشت زدہ ہیں یہ حال مسلم ... کے فرقوں میں جو قرآن حکیم کے ... نظریات، اخلاقیات، تعلیمات یا ... نظام مملکت کے خلاف بات کرتے اور مغربی جمہوریت کے تحفظ نظام حکومت اور اس کے خاص ملکی دہشت زدہ حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی معاشرتی ظلم و جبر سے نجات حاصل کرنے کیلئے آواز اٹھاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ اس جنگ و جدل اور ... کے جرم میں اس حکومتی ٹولہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

۵۔ جمہوریت کے تحفظ نظام حکومت سے ... محنت کش، ہنرمندوں اور عوام الناس کی شب و روز کی محنت سے پیدا کی ہوئی ہر قسم کی زمینی پیداوار اور ہر قسم کی تیار ہونی کارخانوں کی مصنوعات ان سے چھین کر اپنی ملکیتوں میں بدل لیتے ہیں یہ کون؟ کوڑیوں کے بھاؤ ... اور لیرے حکمران ہیں جو غریب عوام کا معاشی قتل کیے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی جمہوریت کے نام نہاد نظام حکومت سے ان گنت، بیلوں بجلی، پانی، تیل، گیس، مرضہ ضروریات حیات کی قیمتوں میں ناقابل برداشت مہنگائی کے پنجوں سے چوستے ہوئے معاشی خون سے ملک کا ... ہوا خزانہ اپنے شاہانہ تصرف میں ... اور بچا ہوا خزانہ آپس میں قسموں کی شکل میں تقسیم کر لیتا ان حکمرانوں کا جمہوری حق بن چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام ایسا اور مسلمان ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظریہ ضرورت کے تحت نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے ساتھ کو ہر دور میں حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

ملکی و غیر ملکی قرضے ان کی عیاشیوں میں بدنیتی سے خصوصی نظام حکومت کا تحفہ ہے۔ یہ استحصال کس کے جرم میں جو ملکی خزانے کی لوٹ مار کی ذمہ دار، کی یتیم، کی بیوہ، کی معذور، کی بے روزگار، ایک پانی تک میسر نہیں کرتے۔ یہ وہ جرم ہیں جو سالہا سال ہزاروں، لاکھوں، ہزاروں، محنت کشوں کی دولت، ذریعہ آمدن، سال ملکی خزانے سے مال مفت دل بے رحم کرتے ہیں۔ تخلیق، پیداوار، کاری ضرب جمہوریت کے جرم کے خواہشوں، خواہ سازشوں میں ملتا ہے ہوئے ہیں۔ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں ان کے رہنما سالہا سال عوام کے مجرم ہیں۔ ان کی تمام مطلقیتیں، تمام سال، تمام دولت، تمام ذریعہ آمدن، تمام شاہی محل، شاہی یون، شاہی ٹول گاریاں، عیاشیوں کی زندگی کا تمام سارا ان کے رہنماؤں، لیڈروں، مجرموں کے پاس ہے۔ سالہا سال عوام کی محنت ہیں۔ ان سے ہر پیسا ان کے تمام کی سارا سالہا سال عوام کے ان کی خون کا حق بنتا ہے۔

۶۔ مغربی جمہوریت کے رائج وقت نظام حکومت کے حصہ داروں کے شاہی یونوں میں رشوت، کمیشن، کمیشن کی تجارت کا قانون جاری ہے۔ جمہوریت کا حصہ دار جائیداد بھی ہے مرتا بھی حصہ دار بھی ہے مرتا بھی حصہ دار بھی ہے مرین مافیا کا بیوہ مرد مطرح بھی۔ ملوں، فیکٹریوں کے مالک بھی مزدور بھی۔ جمہوریت کا نظام حکومت ہے ملوں، کارخانوں، فیکٹریوں، ملوں، ٹیکسٹائل ملوں، فیکٹریوں، ٹیکسٹائل فیکٹریوں، شوگر ملوں فیکٹریوں، ملک کی ہر قسم کی ملوں، فیکٹریوں، تجارت سے یہی مجرم ملک و بیرون ممالک کے مالکان ہیں۔ صنعتی بھی ان کی ہر قسم کی مطلقیتیں بھی ان کی ہیں۔ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت ہر جرم کا خالق بھی ہے اور حکومتی مجرم تیار بھی کرتا ہے اور مجرموں کے تمام جرائم معاف بھی کرتا ہے۔ یہ ہر بہار معاشی اور معاشرتی قاتلوں کا دور ہے۔ جس کو ذات نے پاکستان کی تاریخ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے تحت ہر دور میں خونخوار نظام کے تحت قیدی بنا رکھا ہے۔ ان کے گلے میں ذات نے ایسا رسہ کا پھندا ڈال دیا ہے۔ ان مجرموں کا عوامی مطلقیتوں کا پیدا نہیں۔

۷۔ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت جاگیردار، سرمایہ دار، عوامی ملکیت ہے جو ڈاکوؤں کے ذریعے انتخاب جیت کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جمہوریت کا نظام حکومت، ان کے پیادہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی ملکیت ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف۔ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین۔ کنونشن مسلم لیگ کے پیر پگارا۔ عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید موجود ہیں۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، پیپلز پارٹی آصف علی زرداری گروپ۔ عمران خان کی انصاف پارٹی، اصغر خان کی تحریک استقلال پارٹی۔ شاہد اورکزئی کی عوامی پارٹی۔ الطاف حسین کی ایم کیو ایم۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان پر قابض ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظام پر مشتمل نظام کو اپنا کر ملک کا بیڑا غرق کرنے والے سیاسی حکومتی ٹولہ کو ہٹا کر ان کے ساتھی کرپٹ جرنیلوں کا ٹولہ اقتدار پر قابض ہو گیا اور ساتھ کرپشن کے نئے ریکارڈ قائم کرنے لگے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب بھی ہے

چار فرقہ پرست مذہبی سیاسی جماعتیں۔ سید مودودی کی جماعت اسلامی، مولانا فضل الرحمان کی جمعیت علمائے اسلام، مولانا شاہ احمد نورانی کی اہل سنت والجماعت، مولانا سمیع الحق کی اہل تشیع اور شیعہ موجود ہیں۔ جو حکومتی جرائم کدہ کے حکمران ہیں۔ وہ جمہوریت کے نظام حکومت کے تحت مدد کے لئے موجود رہتے ہیں اور حملہ آور بھی ہیں۔ جمہوریت کے نظام حکومت کے چوتھے ستون ہیں۔ جو ملک میں قرآن حکیم مورخہ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۷ء تک مسلمانوں کے باغی مجرم اور جمہوریت کے باطل نظام حکومت کے حلیف ہیں۔ وہ بھی حلیف ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باغی ہیں۔ ان کا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے تو جمہوریت کی حکومت کے حصہ دار ہوتے ہیں۔

۸۔ مغربی جمہوریت کے حکمرانوں کے بارے میں یہ بات واضح ہو کہ ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹ ہوتے ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے امیدوار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک امیدوار کامیاب ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری تمام جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ۸۰ ہزار ووٹ موجود ہیں۔ ایک سیاسی جماعت کا کامیاب امیدوار دوسری تیرہ سیاسی جماعتوں کے ۸۰ ہزار ووٹوں کا مجموعہ نہیں بن سکتا اور نہ ہو سکتا ہے۔ قلیتی جماعت اکثریتی پارٹیوں کے اکثریتی ووٹوں پر حکمرانی کرتی ہے۔ یہ مغربی جمہوریت کا سیاسی استحصالی چندہ ہے۔ انہوں نے جمہوریت کو جمہوریت کا جال پہنا رکھا ہے۔ ملک کے تمام حلقہ انتخاب سے سیاستدانوں کے ذریعے ملک کے تمام محکمے اور اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جمہوریت آمروں کو تیار کرتی ہے۔ اس باطل نظام حکومت کی آڑ میں ملک آمروں کے ہاتھوں میں یرغمال بن جاتا ہے۔ تمام محکمے جمہوریت کے حلیف ہیں۔ جن کے رخ سے حجاب اٹھ چکا ہے۔ ان کی جمہوریت کا فتنہ جنگلوں کی راتیں ہے۔ ان فتنوں کے لیے پیغام بیداری ہے۔ وہ اس جرم سے توبہ کریں اور عوام کے سیاسی منصب سے بچ جائیں۔

۹۔ جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے کے لیے ہر سیاسی جماعت کے پاس ووٹوں کی تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران کی نسبت ان کے ممبران کی اکثریت موجود ہو وہ اکثریتی پارٹی حکومت بنانے کی بنا پر حکومت بناتی ہے۔ اس کی تعداد اتنی اکثریت اس قدر نہیں ہوتی کہ وہ تمام جماعتوں کی تعداد سے زیادہ ہو اور وہ از خود حکومت بنا سکے۔ اس لیے اسے جمہوریت کی حکومت بنانے کے لیے سیاسی گٹھ جوڑ کرنا اس کی مجبوری بن جاتا ہے۔ جمہوریت کے اس مجرمانہ نظام کا نام ہارس ٹریڈنگ ہے۔ جو ملک کو رشوت، کرپشن، کمیشن، ووٹ مارکیٹ طرز حیات کی ایک دائمی یونیورسٹی میں بدل دیتی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جمہوریت کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان پر قابض ہے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظام پر مشتمل نظام کو مسترد کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے مسائل کو ہر دور میں فوجی حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سارا کرپشن کے الزام لگتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

جو ملک کو تباہی کی سطح تک پہنچا رہی ہے۔ یہ نظام حکومت عوام اور ملت کے فرد اور ان کی نسلوں کو ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی وراثت میں ملتا ہے جو ان کو ملکی وسائل پر اختیار سے روکتا ہے اس کے علاوہ عوام کو حق سے آگاہ رکھنا ان کا فرض ہوتا ہے۔ پارلیمنٹری مغربی جمہوریت کے نظام کا یہ ادارہ جو کہ عوام کے مجرموں کا ایک ادارہ ہے جس کے ذریعے مشاورتوں، وزارتوں، عہدوں، وزیر اعلیٰ، گورنروں، پوزیشن ہولڈروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے حکومتی عہدوں کی تقرری وقوع پذیر ہوتی ہے۔ رشوت دان وزارتوں کے لئے سودے طے پاتے ہیں۔ حکومت بنانے کے لئے ممبران کی معاشی مراعات اور نقد بھاری رقمیں بھی دی جاتی ہیں ملکی خزانہ کا منہ کھول دیا جاتا ہے۔ ان مجرموں کے قتل کے کیس معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ان مجرموں کی حمایت ملکی قوتیں کرتی ہیں۔ ملک کے مجرم و غدار جماعت کو حکومت میں شامل کرنا اور سرکاری بجٹ اور اس کے بیانات ملکی عوام کے خلاف کی گئی ورزوں سے شروع ہوتا ہے۔ ملک کا سیاسی جائزہ لیا جائے تو مغربی جمہوریت کا مجرموں کا ملک کے تمام شعبوں کا مالک ہے۔ یہ عوام کا معاشی اور معاشرتی قاتل ہے یہ حکومتی ٹولہ کے مجرم بار بار ملک کے صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ، وزیر مشیر، غیر ملکی سفیر بنتے چلے آرہے ہیں۔

۱۰۔ تمام قطعہ یہ ورعایہ ان کی محکوم رعایا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے وہ اس مراعات یافتہ طبقہ کو شاہی مراعات اور مخالفوں کی حق تلفی کا تاج پہناتے ہیں۔ انہوں نے یہ طریقہ کار اپنا رکھا ہے کہ حکمرانوں کے سامنے کوئی مراعات یافتہ ملازم چوں چرا نہیں کرسکتا ۱۹۴۷ء سے آج تک کی جمہوریت کے نظام حکومت کے خلاف ایک پٹیشن کورٹ کا جج مانتے آیا ہے۔ ملک میں ایک تحریک کو ختم کرنے کے لئے وکلاء اور خاص کر ذہنی شعور کے محافظ میڈیا سے وابستہ قلم کار ٹی وی پر ملکی سیاست کا جائزہ لینے والے تجزیہ نگار اور مل بیٹھ کر حقیقت پسندوں نے ایک فوجی ٹولہ اور اس کے منسلک جمہوریت کے مجرمانہ نظام پارلیمنٹری اور نظام پر مشتمل کی پیداوار کے سیاسی حکومتی ٹولہ کو ورثہ میں رکھا ہوا ہے۔ ملکت کی رہنمائی فرمائی۔ ایک سیٹی میشن کے ذریعے ایک فوجی ٹولہ کو جان بچا کر بھاگنے پر مجبور اور اس کے ساتھیوں کو حکومت چھوڑنی پڑی۔ لیکن اس مجرم نے حکومت چھوڑنے سے قبل تمام ملک بد ترین حکومتی مجرموں کے ساتھ ڈیل کی۔ ان کو ملک سے جانے کی اجازت دی اور اپنی جان کی امان کا معاہدہ کیا۔ مریکہ نے پینٹاگون روٹی ورلیشن روئے۔

بابا جی عنایت اللہ

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو بری طرح حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

حکومت اپنے پسند کے مجرم حکمرانوں کے سپرد کر دی۔ اب ملک کے وہی تمام مجرم [illegible] بار ملک کے حکمران بن چکے ہیں [illegible] فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف [illegible] سیاسی مجرم [illegible] کے خلاف [illegible] قانونی کارروائی [illegible] پاکستان پر جمہوریت کے مجرم [illegible] دی تھی۔ کیا عوام کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ نہیں ہے!

۱۱۔ اب یہ تمام ملکی ہارس ٹریڈنگ کے مجرم جمہوریت کے [illegible] حکومت [illegible] یہ آزاد عدلیہ اور سولہ کروڑ افراد کی گرفت میں پھنس چکے ہیں۔ وہ جکڑے جا چکے ہیں۔ میڈیا نے زمانہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ [illegible] ان کا مقدر ہے۔ ملک میں اسلامی ایجی ٹیشن [illegible] ۱۹ [illegible] ملکیتیں [illegible] مغربی جمہوریت [illegible] ملکیتیں [illegible] حکومت [illegible] مغربی جمہوریت [illegible] فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف [illegible] خلاف [illegible] مجرم [illegible] خلاف [illegible] یہ جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا ڈنکا بجاتے رہیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... نہ ہو تو ... کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری نظام پر مغرور ہے کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے پاکستان کے وسائل کو ہڑپ کرنے والا سیاسی حکومتی ٹولہ بے نقاب ہوگیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

۱۲۔ ... یہ ضرورت مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا دوسرا نام ہے جس نے ملک کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ جب کوئی ناجائز اور ... مجرم سیاسی حکومت چھوڑنے پر مجبور ہو جائے تو اس وقت مجرم حکومتی ٹولہ ملک کے تمام سیاسی یرغمالیوں، مجرمان کے تمام مقدمات کے کیس تمام معافی ناموں کی جعلی قراردادیں جمع کرا کے واپس کر دیتا ہے اس سودا بازی کے بعد کوئی مجرم بھی ... کٹہرے کے قابل نہیں رہ سکتا۔ اس طرح تمام ملک بدر مجرم حکمرانوں کو ملک میں واپس آنے کے اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں۔ اپنی پسند کے مجرموں کو حکومت بنانے کے تمام مواقعات مہیا کیے جاتے ہیں جو ان کو جان بخشی کا یقین دلا دیتے ہیں۔ وہ تمام مجرم ضرورت کے تحت زمام حکومت سنبھال کر ملک میں واپس آکر مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت سنبھال لیتے ہیں۔

۱۳۔ ملکی ... یہ ملکی وسائل ملکی ذرائع آمد و تجارت ملکی خزانہ کی مالک ہوتی ہے ... نے مغربی جمہوریت کا تحفہ نام حکومت مسلط ... کے کیے پاکستان کی دولت کو پاکستان کی حکومتیں ... فیصد مستورات و حقوق ... کے نام پر ... ورلڈ بینک یافتہ جعلی مستورات کا حکومتی پینل ... سرکاری محکمہ جات میں اضافہ کرکے ورلڈ بینک کا تمام خزانہ ... غیر ملکی قرضوں کو کاروبار چلانے کی زینت بنا رکھا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو ملکی دولت، ذرائع آمدن ان کے پیدا کردہ وسائل ملکی خزانہ سے ایک پائی تک لینے کی اجازت اور اختیار نہیں ہے۔ عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ ان کا سب کچھ لٹنے کے بعد وہ حکومتی طرز حیات کے دادا گیری کے نظام کو ناقابل برداشت کرکے ان کو غیر ملکی قرضوں کے کفن میں لپٹا آرام کر رکھا ہے۔ عوام کے سامنے یہ استحصالی ٹولہ ننگا ہو چکا ہے۔ ان کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔ ... نیشنل ... ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کی تحریک ... سے شروع ہوئی، سوات اور تمام ... علاقہ جات، سرحد، بلوچستان اور پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ حکومتی جارحیت کی وجہ سے عوام ان کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔ حکمران غیر محفوظ اور ان کے محلوں، بنگلوں کے تحفظ کے لیے پولیس، رینجرز اور فوج پاکستان حفاظت کے لیے معمور ہے۔ انہوں نے اپنی حفاظت اور جان بچانے کے لیے ملک کا تمام خزانہ پولیس، رینجرز اور فوج پاکستان کے غیر ضروری اخراجات پر جھونک دیا ہے۔ ان کے محلوں، سرکاری بنگلوں کو جانے والی تمام سڑکیں اور شاہراہیں بند ہیں۔ یہ مجرم حکمران پولیس، رینجرز اور فوج کی طاقت کے بل بوتے پر زیادہ دیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ان کے حکمرانی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ ان حکمرانوں نے مرنے کے بعد روز قیامت ... کی قید میں ... علاقہ جات کے مکینوں کا قیام جاری رکھا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

اسلام لیسا اور مسلمان ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری اور نظریہ ضرورت کے تحت نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے پاکستان کے مسائل کو ہر دور میں فوجی حکومتی ٹولہ نے بڑھایا اور سلگا کر دوام لیتے گئے اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

دینی مدرسوں کے طلباء نے سوویت یونین کا نام مٹا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے امریکہ کی تجارتی مفادات کی فوج کو افغانستان کے خلاف پاکستان کی سرزمین کو عوامی دہشت گردی کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت دی۔ موجودہ حکمرانوں نے اس پالیسی کو جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ ملکی مجرم بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ صدر پاکستان رہا وقت مغرب کے معاملات میں ان کی حاضری میں بڑھتے ہیں۔ جب ان کے فرمان کے مطابق ثابت ہوا کہ عوام کا قتال اپنی فوج کے ذریعے جاری رکھا ہوا ہے اور ان کی پالیسیوں کے خلاف مکمل بغاوت رہنے کی تیاری میں رہتا۔ جب انہوں نے امریکی ایف سی سے بیعت کر لی وہ دہشت گرد ملک دشمن ایجنسیوں کو پاکستان میں کھل کھیلنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ ملک میں یہ قسم کی مجرمانہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ ملک کے تمام صوبوں کی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اس کے ممبران اور اپوزیشن لیڈر بھی اس میں برابر کے شامل تماشائی کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ امریکہ کی فرمانبرداری اور اطاعت سے ملک خانہ جنگی کی پیپ میں ڈوبتا جا رہا ہے۔ تیل، بجلی، گیس اور خوراک کی اشیاء ضروریات کی ایسی ہوشربا گرانی ہو رہی ہیں خلقت کو اور اپوزیشن رہنما ملک کو معاشی طور پر اس کی صرف تباہ اور عوام کو مجبور کرنے کی پالیسی پر کاربند ہیں۔ یہ لگتا ہے کہ ملک معاشی تباہی کے باعث خانہ جنگی جیسے کے ملک امریکہ کے ہاتھ سے نکل جائے دشمنوں کے ہاتھ میں چلے جائیں گے۔ اہل وطن کے لیے ہوشیار ہو جانا اور اس مشکل میں ملت کی رہنمائی اور نجات کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

۱۴۔ جب افغانستان کی جنگ امریکہ اس کے اتحادی نیٹو کی سے پاکستان کی سرحد میں داخل ہو کر پاکستانی عوام کے ساتھ خانہ جنگی جیسے جنگ جاری کرنے کی قتال جاری ہے ہوئے ہیں۔ ہمارے حکمران پاکستانی فوج بھی اس جنگ کا حصہ بنا چکے ہیں۔ امریکی دہشت گرد پاکستان کے اندر دہشت گردی کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ حکمران وہ امریکہ کے حکم سے مل کر اپوزیشن مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو سیاسی بیرون ملک میں قتل کرنے مفلوج و تنہا کر چکا ہے۔ اس طرح خلقت وہ کے صدر مملکت پر پرویز مشرف نے اس طرح پیپلز پارٹی کی حمایت کے ذریعے صدارت حاصل کی تھی۔ اسی طرح صدر مملکت نے اپنی من مانی کا راستہ امریکی حمایت سے صاف کر لیا ہے۔ میڈیا سے متعلقہ تمام اہل کاروں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنا طبی فریضہ چوکس و بیدار ہو کر جرات مندی سے ادا کریں اور ملک کے ساتھ عوام کو موجودہ صورتحال سے آگاہ کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ امریکی کے اتحادی افغانستان اور پاکستان کے مشرقی علاقہ جات کے عوام کو جمہوریت کے پارٹی نظام حکومت کی تبدیلی کے لئے اور اسلامی نظام حیات کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے پارلیمنٹری اور نظریہ ضرورت کے تحت نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے پاکستان کے وسائل کو ہڑپ کرنے والا یہ حکومتی ٹولہ لوٹا گیا اور سارا کرپشن کا پیسہ لے گئے اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

جیسے وہ حضرت کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی تعلیمات تہذیب اور حرمت کو مغرب میں ختم کر چکے ہیں۔ ان کا کسی مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ نمرود، فرعون کے بیسیوں ایجنٹ ہیں جو تمام امتوں میں داخل ہو چکے ہیں اس سلسلہ میں اہل وطن کی رہنمائی فرمائیں اور ان پر درست منزل کا تعین کریں اللہ تعالیٰ آپ کی توفیقوں میں اضافہ فرمائیں۔ آمین۔

۱۵۔ ہمیں جمہوریت کے نظام حکومت کا یہ صدر مملکت اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ درکار نہیں جن کی تنخواہ سات لاکھ ہو، اس کے ساتھ دوسرے نظام مملکت چلانے والے ورکروں، اردلی، گن مین، ڈرائیور، پیٹ مین، سپاہی کی تنخواہ ۵ ہزار ہو۔ جبکہ برہمن وشودروں کے حکمرانوں کی بنیادی تعلیم ہی میٹرک ہو۔ جمہوریت کے تحت ہی، بیسیوں مدات میں نظام حکومت کا غاصب یہ کاروں، صدر مملکت اور اس کا خاندان وجابر حکومتی ٹولہ کے ارکان، گورنرز، وزرائے اعلیٰ، چیئرمین، مشیر وزیر، نیز وزیر اعظم، سینیٹرز، ممبران اسمبلی سے، ہر پانچ سے جیسے تمام عہدیدار، سول و عسکری افسران، ملازمین، ورکرز، خادم ہیں۔ ان کو سرکاری خزانہ سے دوسرے ملازمین کی طرح ایک جیسی تنخواہیں، ایک جیسی رہائشیں، ایک جیسے سرکاری دفاتر، ایک جیسے آمد و رفت کی ہوائیں اور ایک جیسی مفت سرکاری طبی سہولیات مہیا کرنا سامی آئین کا بنیادی حصہ ہے۔ جس کی خلاف ورزی کرنے والی جماعتوں سے رہنماؤں، ان کے سیاسی ممبران و ہمدردوں کو پاکستان میں قرآن حکیم و ۱۹۷۳ء کے سامی آئین کی پابندی کرنا ہوگی۔ ان کے درست ہونے سے مراعات یافتہ طبقہ اور تمام نظام مملکت کے ارکان از خود صدمہ خوشی ہم قسم کے حالات قبول کریں گے۔ ایک بھی مجرم کے بعد ملک میں طبقاتی تفاوتی عیاشانہ زندگی نہیں رہے گی۔ اب جمہوریت کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس فیصلہ نہ کرے تو ان کا فیصلہ عوامی عدالت لگے عام یہ فیصلہ ادا کرے گی۔ یہ ملک سب کا سانجھا ملک ہے ان چودہ سیاسی رہنماؤں اور ان کے ہمنواؤں کے ممبران کی ملکیت نہیں۔ عوام ان کو ان تفاوتی تنخواہوں یا عیاشانہ نظام حیات کے لیے منتخب نہیں کرتے۔ اب یہ بھاگ نہیں جا سکتے۔ اب یہ مجرم حکمران وہ ملکی ملکیتیں وہیں چھوڑ دیں اور اپنی ملکیتیں بدلنے کے لیے نہیں بیچیں گے۔ بلکہ ان کی تمام منقولہ جائیداد ملکیتیں ضبط ہوں گی۔ ان کا رہائشی سورب ڈیرورن کی بیرون ملک تمام تجارتی کاروبار سے منسلکہ ملکیتیں، تمام مجرموں کے سوئس محل، تمام غیر ملکی چھپائے ہوئے کاروبار اور تمام مال و متاع پاکستان میں واپس لے جائیں گے۔ پھر ان میڈیا ورکرز سے متعلق تمام عظیم ارکان سے منتخب ہوں گے جو پاکستانی عوام اور ججوں کو تحفظ حکومتی مجرموں کے تجربہ کی نشاندہی کریں۔ تاکہ عوام اور ججز کو پاکستان میں واپس لے جانے کی قسم کی مشکل محسوس نہ کریں۔

بابا جی عنایت اللہ

[illegible]

[illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]

بابا جی عنایت اللہ

کیا ہمارے ڈاکٹرز پیشہ مقدس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں؟
اور دوسرے ایسے ہی سوالوں کے جوابوں کے ساتھ پیش ہے ایک خصوصی رپورٹ

۱۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت نے جس طرح ملکوں کے عوام کی زندگی کو اذیتوں، بلوں، پٹرول، گیس، بجلی کی قیمتوں، مہنگائی میں اضافوں کی مار پر پریشانیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اس کے علاوہ مائک مرچ پانی کی پوری طرح خراب کر کے ضروریات حیات کی نایابی کے تکلیف دہ حالات مریض، مریض، مکھیوں کا حملہ جاری رکھا ہے عوام کچھ اس طرح جان چھڑا رہے ہیں کہ ملیں، فیکٹریاں، کارخانے اور تمام تجارتی ادارے بھی انھی غاصب حکمرانوں کی پوری توجہ کے ہیں مرد، خیر، عورتیں بھی یہی جرم کر رہے ہیں۔ یہی تاجر، حاکم ہیں۔ ملک کے کسانوں، ہنر مندوں، محنت مشقت کرنے والے مزدوروں کا حال یہ ہے کہ وہ زراعت، صنعتی اور تجارتی اداروں میں دن رات محنت کرتے ہیں اور یہ قسم کا سامان اور مصنوعات تیار کرتے ہیں کسانوں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی محنت و مشقت کا خون چوسنے کا خبیثانہ طریقہ کار ہے انھوں نے بے روزگاری کے ذریعے عوام کو ایک خوفناک ذہنی عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ملک میں ستر فیصد کسانوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں اور عوام کا استحصال جاری ہے۔ تاکہ عوام اس ظلم و جبر کے خلاف احتجاج اور حکمرانی کی تحریک جاری رکھیں۔ حقوق کے نام پر ۱۵ فیصد پی ہی مستورات کو حکومتی اور اعلیٰ عہدوں پر تعلیم یافتہ طبقہ میں شامل کر کے ملکی وسائل، دولت، اقتدار پر قابض رہنا جاری رکھیں۔ عوام کی ظلم و جبر کے تدارک کے لیے ۱۹۷۳ء کا آئین جو قرآن حکیم کے عین مطابق ہے کے نفاذ کی بات کرتے رہیں اور یہ پولیس، رینجرز، فوج کے ذریعے امام بادشاہی مسجد، لاہور، مزار قائد جناح اور تمام ملک کے عوام الناس کا قتل جاری رکھیں۔ عوام اور فوج آپس میں الجھی رہے۔ اہل حق کو وطن دشمن بنا کر ملک میں مریکہ کے ڈرون اور میزائل حملے بھی جاری رکھیں۔ عوام کے علاقے کے تھانے کچہری عوام کو مجبور کرتے رہیں۔ عوام اس مذہب میں پھنسے رہیں۔ عوام اور فوج ایک دوسرے کا قتل کرتے رہیں۔ عوام اشرافیہ، علاقہ جات، پشاور، راولپنڈی، لاہور، ملتان، کراچی اور تمام ملک میں بیرونی طاقتوں کے اڈوں پر دہشت گرد جدید اسلحہ سے عوام الناس کی جان و مال کو تباہ کرتے رہیں۔ یہ ہے مغربی جمہوریت کے فیوڈل فیچر اور مجرمانہ نظام حکومت اور بدیشی نظام حیات کو جاری رکھنے میں کامیاب رہیں اور حکمرانی کے مزے لوٹتے رہیں پولیس، رینجرز، فوج ان کے ہاتھوں اور محلوں کی حفاظت کرتی رہے۔ اب یہ مجرمانہ تماشے ختم ہو چکا ہے اور خطوات محمدی ﷺ کی بحالی کی جنگ جیتنے کی ہیں۔ بدیہی، فوج اور پاکستانی عوام کے لیے مہلک ہے۔ مارشل لاء کی بجائے اب جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم سیاسی لوٹ مار اور تعلیم یافتہ طبقہ کے مجرموں کے جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو ختم کر کے مجلس شوریٰ مثنیٰ اسلامی جمہوریت کے بنیادی کے ذریعے یونین کونسل کی سطح پر عملی ہیت و ہیئت تعین صاف کے فوری طور پر نافذ مملکت کر دیے جائے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہاتھ میں نہ ہو تو ... کیسے!

۲۔ اس ملکی کل نظام مملکت چلانے والے افراد کو ضرور بیعت دیانت ایک عام اہل جن کی روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات دیانت کے مطابق مہیا کر دی جائیں۔ ان کی رہائش اور بود و باش بھی اسی معیار کی ہوں۔ ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی دیوان، شاہی محلات، قیمتی گاڑیوں اور عیاشانہ کلچر کو ختم کیا جائے۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم اور ڈرائیور، فوجی ڈکٹیٹر اور گن مین، ملکی انتظامیہ کے ... متعلقہ ... متاع، ... اور آسمان دھرتی کا مال و متاع جنکی ملکیت میں جن عوام کا ... جمہوریت کے جرم ... نظام حکومت، سے پنشن، ... کی ممبر یاں، ... کی مراعات، ... مراعات، ... مراعات جو ... نظام حکومت کے ... یہ سہولیات ... اور ... کی اجارہ داری کو ختم کرنا، عوام کا بنیادی حق ہے۔ معاشرے کی اصلاح اور فلاح کے لیے ... ۱۹۳۵ء ... میں فوری طور پر ... ہے تاکہ عوام اس معاشی، معاشرتی ... ختم ... ۱۹۳۵ء کے ... کے مطابق ... میں ... بیعت ... کی رہنمائی میں ... ملکی قومی ... مسئلہ حل ... ہمیں ... جمہوری سیاسی مذہبی ... سے ... کے سیاسی جماعتوں کے ... کا روشن ... ملک کے کل بیعت ... زندگی ... کے ... بیعت ... ہو۔ ... کی عمل ... ہو سکتے ہوں۔ اس کے مطابق ملک میں ۱۹۳۵ء کے ... کی روشنی میں ... پاکستان میں تمام ... کی ... بیعت کو ... جائے۔ یہ ... جمہوریت کے ... جائے ... شوریٰ ... جمہوریت ... ہمیں ... تاکہ جمہوریت کا ... فتنہ ختم ہو سکے۔ ورنہ عوام کب تک ... کے غلامی ... ہوں کا قتل ... کرتے ... گے۔ کب تک جمہوریت کے ... نظام حکومت کے جرم حکمران پاکستانی عوام اور ان کی ... ہوں ... مساجد میں ... تعلیمات حاصل ... ہیں ... جوانوں کا قتل جاری رہیں گے۔ کب تک یہ ملک اس ... تباہی اور خانہ جنگی کی طرف گامزن رہے گا۔ کب تک ... جرم ... مسلمان ... جمہوریت کے ... نظام حکومت کے ذریعے جمہوریت کے بے ... جرم ... بیعت ... تعلیمات کے کلچر میں تبدیل ... کب تک جمہوریت کا قتل ... جرم ... ملک میں ... جاری رہے گا۔ کب تک جمہوریت کا جرم ... طبقاتی نظام مملکت سے صدر مملکت اور ڈرائیور گورنر ... باڈی گارڈ، وزیر اعظم ... وزیر ... ریل ... جنکی ... محکوم ... معاشی ... معاشرتی ... ہوتا ... ظالمانہ طبقاتی ... نظام حکومت جاری رہے گا۔ کب تک جمہوریت کا جرم ... ہے ... فیصد ... فیصد مزدوروں، محنت کشوں کا معاشی خون ... رہے گا۔ کب تک پاکستان جمہوریت کا ... ہوتا رہے گا۔ کب تک ... ہے ... کے جرم حکمران بنتے رہیں گے۔ ملک میں ... نافرمانی کی ... کسی وقت بھی ... معاشی ... معاشرتی قتل کے خلاف ... قتل ... کے لیے بغاوت ... ہو سکتی ہے۔

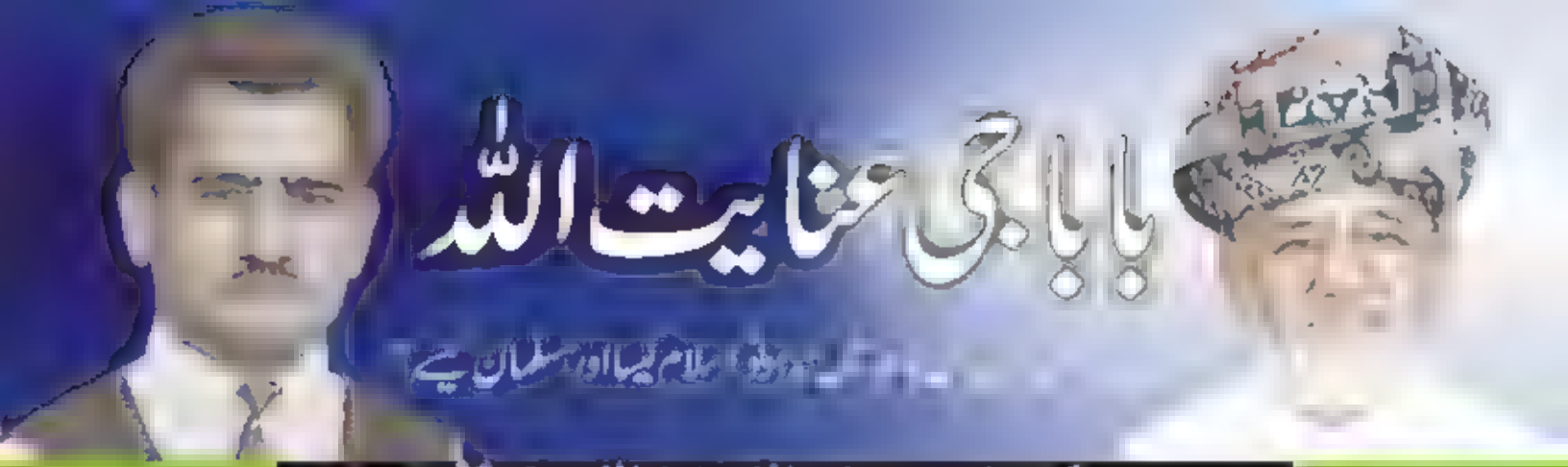

کیا ہی بہتر ہو کہ یہ مشترکہ اساس کے کام ہمارا ہی کام کرنے کے لیے اپنی پیش رو جماعتوں کی طرح
اور دوسرے ایسے آزاد کے کاموں کو حکومت پیش کرنے کی خاطر پس پشت کر دیا جائے

۳۔ جمہوریت کے چودہ بنیادی رہنما اصول ان جماعتوں کے رکن اور ان کا منشور ہے۔ وہ فوجی ڈکٹیٹر شپ چاہتے ہیں کہ وہ مغربی جمہوریت جیسے نظام حکومت کی افادیت سے محروم ہو جائیں۔ جمہوریت کا خواہش مند ہے کہ وہ اور ان کی نسلیں صدر ہوں، وزیر اعظم ہوں، گورنر ہو، چیف منسٹر ہو، وزیر اعلیٰ ہو، وزیر ہو، مشیر ہو، سندھ ہو، پنجاب ہو، بلوچستان ہو، سرحد ہو، کشمیر ہو، قبائلی ایجنسی ہو، ایم این اے ہو، ایم پی اے ہو، سینیٹر ہو، جج ہو، جرنیل ہو، کرنل ہو، میجر ہو، کیپٹن ہو، لیفٹیننٹ ہو، سارجنٹ ہو، سپاہی ہو، سرکاری یا نیم سرکاری محکموں پر پنی ثابتہ جاری رکھیں اور پاکستانی عوام کے معیار زندگی سے مغربی جمہوریت کا باحصل نظام حکومت اور مغربی جمہوریت کا اقتدار و ساوت کے خمیر اتی تضاد، سرمایہ پرست اور دشمن نظام حکومت کا خمیر اتی تضاد، مذہبی تہذیب اور مغربی کلچر کا تضاد پاکستان میں خانہ جنگی کی وجہ بن جائے۔

۴۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ڈھانچہ پسند کرتا ہے کہ وہ شاہی سرکاری کاریں، نیلی کاپٹروں، جہازوں اور پرتعیش محلوں کے رہنے کے شاہانہ طرز اختیار کرے اور پرتعیش زندگی کو ترک کر دیں۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے حامل ان کے تمام وسائل، ان کی دولت، ان کی جائیداد، ملکی غیر ملکی قرضے اور محکمہ عوام کی دسترس سے نکل جائیں۔ نئی جائیداد کی خرید ختم ہو جائے۔

۶۔ مغربی جمہوریت کا حامل ان کا خواہش مند ہے کہ وہ اور عوام اور ان کی نسلیں ان کی معاشی اور معاشرتی محکومی، غلامی اور ان کی قید سے نجات اور ان کے استحصالی نظام حکومت سے بچ سکیں۔

۷۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ڈھانچہ اور ان کی نسلیں ایسے ہیں جیسی کہ ملک میں قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۷۹ء کے تحت کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے اور ایک جیسی تعلیم و تربیت اور ایک جیسے روزگار کے مواقع، ایک جیسی تجارت کا نظام قائم ہو جس سے اہل وطن کا معاشی اور معاشرتی، دینی اور دنیاوی توازن اور عدل و انصاف کا ماحول قائم ہو سکے۔

بابا جی عنایت اللہ

۸۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ جمہوریت کے غاصبانہ نظام حکومت جس پر ان کی چار سو سالہ مسلط ہے اور رائج وقت تعلیمی نظام مملکت کو کبھی ترک نہ کر سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ سولہ کروڑ اہل وطن اور ان کی نسلوں کے تمام مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ اور ان کے ضروریات حیات کے بنیادی حقوق غصب کرتا، قدرتی پر قابض ہوتا چلا آرہا ہے۔ وہ جبر حکومتی و اور ان کا مسلط کیا ہوا بیسیوں جمہوریت کا طرز حکومت جس کے تمام معاشی، معاشرتی، حکومتی، روزمرہ زندگی کے شعبوں وغیرہ میں وہ کیسے کیسے زخم لگا رہے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے!

۹۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے وہ تمام سرمایہ دار، جاگیر دار، فرقہ، مذہبی فرقوں کے رہنما اس آمرانہ نظام حکومت کی بنیادی کڑیاں ہیں جو ملک میں قرآن حکیم و ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نفاذ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ایک قرآن، ایک نبی محمد رسول اللہ ﷺ، ایک خدا، ایک اسلام، اسلام پرست اہل وطن اور اسلامی آئین ۱۹۷۳ء کی اسلامی ریاست پاکستان۔ قائد اعظم نے تمام مذہبی روحانی سلاسل اور تمام مذہبی فرقوں، سرمایہ دار، جاگیر دار فرقوں کو مدغم کر کے ایک نظریاتی دینی ریاست پاکستان قائم کی وہ اس دینی ریاست پاکستان کو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کے جبر مانہ نظام حکومت کا تابع مہمل کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اور عوام اور ان کی نسلوں اور حکومتی ٹولہ کا یہ نظریاتی تضاد، ملک کا یہ اور خانہ جنگی کا سبب بن چکا ہے۔

۱۰۔ جمہوریت کے سرمایہ دار، جاگیر دار، فرقہ اور فرقہ پرست سیاسی علما، روحانی سلاسل کے سیاسی گدی نشینوں نے مل کر مغربی جمہوریت کا حقیقی معاشرتی، معاشی، سیاسی، تعلیمی نظام پر مشتمل تعلیمی نصاب مسلط کر رکھا ہے۔ یہ جمہوریت کے حلوں کا تیار کردہ نظام مملکت پاکستان میں مسلط ہے۔ اس کے لیے وہ مجموعہ تعلیم مجموعہ معاشرہ مجموعہ حکومت کا حکومتی نظام قرآن حکیم و دین محمد ﷺ کے خلاف مغربی جمہوریت کے بیسیوں حلوں نے پاکستان کی اسلامی ریاست میں ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف مسلط کر رکھا ہے۔ یہ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی، تعلیم و تربیت اور اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے اس مغربی جمہوریت کے نظام کے یہ جبر مسلط ہیں!

۱۱۔ جمہوریت کا معاشی نظام مملکت سودی معاشی نظام پر مشتمل ہے۔ جس کا تعلیمی نصاب ملک میں جاری ہے۔ ملک میں دینی معاشی نظام کی بجائے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا سودی معاشی نصاب اہل وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں پر مسلط ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

کیا ہندو کیلئے یہ شرف کافی نہیں کہ اس نے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت اور چالاکی سے کام لیا اور دوسرے ایسے آزاد کے کروڑوں کو حکومت پیش کرنے کی خاطر پورے بھگوا کیا تھا

دینی مدارس، روحانی درس گاہوں کی بجائے پاکستان میں مغربی جمہوریت کے تحفظ، کاہنہ، دیوبندیوں نے مخلوط تعلیم، متخصص علم و حکمت، باطل سیاست مفاد، سب تجارت کے بت پرست تیار کیے جاتے ہیں۔ اہل وطن مسلمانوں کی تعلیمی، سماجی معاشیات کے کاروبار، انشورنس، ملٹی نیشنل کمپنیوں کا متخصص نظام چلاتے ہیں۔ تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں اور تمام مل سماجی اور شعبہ حیات میں سودی بینکاری کے معاشی بت خانے قائم ہیں۔ جمہوریت کا حصہ بن کر سودی معاشی نظام کی روشنی میں کم ریٹ پر قرضوں کا لین دین کا نظام چلاتا ہے۔ تمام ملک میں سودی معاشی کاروباری نظام مملکت پاکستان کے سود خور اہل وطن مسلمانوں پر مسلط ہے۔ جس نے اہل وطن پاکستانی مسلمان کو معاشی معاشیات کی تعلیم و تربیت اور سماجی معاشی تہذیب کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے سودی معاشیات کی تعلیم و تربیت اور جمہوریت کی بیسویں معاشی بت پرستی کی تہذیب کو فروغ دینے کا عمل سرکاری طور پر مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستانی مسلمان کو قرآن حکیم کی معاشی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کے سودی معاشی نظام کی تعلیم و تربیت اور اس کے نظام معاشیات کے تعلیمی نصاب کے ذریعے اہل وطن مسلمانوں کو مغربی جمہوریت کے لیے ملازمت کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

۱۲۔ جبکہ قرآن حکیم نے سودی معاشی نظام معیشت کو باطل اور غلط کا نظام کہا ہے اور اس سے نفرت کا درس دیا ہے۔ یہ اہل وطن مسلمان مغربی جمہوریت کے سودی معاشی نظام معیشت کی اطاعت کرنے کے بعد مسلمان رہ سکتے ہیں۔ یا قرآن حکیم کی بے حرمتی اور اس کے باغی، منکر اور منافق بنے بغیر نہیں جا رہے ہیں یا ظالم معاشی بت پرستی کی چکی میں جھونکے نہیں جا رہے ہیں۔

۱۳۔ مغربی جمہوریت کا طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی معاشی نظام، طبقاتی مراعات یافتہ نظام، عدلیہ کا نظام، طبقاتی حکومتی نظام پاکستان میں خدا و قدوس اور قرآن حکیم کی تعلیمات اور پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ضابطہ حیات کے خلاف ایک ننگی جنگ نہیں ہے۔ یہ جمہوریت کے طبقاتی ضابطہ حیات کو سرکاری سطح پر مسلط کرنے کے بعد پاکستان کے سود خور اہل وطن مسلمانوں کو خدا و قدوس اور پیغمبر خدا حضرت محمد رسول ﷺ اور قرآن حکیم کے منکر، ان کے دین کے باغی اور عملی طور پر گستاخ، بے ادب اور منافق نہیں بنایا جا رہا۔ یہ مغربی جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اہل وطن کو بتائیں گے کہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے ہمیں اور ہمارے طبقاتی بت پرستی کے نظام حکومت کے بعد اہل وطن مسلمان کی نسلوں کا دین سلامت ہو گا یا ان کا دھرم ہندو ازم یا مغربی مشرکوں کا جمہوریت ہو گا۔ یہ جمہوریت کے بیسویں رہنما ملت کے مجرم نہیں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

۱۴۔ پاکستان میں جمہوریت کا مخلوط تعلیمی نظام مخلوط معاشرہ مخلوط خاندان کا مغربی ضابطہ حیات سکولی سطح پر مسلط کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب قرآن حکیم کے ضابطہ حیات کے خلاف کھلی جنگ اور بغاوت نہیں ہے۔ یہ مغربی جمہوریت کے مخلوط ضابطہ حیات سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام حیات تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ چادر و چاردیواری کا اسلامی نظام حیات ختم نہیں ہوتا۔ یہ مرد و زن کا شرم و حیا، عصمت و عفت کا پردہ والا نظام حیات کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ یہ فوجی ڈکٹیٹر شپ کے سکولی نصاب نے مخلوط نظام حیات سے جنسی آزادی کی مغربی تقلید جاری رکھ کر دین محمدی ﷺ کے چادر و چاردیواری و عصمت و عفت کے تحفظ کے نظام حیات کا راستہ بند نہیں کر دیا۔ جمہوریت کا آزادی نسواں کے نام پر مخلوط نظام حیات و جنسی آزادی کا یہ نظام حیات مسلط نہیں کر دیا۔ یا قرآن حکیم ہوسٹس ۱۹۷۳ء کا سماجی تحفظ میں اس کی اجازت دیتا ہے۔ یہ مخلوط معاشرہ سے ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی شرم و حیا، عصمت و عفت و چادر و چاردیواری کا نظام حیات محفوظ رکھ سکتا ہے۔ یہ اس سسٹم سے مغرب کا زنا و بے حیائی زندگی کا نظام حیات مفقود نہیں ہو چکا۔ یہ پاکستان اس جرم کا شکار ہونے سے بچا۔

۱۵۔ فوجی ڈکٹیٹر شپ، اس کے مغربی جمہوریت کے بارہ برس بعد تک دور نظام ضرورت کے جرم حکومتی ٹولہ نے مارشل لاء کی چھتری تلے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی ۵۱ فیصد مستورات کو یرغمال بنا لیا ہے۔ یہ تین سے سینیٹر، وزیر، مشیر، وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ، گورنر، چیئرمین، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی اعلیٰ عہدے وقف نہیں کیے۔ یہ اس ملکی خدا رسولؐ کی قسمیں کھانے والے ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولے نے قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، عدل و مساوات، عدل و انصاف، چادر و چاردیواری کے نظام حیات کو نابود و ختم کرنے کا عمل جاری نہیں رکھا۔ یہ پاکستانی مسلم امہ، ملی نسلیں اسلامی تہذیب سے محروم مغربی کلچر میں غارت ہوتی جا نہیں رہی۔ یہ مال و جان مسلم امہ کی معاشی، معاشرتی بربادی نہیں ہوتا ہوا نہیں چلی۔ یہ یہ نظریاتی جنگ فوجی سیاسی حکومتی ٹولے نے پاکستان کی عوام پر مسلط کر نہیں دی۔

۱۶۔ مخلوط نظام حکومت کے ذریعے مخلوط حکومتی ٹولے نے اپنی ہی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، ماؤں بہنوں کے مراعات یافتہ طبقہ کی بڑی فضائی فوج کے شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو سرکاری سکولی اعلیٰ عہدے وقف نہیں کیے۔ یہ اس تعلیمی نظام حکومت سے ملکی و مالی خزانہ، ملک و دولت حکومتی ایوان و حکومتی دفاتر پر انگلی جاری نہیں کی۔ کیا مسلم امہ کا دین و ایمان نہیں بچا

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن ... ہو تو ... کیسے!

۱۷۔ یہ اس مخلوط حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں سے فیصد ۱ عام، ۱۵ فیصد محروموں محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام میں سے کسی ایک فرد کی ایک بیٹی بھی حکومتی ٹولہ یا حکومتی ٹولہ کے مراعات یافتہ طبقہ میں سرکاری عہدے پر تعینات کی گئی ہے۔ ہے نہیں!۔ پاکستان استحصالی حکومتی ٹولہ اور نئے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بن چکا ہے۔

۱۸۔ پاکستان مغربی جمہوریت کے ایک ایسے ٹولہ کا استحصالی نظام حکومت ہے۔ ملک میں طبقات، گروہ، تفاوت، گروہ بن چکا ہے۔ جس پر چند سرمایہ دار، قبائلی، مذہبی فرقہ کے برہمن ٹولہ اور طبقاتی جاگیردار قابض ہے۔ جو اپنے گروہ کے اصل مجرم ہیں اور حکومتی ٹولوں میں مذاکرات چل رہے ہیں۔

۱۹۔ پاکستان میں جنہوں نے ۱۹۷۳ء سے ۲۰۱۳ء تک سنگین جرم کی ہے جرمتی، اس کو پانچ منٹ بریف اور پریس پشت پناہ رہا ہے۔ ۱۵ فیصد حقوق انسان کے نام پر ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ۸۵ فیصد تمام حکومتی اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی عہدے پر ٹولہ اور طبقاتی مستورات کے یہ جمہوری کے خرمہم ان کی کشت رہے کے ذریعے منظور کرتے وقت دیتے ہیں۔

۲۰۔ ملکی خزانہ لوٹنے کا بہ وقت، ہر روز ایک بدترین ڈاکہ مارنے کا مجرمانہ قانون نافذ العمل اور جاری کر دیا ہے۔ نئی سیاسی حکومت کے سبھی ممبر نے ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں اور ان کے استحصالی دین شریعت قوانین کو نہ ختم کیا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی بات کی ہے۔

۲۱۔ لیکن یہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ایک ہی استحصالی قبیلہ کے چند افراد ہیں جو عملی طور پر دین برحق علیہ السلام اور ان کے پیغمبران کے باغی اور غیر مسلموں کے ممبر اور مغربی جمہوریت کے نئے حکومتی پیغمبران بن چکے ہیں۔

۲۲۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ آئین تعزیرات کے خلاف قانون بازی کرنے کا مجرم ہے۔ وہ ایک دوسرے کو تحفظ دیتے اور بچاتے ہیں تک عدالتوں میں معاشی، معاشرتی قتال کے لیس ایک دوسرے کے خلاف ثبوت نہ رکھنے کے باعث ہیں۔ یہی حکومتی ٹولہ کے تمام تر مجرم کا مجرم اور محافظ بھی ہے۔

۲۳۔ عدلیہ کے تمام منصفان کے حکم ہیں۔ وقت کے حکمران بھی یہ نہ جانتے ہوں کہ کون سا منصف ان حالات میں حقائق کی روشنی میں عدل کا ترازو قائم رکھ سکتا ہے۔ کیوں نہ یہ مکار رہیں گے وہ حکمرانوں کا ساتھ دیں گے۔ یاد رکھو ان کو پہلے حکومت سے فارغ کرنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۴۔ پاکستان کیملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیر اعظم شوکت عزیز اور اس کے مجرم اتحادی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید جیسے غاصبوں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا۔ اس مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے زیر قیادت پاس کردہ تمام باطل قوانین کو ختم کرنا ہوگا۔ ان کی ملک دشمن پالیسیوں کو عوام کے سامنے لانا اور ختم کرنا ہوگا۔ انکو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔

۲۵۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پاکستان کی سرزمین ایک مسلم ملک افغانستان کے خلاف جنگی طور پر استعمال کرنے کے لیے عوام سے ریفرنڈم کے ذریعے اجازت لے کر امریکہ کو مہیا کی تھی اور امریکی فوجی اڈے پاکستان میں قائم کروائے تھے۔ کیا یہ ایسا کرنے کا حق رکھتا تھا۔

۲۶۔ کیا امریکہ کے ڈرون حملے پاکستان کے علاقہ میں کروانے کی اجازت عوام نے دی تھی۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر کی ان مجرمانہ امریکی پالیسوں کو جاری رکھنے کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیے تھے۔

۲۷۔ کیا پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ اس لیے دیے تھے کہ وہ امریکہ کی بلیک واٹر تنظیم کو پاکستان کے انتہائی نگہداشت والے علاقوں میں اپنے چھاؤنیاں بنا سکے۔ کیا پاکستان پیپلز پارٹی کو اس لیے ووٹ دیے تھے، تا کہ امریکی خفیہ ایجنٹ بغیر پاسپورٹ کے جدید اسلحہ کے ساتھ ملک میں دندناتے پھریں۔

۲۸۔ کیا اپوزیشن رہنماؤں کو اس لیے چنا گیا تھا کہ وہ مجرم حکمرانوں کی مجرمانہ پالیسیوں پر پردہ ڈالتے اور ان کو تحفظ فراہم کرتے رہیں۔

۲۹۔ کیا حکومتی ٹولہ اور اس کے ماسٹر مائنڈ شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے افراد بتا سکیں گے کہ مساجد میں دینی تعلیمات حاصل کرنے والے طلبا کو امریکہ کے کہنے پر طالبان کا نام دے کر اپنے سولہ کروڑ عوام کو خانہ جنگی میں مبتلا کرنے کے لیے فوجی ڈکٹیٹر کو فارغ نہیں کیا تھا۔

۳۰۔ کیا امریکہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کو مسلم اُمہ پر مسلط کرنے، قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، نظام حیات اور تہذیب کو ختم کرنے کا عمل مغربی جمہوریت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور اس کے مجرمانہ مراعات یافتہ طبقہ کو ان مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لانا نہیں رہا۔

۳۱۔ اس کا جواب مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے موجودہ مجرم حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرم سولہ کروڑ اہل وطن کو جواب دیں۔ کہ وہ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ سے کیوں گریزاں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۲۔ حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کی جماعتوں کے تمام رہنما ننگے ہو چکے ہیں۔ وہ جمہوریت کا طبقاتی، استحصالی مجرمانہ نظام حکومت سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں پر مسلط رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کو اپنی ملکیت بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

۳۳۔ ان منصفوں کو بھی جنھوں نے سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر کے اشاروں پر ہر جرم کو قانون بنایا۔ ان کی مجرمانہ حکومت کا ساتھ دیا۔ ان کو بھی ان مجرموں جیسا بدترین مجرم تسلیم کرنا اور عدالتی کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا۔ انصاف کے تقاضے ان مجرم منصفوں پر بروئے کار لانے ہونگے۔ کیا وکلا کی تحریک، ان کے رہنما مسٹر کرد اور عوام نے اپنی جانوں کی قربانی ان نئے غاصبوں اور ان ملک لوٹنے والے مجرموں کو حکومت مہیا کرنے کے لیے دی تھی۔

۳۴۔ وکلا کی تحریک کے بانی مسٹر کرد صاحب آپ ایک اہل درد اور حب الوطن انسان ہیں۔ کیا تمام اہل وطن ملت اسلامیہ کے افراد نے تمام شہادتیں ان مجرموں کے جرائم ختم کرنے یا ان کو حکومتی تاج پہنانے اور ان جرائم کو جاری رکھنے کے لیے دی تھیں۔ کیا ان سیاسی، فوجی درندوں سے ملک کو بچا کر ملت کے جسد کو ان گدھوں کے نوچنے کے لیے یہ تحریک چلائی گئی تھی۔ ہرگز نہیں!

۳۵۔ ان کے کڑے حساب کا وقت ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے پالتو منصفوں نے اس کے دور کے جن سیاسی، حکومتی مجرموں اور ملک کے تمام سرمایہ دار جاگیر دار، تاجر ٹولہ کے خلاف معاشی اور معاشرتی کیس ختم کیے تھے۔ ان کا بھی احتساب کرنا اور ان کے دور میں جو اس کی مجرمانہ فوجی حکومت میں شامل ہوئے اور جو جرائم انھوں نے اس حکومتی دور میں کیے تھے ان کو عوام اور آزاد عدلیہ کے سامنے پیش کرنا ہوگا تا کہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں۔ اگر آزاد عدلیہ ان جرائم کو ختم کرنے کی بجائے جاری رکھتی ہے اور مجرموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے تو یہ عدلیہ اور انکے منصف بھی واجب الگرفت ہیں۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے اہل پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی اجازت سے پاکستان کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کر کے قبضہ دیا تھا تا کہ وہ افغانستان اور پاکستان کی تباہی کا باعث بن سکے۔ ان کے پاس کردہ ہر قسم کے غیر قانونی اقدام اور تمام باطل قوانین کو منسوخ اور ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ تمام حکمران ان جرائم کے مجرم اور محافظ بن چکے ہیں۔

۳۶۔ عوام کو چوکس ہونا ہوگا۔ اب سیاسی جماعتوں کے حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کے این آر او کے مجرم رہنما اس کڑے احتساب کو ختم کرنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھے ہو رہے ہیں وہ اس سے ہر قیمت پر بچنا چاہتے ہیں۔ ان کا سودا بازی کا عمل جاری ہے۔ لیکن اب فطرت کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ تمام این آر او کے مجرم حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن میں شامل ہیں این آر او کی پھانسی کا پھندہ ان کے گلے میں پڑ چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۷۔ قومی حکومت تشکیل دینے کا وقت ہے حکومتی تشکیل کے ممبران کی تعداد حسب ضرورت، تنخواہ، سرکاری مراعات کا توازن ایک عام سرکاری ملازم کے مطابق قائم کرنا ہوگا۔ سرکاری حکومتی وزارتوں کے عہدوں کی رشوتیں ختم ہوں گی۔ تمام ایم پی اے۔ ایم این اے، سینٹرز کو حکومتوں میں شامل کرنے، ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کا جمہوریت کا مجرمانہ عمل ختم ہوگا۔ ایک عام سرکاری ملازم کے مطابق خزانہ سے ان کو یہ مراعات مہیا کی جائیں گی۔

۳۸۔ ان کی زندگی سادہ، ضروریات حیات مختصر اور واجبی سی ہوں گی۔ بلٹ پروف اور قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم کرنا ہوگا۔ سادہ رہائشیں، سادہ لوازمات ان کے کردار و تشخص کا نمونہ قائم کرنا ہوگا۔ ملک کے اخراجات بڑی حد تک سمٹ جائیں گے۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چوں چرا ں کرنے کا موقع میسر نہیں ہوگا

۳۹۔ انتظامیہ عدلیہ کو جامع مساجد تک پہنچانا ہوگا۔ کوئی معصوم جیل نہیں جائے گا۔ کوئی مجرم جیل سے باہر نہیں رہے گا۔ نہ ہی کوئی معصوم پھانسی کے پھندے پر لٹکے گا اور نہ ہی کوئی مجرم اس سے بچ سکے گا۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری ایوانوں، محلوں اور ان کے شاہانہ استعمال سے وافر مقدار میں بجلی، گیس، پٹرول، سی این جی بچ جائے گا۔ ملک کے تمام بحران ختم ہوں گے۔ جب پاکستان بنا تھا اس وقت کسی حکمران یا مراعات یافتہ طبقہ کے پاس سائیکل تک نہ تھی۔ ایک کروڑ انسان ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ ان کی آبادکاری اور ضروریات حیات مہیا کرنا ان کا فریضہ تھا۔ اب ان حکومتی مجرموں کے پاس لاکھوں قیمتی گاڑیاں ان کے عشرت کدوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اس کلچر کو ختم کرنا ہوگا۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کی اصل روح کو بحال کرنا ہوگا۔

۴۰۔ این آر او کے مجرموں اور انکا حکومتی ایوانوں کی سرکاری بالادستی کے ذریعے لوٹا ہوا مال و متاع واپس ہوگا۔ تمام قرضے اتر جائیں گے۔ ملک چھ سات ہزار مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بنا نہیں رہے گا۔ زراعت، انڈسٹریز کی طرف خاص توجہ دی جائے گی۔ کسان، مزدور، محنت کش افراد کو عزت سے نوازا جائے گا۔ دیہاتوں سے لے کر شہروں تک ایسے تعلیمی اور ٹیکنیکل ادارے قائم کیے جائیں گے۔ ایک ہی تعلیمی نصاب اور ایک ہی جیسے تعلیمی ادارے، ایک جیسی تعلیم و تربیت دی جائے گی۔ ابتدائی سطح کے تمام شعبوں کے محنت کش، کسان، تعمیرات کے متعلقہ ہر قسم کے ورکر، انڈسٹری کے ہنرمند تیار کیے جائیں گے۔ بجلی، گیس کے ابتدائی ورکروں کو انجینئر کا نام دیا جائے گا۔ جدید تعلیمی نصاب اور تعلیمی ادارے دین کی روشنی میں سب کے لیے یکساں ہوں گے۔ ہر شعبہ کے مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عظیم کسان کو ایک جیسا معیار حیات مہیا کیا جائے گا۔ سائنس کے شعبہ کو بین الاقوامی معیار پر لانا ہوگا۔ اعتدال و مساوات، امانت و دیانت، عدل و انصاف کا نظام مملکت قائم ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۱۔ لٹیروں، رہزنوں جیسے معاشرے کے ناسور ختم کیے جائیں گے۔ صاحب کسب کی معاشی اور معاشرتی عزت و توقیر اور کسب حرمت بحال کی جائے گی۔ تین سال کے اندر تمام دیہی علاقوں میں بسنے والے کسان، شہروں میں بسنے والے مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عوام الناس کی اولادیں مساجد کے تعلیمی اداروں سے منسلک اسلامی تعلیمات اور ابتدائی لکھائی پڑھائی سے مستفید ہونگی۔ زندگی کے ہر شعبے اور ہر قسم کے ہنرمند تیار کرنے کا طیب فریضہ ادا کیا جائے گا۔ انھی تعلیمی اداروں سے پوری ملت اور ان کی نسلیں اخلاق حمیدہ اور اخلاق حسنہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت سے مالا مال ہوتی جائیں گی۔ پاکستان زراعت، انڈسٹری اور سائنس کی دنیا میں کھویا ہوا مقام حاصل کر سکے گا۔ اعتدال و عدل قائم ہوگا۔ پسماندگی کا کینسر ختم ہوگا۔ یا اللہ تیرا فضل ہر گھڑی درکار ہے۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما، ہمیں مجرموں کے ٹولہ سے نجات عطا فرما، پاکستان کے عوام کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اس کے مطابق اسلام کے نفاذ کا دن دکھا، اے اللہ پاکستانیوں کی محنت و مشقت کی معاشی اور معاشرتی آبرو بحال فرما۔ آمین